صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 27 جولائی 2020ء بمطابق 05 ذوالحجہ 1441ہجری بعداز دوپہر تین بجکر پندرہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَقَالَ اِنِّیۡ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ سَیَهۡدِیۡنِ O رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ O فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیۡمٍ O فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعۡیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُكَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ O فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِیۡنِ ۚO وَنَادَیۡنٰهُ اَنۡ یّٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ ۙO قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ O اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡبَلٰٓؤُا الۡمُبِیۡنُ O وَفَدَیۡنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِیۡمٍ O وَتَرَكۡنَا عَلَیۡهِ فِی الۡاٰخِرِیۡنَ ۖO سَلٰمٌ عَلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ O كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ O اِنَّهٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ۔

(ترجمہ) ابراھیم علیہ السلام نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہو۔ وہی میری رہنمائی کریگا۔ اور دعا کی کہ اے پروردگار، مجھے ایک بیٹا عطا کر صالحوں میں سے ہوں اور نیک ہو، اس دعا کے جواب میں ہم نے اس کو ایک حلیم بردبار لڑکے کی بشارت دی، وہ لڑکا جب اس کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچ گیا تو ایک روز ابراھیم علیہ السلام نے اس سے کہا بیٹا میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں اور تو بتا تیرا کیا خیال ہے اس نے کہا، ابا جان جو کچھ آپ کو حکم دیا جارہا ہے اسے کر ڈالی، آپ انشاء اللہ مجھے صابروں میں سے پائینگے، آخر جب ان دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور ابراھیم علیہ السلام نے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا اور ہم نے ندا دی کہ اے ابراھیم تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں یقیناً یہ کھلی ازمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا۔ اور اس کی تعریف اور توصیف ہمیشہ کے لیے بعد کے نسلوں پر چھوڑ دی۔ سلام ہے ابراھیم علیہ السلام پر، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں یقیناً وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا اور نیک تھا۔۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیمِ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: کوئسچنز آور۔ کوئسچن نمبر 6205 میر کلام خان صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، یہ کوئسچن تو بزنس میں آیا ہے لیکن مجھے جواب نہ Written میں ملا ہے اور نہ یہاں پر کمپیوٹر میں ہے جناب سپیکر، بہت عرصہ ہوا ہے کہ یہ کوئسچن میں نے جمع کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ صحافیوں کے حوالے سے یہ کوئسچن ہے سر، اگر ہم میڈیا کے حوالے سے یا صحافیوں کے حوالے سے ہم حکومت کی سنجیدگی کو دیکھیں تو جناب سپیکر، یہ حال ہے کہ یہ کوئسچن بزنس میں بھی آیا ہے۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میر کلام خان، آپ کو یاد ہے آپ نے کب یہ سوال جمع کیا ہے، کوئی Date یاد ہے، کب آپ نے یہ کوئسچن دیا تھا؟

جناب میر کلام خان: یہ کئی مہینے پہلے جمع کیا تھا سر، یہ کوئسچن، آج بزنس میں آیا ہے لیکن جواب نہ کمپیوٹر میں ہے اور نہ Written میں مجھے جواب ملا ہے سر۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب جواب دے رہے ہیں۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): ہو سکتا ہے جناب سپیکر، یہ میران شاہ پریس کلب ہم گئے تھے اور بالکل یہ صحیح کہہ رہے ہیں جتنے بھی پریس کلب ہیں ہمارے مرجڈ ایریا کے ان سب کے لئے جو گرانٹ ہوتی تھی ڈسٹرکٹ لیول پر، پریس کلب کے لیے، تحصیل لیول پر تو ابھی شاید پالیسی بن رہی ہے لیکن جتنے ڈسٹرکٹ پریس کلب ہیں، ان سب کے لیے گرانٹ ہے جس طرح یہاں دی جاتی تھی اسی طرح اس کو Extend کیا گیا ہے تو وہاں بھی دی جائیگی ان شاءاللہ اور منسٹر صاحب ابھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، کب ملے گی؟ یہ ان شاءاللہ جلد ملے گی کیونکہ اس کی منظوری ہو چکی ہے اور اس میں اب دیر نہیں ہونی چاہیے، ان شاءاللہ تعالیٰ یہ ہو گی اور باقی وہاں کے جو صحافی ہیں، انہوں نے میڈیا کالونی کے لئے بات کی تھی، بالکل اس کی سمری جو میرے حد تک تھی اس وقت اس کی Approval ہو چکی تھی میں بھجوا چکا ہوں ڈیپارٹمنٹ کو، تو اس پر جو کارروائی ہو گی، ان شاءاللہ تعالیٰ Next week میں آپ کو بتادینگے، منسٹر صاحب نئے ہیں، اس کو اس کا پورا علم نہیں ہے لیکن مجھے اس کا بیک گراونڈ کا معلوم تھا اس لئے میں نے بتادیا۔

جناب سپیکر: ٹھیک، میر کلام صاحب۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، ایک بات تو یہ ہے کہ اگر ہم یہاں یہ روایت قائم کریں کہ ہم تین چار مہینے پہلے جو کوئسچن جمع کرلیں اور اس کا زبانی جواب مل جائے تو یہ پریکٹس ختم کرنا چاہیے، اگر زبانی جواب ان کی۔۔۔

جناب سپیکر: میر کلام خان، آپ کا کوئسچن میں پینڈنگ کرتا ہوں اور کامران صاحب اس کا جواب ڈیپارٹمنٹ سے جلدی بھجوائیں اور ساتھ انکوائری بھی کریں کہ کب دیا کوئسچن اور ابھی تک اسمبلی کو اس کا Answer کیوں وصول نہیں ہوا تو Next session میں آپ وہ رپورٹ بھی لائینگے ساتھ آپ کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، کامران بنگش صاحب، کامران بنگش منسٹر انفارمیشن۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی بلدیات واطلاعات): تھینک یو مسٹر سپیکر، میر کلام صاحب کا بھی شکریہ، مجھے Answer آیا ہوا ہے ڈیپارٹمنٹ سے لیکن کل چونکہ لوکل گورنمنٹ کا دن بھی ہے تو I would request کہ ان کے جو دونوں کوئسچنز ہیں آج انفارمیشن کے حوالے سے تو وہ کل ہی ہم لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے Answer کے ساتھ اگر Supplement کرلیں تو ان کو Written response بھی مل جائیگا اور میرے لیے بھی آسانی ہوگی، اگر آپ کی Permission ہو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، کل کرلیں، ٹھیک ہے میر کلام صاحب، یہ کل Respond کردیں لیکن کامران صاحب، انکوائری ضروری کروائیں کہ یہ کیوں لیٹ Answer دیتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کئی مہینے پہلے گیا تھا، یہ جو Concerned staff ہے، ان کا کام ہے کہ Immediately respond کیا کریں اسمبلی کو، تھینک یو۔

وزیر اطلاعات: جی سر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 6206، جناب میر کلام خان صاحب

* 6206 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) شمالی وزیرستان میں خواتین کی تعلیم کے سلسلے میں حکومت کس قسم کے اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): شمالی وزیرستان میں 421 گرلز سکولز ہیں جن میں 35118 بچیاں زیر تعلیم ہیں سالانہ ترقیاتی پروگرام اور اے آئی پی (AIP) میں 60 فیصد فنڈز لڑکیوں کی

تعلیم پر خرچ ہو رہا ہے، چار عدد انڈسٹریل ہوم سنٹر بنائے گے ہیں جن میں لڑکیوں کو مختلف قسم کے ہنر سکھائے جاتے ہیں، تقریباً 188663 مفت کتابوں کی تقسیم جاری ہے جو کہ کلاس K.G سے بارہویں کلاس تک ہیں محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم خیبر پختونخوا اور یو این ورلڈ فوڈ پروگرام کے درمیان ضم شدہ اضلاع میں بچیوں کی معیاری تعلیم کے تحت تمام ضم شدہ اضلاع اور چھ سب ڈویژنز میں بچیوں کی معیاری تعلیم تک رسائی ممکن بنائی جائے گی اس پروگرام کے تحت چھٹی کلاس سے دسویں کلاس تک تمام سرکاری سکولوں کی بچیوں کو ماہانہ ایک ہزار روپے فی طالبہ کو رواں مالی سال 21-2020 میں دیئے جائینگے۔ اس پراجیکٹ کا مقصد زیادہ سے زیادہ بچیوں کو سکولوں میں لانا ہے۔ تقریباً 26 سکولوں میں بنیادی سہولیات دینے پر اور دس سکولوں کو شمسی توانائی کی فراہمی پر بھی کام جاری ہے۔ آٹھ نئے سکولوں کی تعمیر جاری ہے اور اے آئی پی میں مزید نئے سکول بنائے جائیں گے۔ سات سکولوں کو اپ گریڈ کیا جارہا ہے اور اے آئی پی میں موجودہ سال مزید سکول اپ گریڈ ہوں گے۔ آٹھ گرلز کمیونٹی سکول کام کر رہے ہیں، مفت بستوں کی فراہمی تمام طلباء بشمول طالبات کو جاری ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں فرنیچر اور دیگر سامان کی فراہمی جاری ہے۔ ضلع شمالی وزیرستان میں اپریل مئی 2020 میں 44 خواتین اساتذہ کی مختلف کیٹگریز میں تعیناتی کی گئی ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عربی ٹیچر	02
سی ٹی ٹیچر	04
پی ای ٹی	04
تھیالوجی	08
پی ایس ٹی	21
ٹوٹل	44

اسی طرح مزید ایس ایس ٹی / ایس ایس ٹی (آئی ٹی) کی بالترتیب 33 اور 4 اے ٹی، پی ایس ٹی پی ای ٹی، قاری، ڈی اسی طرح مزید ایس ایس اسی طرح مزید / ایس ایس ٹی (آئی ٹی) کی بالترتیب 33 اور 4 اے ٹی، پی ایس ٹی پی ای ٹی، قاری، ڈی ایم، سی ٹی 60,30,30,30,30,1 جبکہ ہیڈ مسٹریس کی ایک کلرک ایک لیب اسسٹنٹ ایک چوکیدار ایک نائب قاصد سویپر 30,30 لیب انچارج 4 پوسٹیں عنقریب مشتہر کی جارہی ہیں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، یہ کوئسچن وہ دوسرا تو پہلے جمع کیا تھا کامران صاحب تو نئے عہدے کے ساتھ آئے ہیں تو اس کو ویلکم بھی کہتے ہیں، تو ایسا نہیں ہے کہ ہم خواہ مخواہ ایسی باتیں کرتے ہیں جناب سپیکر، یہ ایجوکیشن کے حوالے سے کوئسچن میں نے جمع کیا ہے اور اس کا ڈیٹیل سے جواب دیا، میں بالکل اس سے مطمئن ہوں۔ تھینک جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو، کوئسچن نمبر 6300، جناب بہادر خان صاحب

*6300_ جناب بہادر خان: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 2012 کے دوران پی کے 16 بمقام طورقلعہ یوسی فہرا میں باچا خان ماڈل سکول سیمی گورنمنٹ نے تعمیر کیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کو محکمہ نے بند کر دیا تھا جس کی وجہ سے بلڈنگ خراب ہو رہی ہے جبکہ ہزاروں طلباء پریشان ہیں، گاڑیاں بھی خراب ہیں اور سکول کا فنڈ خرد برد ہوا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ سکول کو دوبارہ چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے.؟

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): جی ہاں، یہ درست ہے کہ 2012 کے دوران پی کے 16 بمقام طورقلعہ یوسی فہرا میں باچا خان ماڈل سکول سیمی گورنمنٹ نے تعمیر کیا۔ مندرجہ بالا سکول کو محکمہ نے بند نہیں کیا تھا بلکہ مالی ابتری کی وجہ سے بورڈ آف گورنرز نے بند کیا، نقل روئیداد مجلس برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ایوان کو فراہم کی گئی۔ چونکہ بلڈنگ نئی بنی ہے اس لیے قابل استعمال ہے، طلباء کی سہولت کے لیے اسے دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، آئندہ تعلیمی سال سے شروع کرنے کی کوشش کی جائے گی جبکہ گاڑیاں مذکورہ سکول کے اندر محفوظ کھڑی ہیں۔ سکول کے فنڈز خرد برد کے حوالہ سے پرنسپل کے خلاف انکوائری ہو چکی ہے اور مزید انکوائری محکمہ اینٹی کرپشن کر رہی ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ مندرجہ بالا سکول کو سرکاری سطح پر فعال کرنے کے لیے محکمہ ہذا کوشش کر رہا ہے کہ آئندہ تعلیمی سال سے شروع کرے۔

جناب بہادر خان: شکریه سپیکر صاحب، دې جواب کښې خو څه لیکلي دي خو بس هم هغه مخکښې جواب دے، د دې نه مخکښې ما یو کوئسچن کړے وو، په هغې کښې کمیټۍ هم ناسته وه او کمیټۍ ته حواله شوے وو۔ په هغې کښې فیصله شوې وه هغه کمیټۍ فیصله کړې وه او تاج محمد خان د ایجوکیشن کمیټۍ

چیئرمین وو، په کبنې فیصله شوې وه چې مونږه دا زوړ سکول بحال کړو او دا به چالو کوی هم نو دهغې په کبنې نه څه ذکر شته دے او نه پکبنې د هغې څه وینا شته دے او نه ئے دا ذکر شته دے چې دا مونږه چالو کړو که نه، او ولے نه چالو کوؤ دا خبره تهوله، ماله دې منسټر صاحب د دې جواب را کړی۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری، مائیک کھولیں جی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر، ہم پہلے بھی تحفظات رکھتے ہیں کہ مائیک سسٹم کو ٹھیک ہونا چاہیے، آج بھی رکھیں گے۔ سر، جس طرح بہادر خان صاحب نے کہا میں بھی سابق ایجوکیشن کمیٹی کا ممبر تھا اور اس کمیٹی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ سکول کا نام بھی ہم پرانا رکھیں گے اور ساتھ ساتھ اس کو شروع بھی کرینگے، میرے اس میں دو ضمنی سوال ہیں، ادھر لکھا ہوا ہے Brief Statement of Jandol Model School and College اور ادھر موؤر کا سوال ہے Bacha Khan School and College، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا نام جس طرح کمیٹی میں فیصلہ ہوا تھا "باچا خان سکول اینڈ کالج" ہے؟ یا جندول کالج ہے دوسرا اس کے اخراجات میں سر، لکھا ہوا، آپ ذرا دیکھ لیں، Others میں ایک کروڑ 20 لاکھ پانچ ہزار 948 روپے یہ خرچ ہوئے ہیں، مجھے منسٹر صاحب Other کا ذرا بتادیں کہ Other کسے کہتے ہیں؟ کوئی تفصیل، ایک کروڑ 20 لاکھ روپے اس اسمبلی میں آئے ہوئے ہیں اور اس کی کوئی تفصیل نہیں ہے کہ کس مد میں استعمال ہوئے ہیں؟ اس میں لکھا ہوا ہے Salary Sports and other، سیلری کا بھی کلیئر ہے، سپورٹس کا بھی کلیئر ہے، لیکن Other کا نہیں ہے یہ میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ بہت بڑا ظلم ہوا ہے جناب سپیکر، بلڈنگ موجود ہے، گاڑیاں ہم نے دی تھیں وہ موجود ہیں جناب سپیکر، سٹاف عدالت کے ذریعے Permanent ہو گیا ہے تو اب وہ بلڈنگ خالی ہے جناب سپیکر، ہمارے پاس سکول بنانے کے لیے پیسے نہیں ہیں لیکن اتنی تنگ نظری کا مظاہرہ کیا گیا ہے کہ باچا خان کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ تھا، اس کو بند کیا گیا ہے، میں تو اول ریکویسٹ کرتا ہوں جناب سپیکر، حکومت سے کہ پراونشل انسپکشن ٹیم کے ذریعے انکوائری کرائی جائے، یہ اختیارات کا ایک ناجائز استعمال ہوا ہے جناب سپیکر، ایبٹ آباد میں Suppose اگر کوئی ادارہ چار سال سے چل رہا ہے، پھر حکومت اختیارات کا ناجائز استعمال کر کے اس کو بند کر دے جناب سپیکر، تو اول انکوائری ہونی چاہیے جناب سپیکر، فوری طور پر ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں، ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ اس سکول کو کھولا جائے،

سٹاف بھی موجود ہے، اگر حکومت کی خواہش ہے کہ اس سکول کو فیمل کے لئے ہائر سیکنڈری سکول بناتے ہیں، ہم ایگری کرتے ہیں لیکن نام جو ہے جناب سپیکر، میں زیادہ ٹائم نہیں لیتا لیکن ہماری بد قسمتی ہے کہ جس باچاخان نے حکومتی، ریاستی وسائل کے بغیر انگریز کے دور میں یہاں پر 120 سے زائد تعلیمی ادارے خود سے بنائے ہیں، اگر اس شخصیت کے نام سے ہم کوئی ادارہ بناتے ہیں، اس کو بند کرنا بہت بڑی زیادتی ہے۔

Mr.Speaker: Thank you Babak Sahib Janab Akbar Ayub Khan Sahib, respond, please

جناب اکبر ایوب خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): شکریہ جناب سپیکر۔۔جناب سپیکر، جو بابک صاحب نے بات کی ہے، میں ان سے ایگری کرتا ہوں جناب سپیکر، جو فائل میں نے دیکھی ہے اور پڑھی ہے، بد قسمتی سے میرے خیال میں یہ جو سکول ہے یہ سیاست کی نذر ہو گیا تھا، ابھی جناب سپیکر، ضرورت اس بات کی ہے کہ بالکل سیاست کو سائیڈ پر رکھ کر بالکل Facts اور Ground reality کو دیکھ کر اور میرٹ کے اوپر ذاتی طور پر جناب سپیکر، میں کسی بھی انسٹی ٹیوشن کا نام چینج کرنے کے حق میں نہیں ہوں، یہ آج میں کلیئر کرنا چاہتا ہوں اور جس شخصیت کا بابک صاحب نے نام لیا ہے، ان کی اس صوبے کے لیے Contributions ہیں جناب سپیکر، بالکل جس طرح بابک صاحب نے کہا ہے، ڈیپارٹمنٹ کی ایک تجویز یہ ہے کہ اس کو بچیوں کا ہائر سکنڈری سکول بنایا جائے اس کو مرجڈ کر دیا جائے اور ہائر سیکنڈری سکول کھول دیا جائے لیکن میں نے اس کو بتایا، مجھ سے چند دن پہلے منسٹر ہائر ایجوکیشن نے بھی بات کی کہ بھئی آپ یہ بلڈنگ ہمارے حوالے کر دیں اور ہم کالج کھولنا چاہتے ہیں، تو جناب سپیکر، تیسرا آپشن یہ ہے جناب سپیکر، جس حالت میں، ایک اٹانومس ماڈل سکول کی شکل میں بھی اس کو کھولا جا سکتا ہے جناب سپیکر، میں مشورہ یہ دونگا کہ ہم ایک غیر جانبدار قسم کی کمیٹی بنا دیتے ہیں ڈیپارٹمنٹ لیول پر اور جو وہاں کے نمائندے ہیں، ان کو بھی، میں خود بھی اس کو I Will Chair that Committee، ہم بیٹھ کر ہائر ایجوکیشن کو بلاتے ہیں، ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کو بھی بٹھائینگے اور فیصلہ کرینگے کہ سکول کا کیا کرنا ہے؟ لیکن ایک چیز بالکل کلیئر ہے جناب سپیکر، کہ ان شاءاللہ اگلے سیشن سے پہلے سکول کو ہم چلائینگے، شاید کالج کی شکل میں چلائیں، چاہے ہائر سیکنڈری بنائیں، چاہے اس کی واپس جو اوریجنل حالت ہے اس میں بنائیں، ایک چیز، میں بابک صاحب سے صرف اختلاف کرونگا جناب سپیکر، کہ حکومت نے سکول بند نہیں کیا، یہ اٹانومس ادارہ تھا، اس کا اپنا بورڈ آف گورنرز تھا جہاں بورڈ آف گورنر ہو وہ پورا با اختیار ہوتا ہے، اس بورڈ

آف گورنرز کی جو لاسٹ میٹنگ کے منٹس میں پڑھ رہا ہوں، انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ It is not feasible نقصان میں جا رہا ہے۔ Catchment area بہت ہے، شاید Location feasible نہیں ہے یا Feasible ہے، میں نے موقع نہیں دیکھا ہے جناب سپیکر، لیکن اس چیز کی میں ان کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس کے اوپر بیٹھ کے After Eid پہلے ہفتے میں ہی ہم بیٹھیں گے اور اس کے اوپر کوئی نہ کوئی ان شاء اللہ ہم Conclusion پہ آجائیں گے، آپ کی اور بہادر خان صاحب کی مشاورت کے ساتھ، تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بہادر خان صاحب مطمئن ہیں آپ؟

جناب بہادر خان: جناب سپیکر صاحب، زه به ورسره ایګری شم خو په یو شرط چې نوم به دغه وی چې د باچا خان نوم به وی او دویم به سټاف هغه سټاف چې کوم کورټ بحال کړے دے، کورټ ریګولر کړی دی، هغه به ورسره دهغې کښې وی او که په بل ځائے کښې خوا ایډجسټمنټ به ئے کوی، بالکل په هغې به مشوره کوؤ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے کوئسچن نمبر 6228 محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

*6228_ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر برائے توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں ضلع وار کتنی مساجد اور مدارس کی سولرائزیشن کی گئی ہے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مساجد و مدارس کی سولرائزیشن پر کتنی لاگت آئی ہے، ہر سال کی ضلع وار مالیت کیا ہے، مذکورہ مساجد اور مدارس کے انتخاب کے لیے اپنائے گئے طریقہ کار کی وضاحت کی جائے، نیز آیا رواں مالی سال کے وران حکومت کا صوبہ بھر میں مساجد اور مدارس کی سولرائزیشن کی کوئی تجویز زیر غور ہے اگر تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) گزشتہ پانچ سالوں میں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ کے زیر نگرانی چار ہزار مساجد کی سولرائزیشن کا منصوبہ جاری ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالون کے دوران مساجد اور مدارس کی سولرائزیشن کی کل لاگت تقریباً دو ہزار 415 ملین روپے ہے جس کی ضلع وار تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

مساجد اور مدارس کے انتخابات(2017) کی مردم شماری کے مطابق ضلعی تناسب سے کئے گئے ہیں، نیز ہر مسجد میں ایک ہی جیسا سولر سسٹم نصب کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں مذکورہ منصوبے کے علاوہ اور کوئی منصوبہ زیر غور نہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس سوال کا تو جواب کچھ حد تو ٹھیک ہے لیکن اس میں میرا ایک ضمنی سوال ہے کہ اس میں جو بتایا گیا ہے کہ نیز ہر مسجد میں ایک جیسا سولر سسٹم نصب کیا جائے گا، تو کیا اس میں اس چیز کو ملحوظ نظر نہیں رکھا جائے گا کہ کچھ مساجد چھوٹی ہونگی، کچھ بڑی ہونگی تو اس کا کیا مطلب ہے اس کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔

Mr.Speaker: Who will respond Qustion No.6228? Mian Nisar Gul Sahib, Suplementry

جناب میاں نثار گل: سر، منسٹر صاحب نے تو جواب نہیں دیا لیکن پہلے ضمنی سوال سے میں مطمئن ہوں، گو کہ آپ نے بابک صاحب اور بہادر خان صاحب کو بھی وہ کر لیا، میں نے کہا تھا کہ Others, پہ آپ بھول گئے لیکن اس کا جواب ضمنی میں میں ڈیٹیل سے مانگنا چاہتا ہوں جناب سپیکر، اس میں ڈسٹرکس ، ہیں اس میں پچیس ڈسٹرکٹس ہیں اور ہر ڈسٹرکٹ میں آپ کو بھی مبارک ہو، ایبٹ آباد کا نام بھی اس میں ہے، اچھی خاصی مسجدیں ہیں، اس میں کرک کے لیے 93 مساجد کا ذکر ہے کہ وہ ہم سولرائزیشن کریں گے، ملک صاحب تو موجود نہیں ہیں، میں موجود ہوں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کرک میں 93 مساجد کی Recommendation حلقہ ایم پی اے کے تھرو ہوئی یا اپنے ڈیپارٹمنٹ نے فزیبلٹی سٹڈی کی ہے، کس حساب سے ان 93 مساجد ہمیں تو ایک کا نام بھی معلوم نہیں کہ کونسی مساجد ہیں، یونین کونسل میں کتنی ہونگی کس حلقے میں ہونگی؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ جامع مساجد دی گئی ہیں غالباً، جہاں پہ جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔

جناب میاں نثار گل: جی، ہم نے Recommendations اس میں دی ہیں، ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ کس حیثیت سے چار ہزار مساجد تقسیم ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان صاحب، سپلیمنٹری، عنایت صاحب سپلیمنٹری لے لیں۔

جناب عنایت اللہ: یہ سکیم جناب سپیکر صاحب، آپ کو یاد ہو تو یہ پچھلی حکومت کے اندر منظور ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: بالکل جی۔

جناب عنایت اللہ: اس وقت ہم سے اس کی لسٹ بھی مانگی گئی اور میں نے 44 مساجد کی لسٹ دی تھی اور پھر وہ جا کے فائنل ہو گئی، پچھلے دنوں جب میں نے وہ لسٹ دیکھی تو 44 ہمیں خود انہوں نے بتا دیا تھا اور ڈیپارٹمنٹ کے اندر بھی پراسیس ہو گئی میرے حلقے کے اندر سترہ مساجد تھیں ان مساجد کے اندر تبدیلیاں بھی کی گئیں، میں اس کی Continuation میں بات کرتا ہوں، ان مساجد کے اندر تبدیلی بھی کی گئی اور ایک لسٹ واٹس ایپ پہ اور سوشل میڈیا پہ چلی کہ اس میں ہر جگہ پی ٹی آئی کے ایک ایک بندے کا نام لیا گیا تھا، اس کا ریفرنس دیا گیا تھا، ہمیں تھوڑا Explain کریں منسٹر صاحب کہ یہ آپ نے ایم پی ایز کی جو لسٹیں تھیں، وہ آپ نے کیوں تبدیل کر دی ہیں؟ یا آپ نے وہ کم کیوں کر دی ہیں میری Constituency کے اندر میں نے 44 مساجد کی لسٹ دی تھی لیکن اس کو کم کر کے سترہ کر دیا گیا ہے اور پھر میں نے تو سی او سے بات بھی کی، میں نے کہا دیکھیں صوبائی اسمبلی کے فنڈز ہیں, صوبائی حکومت کے فنڈز ہیں اور ہم نے نام دیئے تھے، میں کسی لوکل کسی دوسرے بندے کو نہیں مانوں گا، اس نے کہا بالکل یہ ایم پی اے کا حق ہے اور منسٹر صاحب فلور آف دی ہاؤس ہمیں ریسپانڈ کریں۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب

جناب شوکت علی یوسفزئی: (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر یہ جو مساجد تھیں یہ تقریباً 2017ء کی جو مردم شماری ہوئی تھی اس کے ۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر میرا ایک سپلیمنٹری ہے پھر منسٹر صاحب اس کا بھی جواب دے دیں۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب سردار حسین: تھینک یو سر، شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں میرا ضمنی بھی ہے، شوکت صاحب اگر توجہ دیں جناب سپیکر، یہ بڑی زیادتی ہے کہ مساجد کی تقسیم میں بھی اقرباء پروری، Suppose عنایت اللہ خان کی مساجد جو ہیں میرے حلقے کی مساجد یا خوشدل خان کے حلقے کی مساجد، شوکت یوسفزئی، اشتیاق ارمڑ اور ہمارے ساتھیوں کی ان مساجد میں فرق ہے جناب سپیکر، ہم نے تو دیکھا ہے، ماضی میں بالکل ہم نے دیکھا ہے کہ حکومتی لوگوں کو زیادہ فنڈز دیئے گئے ہیں، اپوزیشن کو شاید کم گئے ہونگے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ مساجد اور مدارس میں فرق کرنا، اقرباء پروری کرنا، تو کم از کم ہمیں سمجھ نہیں آرہی، تو اگر منسٹر صاحب اس پہ بھی بات کر لیں تو۔

Mr.Speaker:Ji Shukat Yousfzai Sahib,respond please.

جناب شوکت علی یوسفزئی:(وزیر محنت وافرادی قوت): سر، یہ جو ڈیپارٹمنٹ کا کوئسچن ہے، اس کا جو جواب ہے یہ بڑا کلیئر ہے، جو 2017 کی مردم شماری اس کا جو ضلع وار تناسب تھا آبادی کے لحاظ سے، اس حساب سے وہ دیئے گئے اور ان مساجد کو لیا گیا ہے جہاں پہ جمعہ کی نماز ہو سکتی ہو، جو جامع مساجد کہلاتی ہیں اور اس میں ہم سے بھی بعض مساجدیں مانگیں ہیں تو اس میں ہماری بھی کم کی گئی ہیں، یہ نہیں کہ صرف ان سے کم کی گئی ہیں، وہ چار ہزار مساجد تھیں اس میں تو سر، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ جو مساجد مانگی گئی تھیں ضروری نہیں ہے کہ وہ ہمارے کہنے پر کی گئی ہیں کیونکہ بہت ساری ہماری اپنی جو مساجد ہیں جو نہیں ہوئیں تو یہ جو بات کر رہے ہیں، یہ سپیشلی ان کے ساتھ ایسا نہیں ہوا کیونکہ پورا صوبہ ہے اور اس وقت لوگوں نے مساجد دے دی ہیں لیکن اس کا جو Criteria تھا، وہ Criteria پورا نہیں کر رہا تھا تو ظاہر ہے Definitely انہوں نے چیلنج کیا ہوگا، تو میں یہاں تک ان کو بتا سکتا ہوں کیونکہ دو ہزار 415 ملین روپے اس کے لیے مختص کئے گئے تھے اور چار ہزار مساجد کو سولرائز کرنا تھا، اس میں یہ نہیں ہے کہ ایک مسجد کو زیادہ اچھا سولرائز کیا جائے گا دوسرے کے ساتھ کوئی اور سلوک کیا جائے گا، سب کے ساتھ ایک ہی سلوک کیا جائے گا، جو سولرائزیشن بتایا گیا ہے اس کا کیا مطلب ہے ؟ مطلب یہ ہے کہ جو ہمارے حلقوں میں ہوگا، یا دوسرے حلقوں میں ہوگا Same ہوگا اس میں کوئی تفریق نہیں ہوگی ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ۔

محترمہ حمیرا خاتون: سپیکر صاحب، اس میں ایک اہم بات یہ ہے کہ یہ ایک تو مساجد کی جو تفصیل بیان کی گئی ہے، جیسے اپر دیر میں یہ لوگ، یہاں پہ جو لسٹ مہیا کی گئی اس میں 124 مساجد بتائی گئی ہیں وہ تو اپنی جگہ پہ ایک بات ہے کہ یہ ساری پی ٹی آئی ممبران کو ملی ہیں، سولر سسٹمز خواتین کو بھی ملی ہیں لیکن اپوزیشن کے کسی فرد کو نہیں ملی لیکن اس میں ایک اور بات یہ ہے کہ مدارس تو اس میں سرے سے انہوں نے Show ہی نہیں کئے جبکہ میں نے مدارس کا بھی پوچھا ہے تو مدارس پھر کہاں گئے ؟

جناب سپیکر: اس میں صرف مساجد شامل تھیں، جامع مساجد۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں، انہوں نے تسلیم کیا ہے سپیکر صاحب، انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جو ضمنی کوئسچنز ہوتے ہیں ناں سر، اگر ان کو ، جی میاں صاحب۔

میاں نثار گل: یہ بڑا اہم سوال ہے جی، شوکت یوسفزئی صاحب، اصل میں آپ لوگوں نے جو ایڈوائزر بنایا ہوا ہے وہ اسمبلی میں بیٹھتا نہیں ہے حمایت اللہ صاحب اچھے آدمی ہونگے، انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ اس کے ساتھ ہے، ہم سے لسٹ مانگی گئی تھی، ہم نے لسٹیں دی تھیں لیکن ان لسٹوں کو Ignore کیا گیا اور وہ مساجد نہیں ہیں، باقی مساجد آ گئیں۔ خدا کے بندے ہمیں اپنا بھی پتہ نہیں ہے کہ کونسی مسجد میں نماز جمعہ پڑھی جاتی ہے، میرے گاؤں میں تین مساجد تھیں، میں نے وہ دی تھیں اور حلقے میں بھی دیئے تھے لیکن ایک مسجد بھی اس میں نہیں آئی، ان کے ساتھ جو ادھر بیٹھا ہوتا ہے انرجی اینڈ پاور کا حمایت اللہ صاحب اسمبلی میں تو جواب دیتے نہیں ہیں آپ ذرا اس سے پوچھ لیں کہ کس کی Recommendation پہ آپ نے یہ چار ہزار مساجد پورے صوبے میں آپ نے دی؟ ہیں ہمارا یہ گلہ ہے پانچ دے دیں لیکن کچھ تو دے دیں، یہ نہیں کہ ہم نے Census پہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): میاں صاحب بڑے اچھے آدمی ہیں، میں ان کو گزارش کروں گا کہ حمایت اللہ صاحب بڑے اچھے آدمی ہیں، بڑی Patience کے ساتھ باتیں سننے والے اور بڑے مسائل حل کرنے والے بندے ہیں، Accommodative ہیں، آپ جا کے بیٹھ جائیں ان کے ساتھ، اگر کوئی ایشو ہے، اگر آپ کہتے ہیں ہم میں سے کوئی منسٹر آپ کے ساتھ چلا جائے گا، آپ کا ایشو حل کرنا ہے، آپ کا ایشو حل کر لیں گے، آپ جو بات کر رہے ہیں کہ کوئی ڈراپ ہوئے ہیں اس طرح تو کسی کے ساتھ ذاتیات کی بنیاد پہ کوئی مسجد یا مدارس ڈراپ نہیں ہوئے ہیں، یہ ہو سکتا ہے جو نام ہم سے مانگے گئے تھے وہ پورے کے پورے نہیں آئے، ہمارے بھی نہیں آئے ہمیں ابھی تک پتہ نہیں ہے کہ ہمارے کونسی مساجد نہیں آئے کم ہوئے ہیں لیکن میں Again یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کا ضمنی کوسچن ہے ظاہر ہے پھر دوبارہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف جانا پڑتا ہے وہ کوئی بھی منسٹر ہو گا اگر ضمنی کوسچن ایسا آئے گا تو وہ ڈیپارٹمنٹ کی طرف جائے گا تو میری گزارش ہے آپ سے کہ آپ اور حمیرا خاتون بی بی یا آپ دونوں میں سے کوئی بھی اگر ان کے ساتھ بیٹھنا چاہیں تو میں آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں ان کے پاس میں آپ کے ساتھ جا سکتا ہوں سر، ان کے پاس جب بھی آپ ٹائم مقرر کریں میں آپ کے ساتھ جاؤں گا۔

جناب سپیکر: تھینک یو، بس اس کوسچن پہ بڑی بات ہو گئی آگے چلتے ہیں کوسچن نمبر 6229 محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

*6229 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر برائے توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے اپنے وسائل سے بجلی پیدا کر کے مقامی صنعتوں کو بجلی دینے کا فیصلہ کیا ہے؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ فیصلہ کن وجوہات کی بنا پر کیا گیا ہے آیا ملاکنڈ و ہزارہ ڈویژن اور صوبے کے لئے دو الگ الگ بجلی کمپنیاں بنانے کی تجویز زیر غور ہے، اگر ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر محنت نے پڑھا): (الف) جی ہاں صوبائی حکومت نے پہیور پن بجلی گھر جس سے 18 میگاواٹ بجلی پیدا ہو رہی ہے کو مقامی صنعتوں کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔
(ب) حکومت خیبر پختونخوا نے 13 مارچ 2019 کو کابینہ کے اجلاس میں پہیور ہائیڈرو پاور کمپلیکس صوابی سے خیبر پختونخوا کے صنعتی صارفین کو Willing Arrengment کے ذریعے بجلی کی فروخت کا فیصلہ کیا گیا تھا جس سے صنعتی شعبے کو سستی اور قابل اعتماد بجلی ملے گی اور صنعتی ترقی کو فروغ ملے گا پیڈو ہزارہ اور ملاکنڈ ڈویژن میں الگ الگ کمپنیوں کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔
محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر صاحب، اس سوال میں جو میں نے ان سے پوچھا ہے تو اس میں انہوں نے مجھے جواب دیا ہے سپیکر صاحب، آپ کے سامنے ہو گا، انہوں نے بتایا ہے کہ کابینہ میں فیصلہ ہوا ہے لیکن اس فیصلے پر عمل درآمد کی کوئی شکل اس میں نظر نہیں آ رہی، اس جواب میں اور دوسرا ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ ڈویژن کے لئے سرے سے انہوں نے اس میں اس پراجیکٹ کو ڈالا ہی نہیں، تو میرے یہ دو ضمنی سوالات ہیں کہ ایک جگہ اگر فیصلہ ہوا ہے تو اس پہ عمل درآمد کی کیا شکل بنائی گئی؟ دوسرا یہ کہ ملاکنڈ ڈویژن اور ہزارہ ڈویژن کو کیوں نہیں ڈالا گیا؟
جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب شوکت یوسفزئی صاحب ریسپانڈ پلیز۔
جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت و افرادی قوت): مسئلہ یہ ہے کہ جو بجلی اپنے وسائل سے پیدا ہوتی ہے صوبے کے اندر، وہ ہم جو Billing system ہے اس کے تحت اپنی صنعتوں کو دیں گے، اور سستے داموں دیں گے تو یہ اس کا پہلا فیز تھا جو اٹھارہ میگاواٹ پہیور کی جو بجلی تھی ہماری، وہ دی گئی صنعتوں کو، اس کا پورا ایگریمنٹ موجود ہے، اگر یہ چاہتے ہیں میں اگریمنٹ بھی دے دوں گا اس کا، تو جن جن صنعتوں کو

دی گئی ہے، صنعتوں کا ریکارڈ بھی موجود ہے، تو بڑی اچھی بات ہے اس کو Appreciate کیا جانا چاہیے کہ ایک صوبہ اپنے وسائل سے بجلی بنا رہا ہے، وہ اپنی صنعتوں کو سستے داموں دینے کا فیصلہ بھی کر چکا ہے اور اس پہ عمل بھی کر چکا ہے، وہ شروع ہے، اٹھارہ میگاواٹ جو بجلی ہے پہیور والی اس پہ عمل درآمد شروع ہو چکا ہے، اس کا ایگریمنٹ وغیرہ سب کچھ ہے، تو وہ ہم دینے کے لیے تیار ہیں ان کو اور اس کو Appreciate کیا جائے کہ آئندہ بھی اگر کوئی بجلی ہماری اپنی بن رہی ہے اپنے صوبے کے وسائل سے، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اپنی انڈسٹریز کو سستے داموں دیں گے، قابل اعتماد انرجی ہو گی جناب سپیکر، اور یہ کہ اس سے جو سستی بجلی آپ دیں گے، اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ آپ کی صنعتیں یہاں ترقی کریں گی ان شاء اللہ تعالیٰ، چونکہ ہمارا خام مال ہم بہت دور سے منگواتے ہیں، ہماری یہاں کوئی ہسٹری نہیں ہے، تو ظاہر ہے ہمارے لیے ایک ہی آپشن رہتا ہے کہ ہم بجلی گیس یہ چیزیں سستی کریں تو اس سے ہماری صنعتی ترقی ہو سکتی ہے۔

Mr.Speaker: Thank you.

محترمہ حمیرا خاتون: ملاکنڈ اور ہزارہ ڈویژن کو کیوں نہیں ڈالا۔

وزیر محنت: کیونکہ الگ الگ وہ نہیں بنواتے۔

جناب سپیکر: مطلب دونوں جگہوں پر انڈسٹریز کو یہ بجلی Provide کی گئی ہے۔

وزیر محنت: نہیں، کوئی ایسا نہیں ہے جو یہ کہتے ہیں ہزارہ ڈویژن ہے، ملاکنڈ ڈویژن، اس کے لیے الگ الگ بن رہے ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: نہیں جی، یہاں پہ سپیکر صاحب، انہوں نے واضح لکھا ہوا ہے جواب میں کہ ہزارہ اور ملاکنڈ ڈویژن میں دو الگ الگ کمپنیوں کا ارادہ نہیں رکھتی تو کیوں نہیں رکھتی؟ میں تو یہ پوچھ رہی ہوں۔

وزیر محنت: اب یہ آپ نے ایسا کوسچن پوچھا ہے کیوں نہیں رکھتی فی الحال ضرورت نہیں ہے۔

محترمہ حمیرا خاتون: آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے جواب دیا ہے شوکت صاحب۔

وزیر محنت: فی الحال ضرورت نہیں ہے تو کیوں رکھیں؟ جب ضرورت پڑے گی دیکھیں وقت کے ساتھ ساتھ چیزیں بدلتی ہیں۔

محترمہ حمیرا خاتون: آپ کو اندازہ ہے کہ اپر دیر اور لوئر دیر میں تو بجلی ہوتی نہیں تو کیسے ضرورت نہیں ہے۔

وزیر محنت: جو ڈیپارٹمنٹ کا کوئسچن آیا ہے جناب سپیکر، ڈیپارٹمنٹ نے بڑا کلیئر کٹ جواب دیا ہے کہ ہم کوئی الگ الگ کمپنیاں نہیں بنانا چاہتے تو اب یہ کیوں نہیں بنانا چاہتے تو یہ پھر دوبارہ کوئسچن کریں اور ڈیپارٹمنٹ سے جواب مانگ لوں گا۔

جناب سپیکر: چلیں تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 6250 جناب احمد کنڈی صاحب

*6250 _ جناب احمد کنڈی: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 21-2020 کے بجٹ میں گندم کی خریداری کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): سال 21-2020 کے بجٹ میں گندم کی خریداری کے لئے 96,400 ملین روپے مختص کئے ہیں جسکی تفصیل درجہ ذیل ہے۔

1۔ 25 لاکھ ٹن گندم کی خریداری کے لئے مختص شدہ رقم 87.500 ملین روپے۔

2۔ اضافی اخراجات کی مد میں پاسکو / پنجاب کے لئے مختص شدہ رقم۔ 5.000 ملین روپے۔

3۔ گندم کی باربرداری کی مد میں مختص شدہ رقم 4.000 ملین روپے۔

کل مختص شدہ رقم برائے سال 2196-2020 کے لیے 96,500 ملین روپے۔

جناب احمد کنڈی: جی سر، مجھے جواب مل گیا ہے اور میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو کنڈی صاحب۔ کوئسچن نمبر 6248، کنڈی، جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب، سپلیمنٹری، اورنگزیب نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، اتنا بڑا پیسہ صوبے کا وہ گندم خریدنے کے لیے خرچ کیا گیا ہے لیکن اس وقت اگر آپ آٹے کا ریٹ پوچھیں بازاروں میں جا کر تو بیس کلو کا تھیلہ تیرہ سو روپے میں بک رہا ہے، چھبیس سو روپے من آٹا بک رہا ہے تو حکومت اور وزیر خوراک صاحب اس کے اوپر کیوں نہیں نوٹس لیتے اور اتنی بڑی مہنگائی آج سے دو سال پہلے یہی بیس کلو کا تھیلہ پونے سات سو روپے کا تھا، آج یہ تیرہ سو روپے کا بیس کلو کا تھیلہ بک رہا ہے تو اس کا کون مداوا کریگا، غریب عوام لٹ رہے ہیں سپیکر صاحب، آٹا مہنگا، ایک عروج کو پہنچ چکا ہے۔

جناب سپیکر: کون جواب دیگا؟ یہ بات بڑی Valid ہے ان کی، میر کلام صاحب، میر کلام صاحب جس منسٹر صاحب نے جواب دینا ہے ذرا تیاری کر لیں کہ یہ آٹا کا پوچھ رہے ہیں، شوکت یوسفزئی صاحب جواب دیں گے۔

جناب میر کلام خان: جی تھینک یو جناب سپیکر، مجھے صرف یہ پوچھنا تھا کہ یہ جو گندم کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں، کیا اس میں ضم شدہ اضلاع ہیں کہ نہیں؟ میری معلومات کے مطابق سر یہ اس میں نہیں ہیں۔ تھینک یو مسٹر سپیکر۔

جناب سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ، سپلیمنٹری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب، مجھے نہیں پتہ کہ کنڈی صاحب کیوں مطمئن ہو گئے ہیں، حالانکہ فوڈ کا محکمہ ہے اور جناب سپیکر صاحب، جیسے کہ میرے کولیگ نلوٹھا صاحب نے فرمایا ہے، جو آٹا ہے تو وہ روز بروز اتنا زیادہ مہنگا ہو رہا ہے، تو اس میں سر مختصراً مجھے یہ جواب چاہیے، ہم اتنی زرخیز زمینوں کے مالک ہیں، پہلے ہم یہاں سے باہر بھیجتے تھے گندم، اب ہم باہر سے یہاں پر منگواتے ہیں اور وہ بھی ناقص گندم ہوتی ہے تو جناب سپیکر صاحب، جو ہماری کاشتکاری میں جو اتنی کمی آئی ہے اس گندم میں اور آٹے کا تھیلا جو سات سو روپے کا پہلے تھا پونے سات سو کا ابھی تیرہ سو کا مل رہا ہے اور وہ بھی لائنوں میں لوگ لگے ہوئے ہیں تو لوگوں کو آپ، نے مطلب بوڑھوں کو لائن میں لگا دیا، نوجوانوں کو ادھر لگا دیا۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور دوسرے لوگوں کو آٹے کے تھیلوں کے لئے لائن پر لگا دیا۔

جناب سپیکر: آپ جواب دیں گے اس کا منسٹر صاحب تو نہیں ہیں کنسرنڈ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ بہت اہم کوسچن ہے جناب سپیکر۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): اگر ان کو ڈیٹیل چاہیے تو پھر آئندہ اجلاس میں دیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ ڈیٹیل کی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب یہ کہتے ہیں کہ آٹا تیرہ سو روپے من ہو گیا، بازاروں میں نہیں، کتنا ہوتا ہے؟ تیرہ سو روپے کا، وہ جو پہلے سات سو یا آٹھ سو کا تھا۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! انہوں نے بات کی، بالکل میں ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں ،یہ کوئی ڈھکی چھپی بات تو نہیں جو اس وقت صورتحال ہے پوری مارکیٹ میں، صرف یہاں نہیں ہمارا تو آپ کو پتہ ہے کہ ہم تو 80 پرسنٹ ے زیادہ Depend کرتے ہیں پنجاب پر، چاہے وہ گندم ہو چاہے وہ آٹا ہو، ظاہر ہے اب وہاں پر ایک چیز کی Shortage آجائے، وہاں پر ایک چیز مہنگی ہو جائے تو وہ تو مارکیٹ یہاں پر پہنچتے پہنچتے ظاہر ہے وہ پھر ایک، اور پھر ایک مافیا بھی ہو سکتا ہے، اس کا میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ نہیں ہے لیکن یہ جناب سپیکر میں یقین دلاتا ہوں کہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں، اس دن کیبنٹ کے اجلاس میں بھی یہ بات ہوئی، اور باہر سے بھی گندم منگوانے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ جلد اس مسئلے کو حل کر دیں گے، اور اگر انہوں نے مزید بات کرنی ہے تو پھر منسٹر صاحب آجائیں گے اور ان کے ساتھ جو بھی ان کی بات ہے، وہ ڈیٹیل سے جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں یہ جو ریٹ ہے ہمارے صوبے کا تو ہمیشہ الگ ریٹ ہوا ہے، پنجاب والا آٹا مہنگا ہوتا ہے تو ابھی کیا صوبہ اور پنجاب برابر ریٹ ہے یا صوبے والی گندم۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، یہاں جب لوکل آتا ہے جناب سپیکر وہ آٹھ سو بارہ آٹھ سو پندرہ Local value بھی وہ کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: تو آٹھ سو بارہ ہے۔ جی کامران بنگش صاحب، جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب، پوری دنیا کو معلوم ہے کہ ہم جو ہیں ایسا ملک ہیں کہ جہاں پر زراعت بھی ہے، جہاں پر صحرا بھی ہیں، جہاں پر پانی بھی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نگہت بی بی ، ہمارا صوبہ تو نہیں ہے ناں پنجاب ہے زیادہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں میں چھوٹی سی بات کہنا چاہتی ہوں کہ ہماری جو زمینیں ہیں ان پر پلاٹس بن رہے ہیں اس کے لئے قانون سازی کریں ناں۔

جناب سپیکر: دیکھیں ہمیشہ سے ہماری گندم کا زیادہ حصہ پنجاب سے ہی آتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ کرے ہمارا ڈی آئی خان کو وہ رائٹ بینک کنال مل جائے یا اپ لفٹ کوئی چیز مل جائے پانی ہمارے تو ڈی آئی خان پورے پاکستان کو گندم دے سکتا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں آپ سے یہ ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں آپ کے توسط سے آپ ہی کو ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں کہ آپ پاکستان کے تمام ان سے بات کریں کہ جو کاشت والی زمینیں ہیں ان کو، اس پر ایک قرارداد میں نے جمع کرائی ہے کہ کاشت والی زمینیں جو ہیں ان پر پابندی لگائی جائے بیچنے پر اور فلیٹس اور یہ جو ہاؤسنگ سوسائٹیز بن رہی ہیں، اس نے ہمیں خراب کیا ہے۔

جناب سپیکر: ہم بالکل Agree کرتے ہیں اس بات پر کہ کوئی کاشت والی زمین پر کوئی تعمیرات ہاؤسنگ کالونیز نہیں ہونی چاہیے۔ جی کامران بنگش، جی نثار گل صاحب۔

میاں نثار گل: شکریہ، صبح کے اخبار میں سر پڑھ رہا تھا" مشرق" اخبار میں مل مالکان اور کامران بنگش ان کے ساتھ ملاقات کر رہے ہیں، لودھی صاحب تو خوراک کے منسٹر ہیں، شوکت یوسفزئی نے تو سر، جواب دے دیا ہے اور مل مالکان کے ساتھ وہ بات کرتے ہیں تو میں نہیں سمجھ سکتا آپ ہی نے فرمایا کہ چودہ سو روپے من، سر، چودہ سو روپے بوری بیس کلو کی اور پندرہ روپے بیس روپے میں آٹا، نہیں روٹی۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے یہ غریب عوام ہیں مطلب تین منسٹر شوکت یوسفزئی صاحب، لودھی صاحب اور بنگش صاحب نے یہ میٹنگ کی ہے تو میرے خیال میں یہ نظام کس طرح ٹھیک ہوگا؟ اس کو ٹھیک ہونا چاہیے۔

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی بلدیات): بہت شکریہ مسٹر سپیکر، بہت Important---

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب، ہمیں اس کا Solution چاہیے۔

معاون خصوصی برائے بلدیات: سر، میں وہی بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی پلیز۔

معاون برائے خصوصی بلدیات: سر، جیسے شوکت یوسفزئی صاحب نے بات کی، نثار گل صاحب نے بھی، چونکہ ہم کیبنٹ میں As a team work کام کرتے ہیں، تو لودھی صاحب کل ایبٹ آباد میں تھے، تو مل ایسوسی ایشن کے ساتھ جو جرگہ ہوا، اس میں ان کے سیکرٹری خوراک اور میں موجود تھے، ان کا ایک نمائندہ وفد آیا سر، ذرا Historically میں Briefly بتا رہا ہوں کہ خیبر پختونخوا میں سالانہ 4.3 ملین گندم کی ضرورت ہے اگر ہم اپنی ضروریات کو دیکھیں پاکستان بیورو آف سٹیٹکٹس کا جو ڈیٹا ہے، اس کے مطابق 1.1 ملین ہماری لوکل پروڈکشن ہے، 3.2 ملین کا ہمارا Deficit ہے، جیسے شوکت یوسفزئی صاحب نے بات کی 80 پرسنٹ سے زیادہ ہم پنجاب کے اوپر Reliable ہیں، اکثر جو 3.2 ملین ہیں، اس میں خیبر

پختونخواحکومت نے 0.6 ملین چھ لاکھ ٹن ہم نے پاسکو کے ساتھ جس میں تقریباً ایک لاکھ ٹن Already ہمیں Receive ہو چکا ہے پاسکو سے اور باقی پانچ لاکھ ٹن کا ہمارا ان کے ساتھ ایگریمنٹ فائنل سٹیج میں ہے، اب فلور مل ایسوسی ایشن وہ اس کو جو ہمارا آٹا ہے جو Subsidize rate ہے، جو آٹھ سو ساٹھ روپے کنزیومر کو دینا ہے، اس کے لئے خیبر پختونخواحکومت Usually پندرہ ستمبر یا اکتوبر سے کوٹہ ریلیز کرتی تھی Subsidize rate، رعایتی نرخوں پر، اس دفعہ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے خیبر پختونخوا حکومت نے 15 جولائی سے کوٹہ ریلیز کرنا شروع کر دیا رعایتی نرخوں پر پنجاب کا جو نرخ ہے آٹھ سو ساٹھ روپے، خیبر پختونخواحکومت نے دو ہزار ٹن روزانہ کی بنیاد پر ہم نے ملوں کو ریلیز کرنا شروع کر دیا ہے، مل اونرز کے اپنے تحفظات ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ جو ہمارا 12-88 کا Ratio ہے ان کے لئے Possible نہیں، تو کل بھی ہمارا جرگہ ہوا ہے اور قلندر لودھی صاحب آج ہیں، ان کو On board لے کر، کیبنٹ کے سینئر ممبران کو On board لیکر وزیر اعلیٰ صاحب خود اس پورے معاملے کو دیکھ رہے ہیں، اب سیچویشن یہ ہے کہ پشاور میں تقریباً پچاس سیل پوائنٹس ہیں، وہ Establish ہونگے کچھ ہی دنوں میں ان شاء اللہ جو دو ہزار ٹن ہیں وہ پورے صوبے میں جہاں جہاں پر Requirements ہونگی With the consultation of public representatives اور ڈسٹرکٹ انتظامیہ اور یہ دو ہزار ٹن سے ہم Gradually اس کو Increase کریں گے لیکن ہماری Dependency زیادہ سے زیادہ پنجاب کے اوپر ہے، پنجاب کی مارکیٹ میں ریٹس بڑھ گئے ہیں، پنجاب میں اس دفعہ ریٹ بہت زیادہ High ہے اس کے لئے خیبر پختونخواحکومت نے Last week فیڈرل گورنمنٹ کو بھی لکھ لیا ہے، ہمارا جو اپنا ادارہ ہے ضلعی انتظامیہ ہے، خیبر پختونخوا کا محکمہ خوراک ہے، ہم بھی اس بارے میں بڑے Concern ہیں لیکن جو ہم نے ریلیزز شروع کر دی ہیں 15 ستمبر کی جگہ اس دفعہ 15 جولائی سے، وہ اس لئے کہ جو Circes build up ہو رہا ہے اس کو ہم کنٹرول کر سکیں اور ان شاء اللہ مل اونرز جو فلور مل ایسوسی ایشن ہے، ان کے ساتھ ہمارے مذاکرات جاری ہیں، وہ جلد از جلد کوٹہ Receive کرنا شروع کر دیں گے، ہم بہت Confident ہیں، آج بھی ان کے ساتھ ہمارا جرگہ ہوا ہے، پاکستان فلور مل ایسوسی ایشن کے ساتھ ہم رابطے میں ہیں، جب یہ کوٹہ اٹھانا شروع کر دیں گے تو ہم Subsidize نرخوں پر آٹے کی فراہمی عام عوام تک ان کی دہلیز پر آٹھ سو ساٹھ روپے پر ہم ان شاء اللہ Provide کرنا شروع کر دیں گے، تو یہ بڑا Important ہے، اس کے اوپر ہم Twenty four hours خیبر پختونخواحکومت اس کے اوپر کام کر

رہی ہے، ان شاء اللہ امید ہے Overall یہ پورے پاکستان میں Crisis کی سیچویشن ہے اس کو خیبر پختونخوا میں Minimize کر پائیں گے ان شاء اللہ بہت جلد یہ جو ریلیز شروع ہونگے یہ جو فلور ملوں کو، فلور مل، مل ریٹس جو ہیں وہ آٹھ سو سینتیس روپے اور جو ڈیلر کا ریٹ ہے وہ آٹھ سو ساٹھ روپے ہے تو اس پر ہم ان شاء اللہ اس کو Cover کر لیں گے اور یہ جو Crisis کی سیچویشن ہے ہم اس کو ان شاء اللہ اور کم کر لیں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> منسٹر صاحب، بات یہ ہے کہ یہ Crisis پچھلے دو تین سال سے بہت زیادہ گھمبیر ہوتا جا رہا ہے، آپ نے ٹھیک کہا کہ زیادہ جو Depend کرتے ہیں، ہم پنجاب کے اوپر کرتے ہیں اور پنجاب ہر سال غیر اعلانیہ سیکشن 144 ہماری سڑکوں پر لگا لیتے ہیں، وہاں سے گندم کی ترسیل صوبے میں نہیں ہونے دیتے ہیں، کیا اس کا متبادل سوچا نہیں جا سکتا کہ ہم کسی اور ملک سے گندم منگوائیں جو ہمیں کم ریٹ پر ملیں اور ہمارا یہ Issue for ever resolve ہو جائے؟ کیوں کہ ہم پنجاب پر انحصار کرتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ ہاتھ کر جاتے ہیں، ان کی اپنی زیادہ ضرورت ہو گی اس لئے وہ ہمارے روڈوں کے اوپر سیکشن 144 لگا کر وہ گندم کی Transmission نہیں ہونے دیتے، تو یہ بڑی عجیب سی بات ہے، یہ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں یا نہیں کہہ رہا ہوں کہ ہمیں بیٹھ کر اس پر Brain storming کرنی چاہیے اور ہمیں کچھ اور مارکیٹس تلاش کر لینی چاہیے جہاں سے ہم گندم بروقت لے آئیں اور نمبر دو ہمیں پورا زور لگا کر ڈی آئی خان کو اریگیشن کے قابل بنانا چاہیے، میں سمجھتا ہوں کہ وہاں اگر ہم پانی لے جانے میں کامیاب ہو سکے اپنے ذرائع سے یا فیڈرل گورنمنٹ کے ذرائع سے تو ہم پورے پاکستان کو گندم Provide کر سکتے ہیں، تو اس میں صرف سوچنا نہیں ہے، اس پر ہم نے کام کرنا ہے، Respond please۔

<u>معاون خصوصی برائے بلدیات:</u> جی تھینک یو مسٹر سپیکر، آپ نے بالکل بجا فرمایا، آئین کی جو شقیں آپ نے Quote کیں اس کے تحت پنجاب یا کوئی بھی صوبہ گندم کی نقل و حمل پر کسی قسم کی پابندی نہیں لگا سکتا، یہ ہمارا Constitutional right ہے، ادھر اگر اس طرح کی کوئی چیزیں رپورٹ ہوتی ہیں تو خیبر پختونخوا حکومت اس کو فوری رپورٹ کرتی ہے کیونکہ اوپن مارکیٹ میں آٹے کی فراوانی ضروری ہے، آپ نے جو Futuristic point of view سے بات کی Last week کیبنٹ میں اس بارے میں ڈسکشن ہوئی، فیڈرل گورنمنٹ کو چیف سیکرٹری کا لیٹر جا چکا ہے کہ ہمیں Import کے طور پر گندم کی فراہمی یقینی بنائی جائے، ایک، نمبر دو کیبنٹ میں یہ Decide ہوا کہ چشمہ رائٹ بینک کنال اور اس طرح

کے اور Avenues explore کئے جائیں تاکہ ہماری لوکل پروڈکشن زیادہ سے زیادہ ہو۔ نمبر تین ہم باقی صوبوں کے ساتھ Further ہم اس کو Explore کر سکیں تاکہ جو Smooth flow ہے، اس کو ہم ہر صورت میں Ensure کر سکیں ۔ نمبر چار مسٹر سپیکر سائنس ٹیکنالوجی اور انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ کو اور ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کو اور باقی محکموں کو یہ ٹاسک Asgin کر دیا گیا کہ ہم اس طرح کی سیڈز اور سائنٹفک طریقے سے اس کے اوپر کام کر سکیں تاکہ ہماری لوکل پروڈکشن ہماری آب و ہوا ہماری جو Overall situation ہے، اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو ہم Ensure کر سکیں ۔ جو On ground situation ہے، لودھی صاحب اب آ گئے ہیں، اگر اور آنریبل ممبرز کے کوئی Concerns ہیں تو باقی ڈیٹیل لودھی صاحب ان کو بتا دیں گے۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سر، میری یہ ریکویسٹ ہے کہ خیبر پختونخوا بھی پاکستان کا حصہ ہے پنجاب بھی پاکستان کا حصہ ہے جو منصوبہ بندی کرنی ہے وہ حکومت نے کرنی ہے منسٹر صاحب نے کرنی ہے تو اپنے طریقے سے ان کی حکومت ہے ان کی ذمہ داری ہے میرا کوئسچن یہ ہے سپیکر صاحب کہ پنجاب میں اس وقت جس ریٹ پر آٹا عوام کو مل رہا ہے پنجاب کی عوام کو ہمیں اس ریٹ پر خیبر پختونخوا میں حکومت کی ذمہ داری ہے کہ خیبر پختونخوا کے غریب عوام کو اسی ریٹ پر آٹا دیا جائے۔ یہ انہی کی ذمہ داری ہے سپیکر صاحب آپ دیکھیں منسٹر صاحب کے نوٹس میں ایک دفعہ یہاں پر کوئسچن آیا تھا 50 پرسنٹ ملیں خیبر پختونخواہ میں جو فلور ملیں ہیں وہ بند ہیں۔ اب ان کو چلانا حکومت کی ذمہ داری ہے وہ کس طرح اس کو چلاتے ہیں کس طرح نہیں چلاتے ہیں یہ تو بڑی لمبی منصوبہ بندی ہے کہ ڈی آئی خان میں پانی ہم لے کر جائیں گے نہر دے کر جائیں گے وہاں پر گندم اگائیں گے تب تک تو یہ لوگ بھوکے مر جائیں گے اور ابھی جو میرا جو سوال ہے وہ پنجاب کے ریٹ کے مطابق خیبر پختونخوا کے عوام کو اس ریٹ پر آٹا دیا جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی : سپیکر صاحب! سر بیس سال ہو گئے ہیں یہاں پر چیختے ہوئے اب گلہ خراب ہے۔ بات یہ ہے جناب سپیکر صاحب کہ آپ یہاں سے ایک قرارداد کو لیکر آئیں اور اس پر اپنی رولنگ بھی دیں اور اس ہاؤس سے پاس بھی کروائیں کہ جب تک ہمارا آٹے کا بحران اور کاشتکاری کا بحران ختم

نہیں ہوتا ہے تو جو پلازے بن رہے ہیں جو ہاؤسنگ سکیمز بن رہی ہیں کاشت والی زمینوں پر تو اس کو فوری طور پر آٹھ نو دس سال کے ان کو بند، اس کو ممنوع قرار دی جائے اور جو لوگ بھی پلازہ یا کچھ بھی بناتے ہیں اس پر دکانیں بناتے ہیں یا ہاؤسنگ سوسائٹیاں بناتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کل نگہت بی بی کی قرار داد جو ہے کل ایجنڈے پر لے آئیں۔ جی بابک صاحب۔ کل۔ (منسٹر کو) ایک دفعہ جواب دے دیں۔

جناب سردار حسین: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، گندم اور آٹے کا جو مسئلہ ہے یہ آج کا نہیں ہے یہ ایک زمانے سے ہے جب ہماری حکومت تھی جب پیپلز پارٹی کی حکومت تھی یہاں پر جب مسلم لیگ کی حکومت تھی آج پی ٹی آئی کی حکومت ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہمیں اپنے آئینی حقوق مل نہیں رہے ہیں میں نے میرے خیال میں اسی اجلاس میں لاسٹ ٹائم بھی اس فلور پر بات کی تھی کہ ابھی سی آر بی سی جو ہے جو چشمہ رائٹ بینک کنال اس کی کاسٹ 190 بلین تک پہنچ گئی جناب سپیکر۔ میں نے بجٹ سپیچ میں بھی ریکویسٹ کی تھی حکومت سے کہ جب تک ہم ایک جرگہ نہیں بنائیں گے پارلیمانی بالکل پنجاب ہمارے ساتھ زیادتی کر رہا ہے لیکن ہماری بجلی تو ہے ہم کاٹ نہیں رہے ہیں لیکن ہمیں ایک جرگہ بنانا چاہیے ہر سال ہمیں یہ مسئلہ درپیش آتا ہے چھ ہزار میگاواٹ بجلی ہماری ہے سترہ سو میگا واٹ ہمیں مل رہی ہے کم وولٹیج اور بجلی کی قیمت اور بجلی کا منافع نہ دینا، رائیلٹی میں، رائیلٹی نہ دینا، یہ تو ایک الگ داستان ہے اور ظلم ہے جناب سپیکر، لیکن ہم کیوں Threat نہ کریں کہ اگر آپ ہمارے ساتھ یہ رویہ رکھتے ہیں فیڈریٹنگ یونٹس In between Federating units اگر صوبے ایک دوسرے کے ساتھ، پھر ان کو ہوش آ جائیگا، میں دوبارہ ریکویسٹ کرتا ہوں جو حالت ہماری بنی ہے، مالی طور پر ہم دیوالیہ ہو چکے ہیں جناب سپیکر، میں نہیں سمجھتا کہ ہم مزید کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں، ہم تو لڑائی لڑنے نہیں جا رہے، یہ تو ہمارا حق ہے، اب اگر ہم اپنا حق پوچھیں گے بھی نہیں، ڈیمانڈ بھی نہیں کرینگے، نلوٹھا صاحب کہتے ہیں کہ پنجاب میں ہاں وہاں پر وافر مقدار میں آٹا موجود ہے اور جو قیمت انہوں نے مقرر کی ہے اسی قیمت پر عوام کو مل رہا ہے لیکن یہاں پر تو روزانہ کی بنیاد پر آٹے کی جو قیمت ہے وہ اوپر چلی جاتی ہے جناب سپیکر، منسٹر صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں سالانہ ہم کتنی سبسڈی دے رہے ہیں اور یہ ہم کتنے سال سے دیتے چلے آ رہے ہیں جناب سپیکر، کیا ہمارے صوبے کے پاس یہ اختیار نہیں ہے حکومت کے پاس کہ ہم ایشین ڈیویلپمنٹ بینک سے لون لے لیں؟ ہم پی ایس ڈی پی میں اس منصوبے کو شامل کریں

One ،ہمارا منصوبہ ریفلیکٹ ہو جاتا ہے پی ایس ڈی پی میں ایلوکیشن آپ دیکھیں جناب سپیکر، تو وہ percent نہیں رہتا تو جناب سپیکر، جس طرح یہاں پر بتایا گیا جو سی آر بی سی ہے، ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر یہ One go میں کمپلیٹ ہو جاتا ہے تو ہم سارے پاکستان کو نہیں باہر ممالک کو گندم جناب سپیکر، وہ ایکسپورٹ کر سکتے ہیں لہذا یہ مسائل جو ہیں یہ ہم سکورنگ کیلئے نہیں کر رہے، آگے آنا چاہیئے، حکومت کو، ہم حکومت کے ساتھ ہیں جو باقی پانچ چھ سات آٹھ نو دس ایسے مسائل ہیں جو سی سی آئی کے فلور پر اٹھانے چاہیئے جو مرکزی حکومت کے ساتھ اٹھانے چاہیئے ان کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے اور ان کو Stress کرنا چاہیئے جناب سپیکر، انکو Pressurise کرنا چاہیئے ایک مہذب طریقے سے تاکہ وہ مان جائے۔

Mr.Speaker: Thank you.Ji, Qalandar Lodhi Sahib, Minister Food,

حاجی قلندر خان لودھی(وزیر خوراک): سپیکر صاحب، جو آپ نے باتیں کیں، وہ بھی بالکل پرفیکٹ ہیں، وہ بھی میں نے سن لی ہیں، میں بات کرونگا، انفارمیشن منسٹر نے بھی جواب دیا ہے، ابھی نلوٹھا صاحب نے بات کی، نگہت صاحبہ نے بات کی، اور پھر سردار بابک صاحب نے بات کی، یہ باتیں میں نے سنیں ہیں سر، اس طرح ہے کہ آج میں لیٹ اس لئے ہوں کہ ویڈیو لنک پر پرائم منسٹر صاحب اسی ویٹ اور شوگر پر بات کر رہے تھے چاروں صوبوں کے ساتھ تو میں چیف سیکرٹری کے آفس میں ویڈیو لنک کے ذریعے، وزیر خزانہ بھی ساتھ تھے تو اس وجہ سے دوڑ لگائی تو اس وجہ سے لیٹ ہو گیا، تو میں معذرت خواہ ہوں، اس کے بعد یہ ہے جیسے آپ سب نے باتیں کیں، ان سب Ups and downs پر گورنمنٹ کام کر رہی ہے اور بڑی تیزی سے اس پر عملدرآمد اور اس سے پہلے جتنی باتیں ہوئی ہیں، ہو رہا ہے، اس میں یہ ہے کہ آٹے کا آج جو ہمارا ریٹ ہے، 860 روپے، یہی ریٹ پنجاب کا ریٹ ہے، اسی ریٹ پر دے رہے ہیں اور ہم نے ریلیز شروع کر دیں پچھلی جمعرات سے شروع کی ہوئی ہے اور کچھ ملوں کا مسئلہ ہے، وہ کچھ کہتے ہیں کہ باردانہ فری دو، ہمارے اور ان کے مسئلے لگے رہتے ہیں لیکن Grinding شروع ہے، آج بارہ سو توڑے جو آج Grinding ہوئے ہیں پشاور میں، ایبٹ آباد ڈسٹرکٹ میں Grind ہو رہی ہے، ہری پور میں ہو رہی ہے، مانسہرہ میں ہو گئی ہے، بٹ گرام میں ہو گئی ہے، صوابی میں ہو گئی ہے، یہ سب جگہ شروع ہے ،ابھی کوئی قلت نہیں ہو گی، پہلے بھی قلت نہیں تھی لیکن چونکہ یہ ہم دو مہینے leave period کیلئے سبسڈائز جو ویٹ ہے ہم دیتے ہیں ملوں کو تاکہ ان کو تھوڑا سا Facilitate کریں لیکن یہ ہم نے پرائم منسٹر کی ہدایت پر اپنے چیف منسٹر محمود خان کی ہدایت پر کیبنیٹ نے اس کا فیصلہ کیا پچھلے جمعہ کو، تو اسی دن سے ہم نے اس کو Next day ریلیز شروع کی، تو اب اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے لیکن جہاں تک یہ بات

ہے، ایمپورٹ کیلئے تین لاکھ ٹن آج سمری پر میں سائن کر رہا ہوں، ہو گئی ہے، Approval دے دی ہے پرائم منسٹر صاحب نے اور پانچ لاکھ ٹن ہماری پاسکو سے آ رہی ہے گندم، وہ بھی ایک لاکھ ٹن پہنچ چکی ہے ایک لاکھ ٹن یکم سے شروع ہو جائیگی اور تین لاکھ ٹن اس طرح سائیکل میں آ رہی ہے، یہ پانچ لاکھ ٹن ہمارے پاس جو ذخیرہ تھا اس کو ملا کے اب تین لاکھ ٹن فاضل ہم نے اپنے Reserve بھی رکھنے کیلئے ایمپورٹ کیلئے بھی ہو گئی ہے، پی سی بی کے ساتھ یہ بھی اس کو ہدایت ہو گئی ہے، پورے ملک کیلئے جس میں تین لاکھ ٹن ہمارا حصہ ہے، تو یہ بالکل ان شاء اللہ Ensure کر رہے ہیں اور آٹے کی قلت کسی وقت بھی ہم نے نہیں ہونے دی لیکن جو فائن آٹا ہے وہ پنجاب سے آتا ہے اور سپر فائن جو ہے اس کا تھوڑا ریٹ اوپر گیا ہے، اس میں تیس روپے فرق ہے، جو پنجاب میں ہے، فرض کریں ادھر 1050 یا 1080 روپے ہے، باقی ہمارا ریٹ جو ریٹ اس وقت 860 روپے کا پنجاب میں ہے وہی 860 روپے ہمارا ریٹ ہے اور اسی پر ہم اس کو ان شاء اللہ Ensure کر رہے ہیں اور وافر آٹا دے رہے ہیں اور جب بھی ضرورت ہو گی صوبے کی تو اس کی ریلیز اور Increases کر دیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: نلوٹھا صاحب کہتے ہیں کہ ساڑھے تیرہ سو روپے کا بیس کلو آٹا ملتا ہے، نلوٹھا صاحب، Explain کریں، ساڑھے تیرہ سو، اور وہ کہتے ہیں کہ پنجاب سے صرف تیس پینتیس روپے زیادہ ہے ہمارا آٹا۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: جی سر، میں آج ایبٹ آباد سے آیا ہوں سپیکر صاحب، سپیکر صاحب، تیرہ سو روپے کا میں نے کہا ہے، تیرہ سو روپے کا بیس کلو کا تھیلا آج بھی ایبٹ آباد میں مل رہا ہے جو منسٹر صاحب کا ضلع ہے بیشک، شاید یہ نہ گئے ہوں، بیس کلو کا تھیلا اگر تیرہ سو روپے کا اس وقت نہیں بک رہا ہے تو میں منسٹر صاحب کو جو جرمانہ یہ کہیں گے میں دینے کیلئے تیار ہوں، مجھے دکھ اور افسوس ہے، منسٹر صاحب نے جس طرح کہا کہ ہم کم ریٹ پر شاپس کھول رہے ہیں، بہت اچھی بات ہے لیکن یہ ضرور خیال رکھا جائے سپیکر صاحب، لوگوں کی تذلیل نہ کی جائے، ٹرک کے پیچھے لوگ کھڑے ہوتے ہیں لائنوں میں کھڑے ہوتے ہیں، ان کا کیا حشر ہوتا ہے، اگر آپ شاپس کھولتے ہیں یا جس طرح بھی کرتے ہیں تو فراوانی ہو آٹے کی کہ لوگوں کو عزت کے ساتھ آٹا مل سکے۔

<u>Mr.Speaker:</u>.Ji, Minister for Food, Lodhi Sahib.

وزیر خوراک: سر، یہ جو فرما رہے ہیں، میں نے بھی کہہ دیا ہے کہ آٹا جو فائن ہے یا سپر فائن ہے، وہ مہنگا ہے Red آٹا جو ابھی ہم نے Saturday سے شروع کیا ہے اور Regularly پیر سے شروع ہو گیا ہے اور آج بھی Grinding ہو رہی ہے ------

جناب سپیکر: نہیں، آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ پنجاب سے پینتیس روپے فرق ہے ہمارا۔

وزیر خوراک: تیس یا پینتیس روپے کا فرق ہمارا ----

جناب سپیکر: یہ جو فائن آٹا ہے، اس کی بات کر رہے ہیں۔

وزیر خوراک: یہ جو فائن آٹا ہے۔

جناب سپیکر: ہاں۔

وزیر خوراک: اور دوسرا جو Red آٹا ہے وہ پنجاب کا بھی 860 روپے ریٹ ہے اور ہمارا بھی 860 روپے ریٹ ہے۔

Mr. Speaker: Okay.

وزیر خوراک: میں نلوٹھا صاحب سے ریکویسٹ کرتا ہوں جو سیل پوائنٹ ہے ڈی سی کو بتائی ہے۔

Mr. Speaker: It's good news.

وزیر خوراک: نہیں تو ابھی بتا دیں، ہم ان کے سیل پوائنٹ پر بھجوا دیں گے، ٹرکوں کے پیچھے نہیں سیل پوائنٹ بنے ہوئے ہیں، مل سے وہاں جاتے ہیں اور وہاں سے ڈیلر اس کو لے جاتے ہیں اور وہاں سیل پوائنٹ پر رکھتے ہیں وہاں باعزت طریقے پر جیسے دکاندار سے خریدا جاتا ہے وہاں سے آپ بھی آسانی سے لے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب تندور کے روٹی کا کیا ریٹ ہے آج کل؟

وزیر خوراک: دس روپے ہے جی دس روپے۔

جناب سپیکر: اور Weight کتنا اس کا؟

وزیر خوراک: جی؟

جناب سپیکر: کتنا گرام؟

وزیر خوراک: 120 گرام جی۔

جناب سپیکر: 120 گرام دس روپے، یہ جو اخباروں میں آتا ہے پندرہ روپے اور بیس روپے۔

وزیر خوراک: پندرہ روپے کا نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: ہمیں ان باتوں سے جو نیوز پیپر، دیکھیں نگہت بی بی، منسٹر صاحب جو بات فلور آف دی ہاؤس کہہ رہے ہیں، وہ غلط بات نہیں ہو سکتی یا ادھر پہلے چونکہ They are responsible people but جو آپ لوگ کہتے ہیں، میں آپ سے بھی نہیں کہہ سکتا کہ آپ غلط کہتے ہو، میری بھی یہ انفارمیشن ہے جو آپ کی ہے، میں لودھی صاحب، یہ چاہونگا کہ اس سال آپ کیبنیٹ میں بیٹھ کے جو بھی طریقہ ہے، آئندہ سال کیلئے پلاننگ کر لیں، آئندہ سال میں یہ ہمیں نہ کہنا پڑے کہ پنجاب نہیں دے رہا ہے اور فلاں نہیں دے رہا، باہر سے منگوائیں اور اپنے صوبے میں اس کو Ensure کریں، نمبر ایک نمبر دو، چیف سیکرٹری صاحب کو میں ہدایت دیتا ہوں کہ تمام ڈپٹی کمشنروں کو ہدایت جاری کریں کہ جو ریٹ آپ نے بتائے ہیں اس سے اوپر اگر کوئی آٹا بیچتا ہے یا اس سے اوپر کوئی تنور والا روٹی بیچتا ہے تو اس ڈپٹی کمشنر و معطل کیا جائے، وہ اپنی ٹیم کو بازاروں میں بھیجیں، وہ اس کو کراس چیک کریں جس شاپ میں آٹا اس ریٹ سے اوپر بکتا ہے اس شاپ کو سیل کریں، جیلوں میں بند کریں ایسے لوگوں کو کیونکہ اس سے حکومت کی بڑی سخت بدنامی ہوتی ہے اور ایسی Black sheeps ہیں، سوسائٹی میں، تندوروں پر بھی جو روٹی دس روپے کی بیچتے ہیں تو اس میں گرام کم کر دیتے ہیں یا آٹا جو ہے تیرہ سو تا بارہ سو پر کوئی بھی بیچتا ہے، اگر کسی جگہ پر تو یہ چیف سیکرٹری کی Responsibility ہے کہ وہ ڈپٹی کمشنرز کو یہ ہدایت جاری کریں اور اس کی کاپی ہمیں بھی بھیجیں یہاں پر، جس ڈی سی کے علاقے میں ڈسٹرکٹ میں آٹے کا ریٹ جو پراونشل گورنمنٹ نے مقرر کر دیا ہے، اس سے زیادہ اگر فروخت کرے گا کوئی دکاندار یا روٹی کے وزن میں یا قیمت میں کمی کرے گا کوئی دکاندار تو وہ ڈپٹی کمشنر اپنی سیٹ پر پھر نہیں رہے گا، یہ ہمیں چیف سیکرٹری Ensure کرائیں۔ کوئسچن نمبر 6248، جناب احمد کنڈی صاحب۔

* 6248 _ <u>Mr. Ahmad Kundi:</u> Will the Minister for Higher Educaton state that how many government degree colleges (Boys & Girls) are in PK-96, please provide the complete detail.

جناب خلیق الرحمان (مشیر اعلیٰ تعلیم): اس ضمن میں عرض ہے کہ PK-96 میں صرف ایک مردانہ کالج بنام گورنمنٹ ڈگری کالج نمبر 3 ڈیرہ اسماعیل خان واقع ہے جس کا باقاعدہ آغاز جون 2009 سے ہوا ہے۔ اس وقت کالج ہذا میں کل 926 طلباء داخل ہیں۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، میرا سوال یہی تھا کہ PK-96 میں کتنے ڈگری کالجز ہیں تو اس کا جواب مجھے ملا ہے، میری اس میں ریکویسٹ صرف یہی ہو گی ایڈوائزر صاحب نے بڑی مہربانی بھی کی ہے، مجھے خود انہوں نے کہا تھا جو میرا ایک کالج منظور ہوا تھا پچھلی گورنمنٹ میں اسی حلقے میں لیکن بد قسمتی سے دو سالوں سے اس میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی، میری ریکویسٹ ہو گی کہ جو منظور ہو چکے ہیں اس کے لئے لینڈ بھی لی گئی تھی، اگر اس پر تھوڑی سی پیش رفت ہو جائے تو میں ان کا مشکور ہوں گا۔

Mr. Speaker: Khaliq-ur-rehman, respond please.

جناب خلیق الرحمان (مشیر اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر صاحب، ایسا ہے کہ اس میں کچھ کالجز پچھلے سال ڈراپ ہو گئے تھے، کوئی لگ بھگ دس پندرہ کالجز تھے لیکن ان کا جو یہ کیس ہے، یہ بڑا Important ہے، ان کو ہم دوبارہ فیزیبلٹی میں ڈال لیتے ہیں اور ان شاء اللہ اگلے سال کے لئے اس کو باقاعدہ اے ڈی پی میں ریفلیکٹ کروادینگے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 6290، جناب سراج الدین صاحب، نہیں ہیں Lapsed کوئسچن نمبر 6297، وہ بھی سراج الدین صاحب ہیں، Lapsed۔ کوئسچن نمبر 6322، وقار احمد خان صاحب۔

* 6322 _ جناب وقار احمد خان: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائینگے کہ:

(الف) صوبہ خیبر پختونخوا میں اس وقت رجسٹرڈ یونیورسٹیاں کتنی ہیں، ناموں کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) صوبائی حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان یونیورسٹیوں کو سالانہ کی بنیاد پر کتنے کتنے فنڈز دیئے ہیں ہر ایک کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان: (مشیر اعلیٰ تعلیم): خیبر پختونخوا میں اس وقت یونیورسٹیوں کی کل تعداد 30 ہے، بشمول فاٹا یونیورسٹی اور Pak Austria Fachhochschule institute of applied sciences and technology۔ ناموں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

خیبر پختونخوا میں رجسٹرڈ یونیورسٹیاں

S.No	Name of Universty
01	University of Engineering and Technology Mardan

02	Kohat University of Science and Technology, Kohat
03	Peshawar University
04	Islamia College University Peshawar
05	University of Engineering and Technology, Peshawar
06	Agriculture University Peshawar
07	Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar
08	Bacha Khan University ,Charsada
09	Abdul Wali Khan University, Mardan
10	Women University, Mardan
11	University of Swabi
12	Women University, Swabi
13	Ghulam Ishaq Khan Institute, Swabi
14	University of Malakand
15	University of Lower Dir
16	Universty of Sheringal Dir Uper
17	University of Swat
18	Chitral University
19	Hazara University Mansehra
20	Abbottabad University of Science and Technology
21	University of Haripur
22	Khushal Khan Khattak University Karak
23	University of Science and Technology,Bannu
24	Lakki Marwat University
25	Gomal University D.I.Khan
26	Pak-Asttria Fachhochschule Insitute of Applied Scince and Technalogy, Mang Haripur
27	University of Engineering and Technology,Dir Upper
28	University of Engineering and Technology,Abbottabad
39	Buner University
30	FATA University

(ب) صوبائی حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان یونیورسٹیوں کو سالانہ کی بنیاد پر جو فنڈز دیئے ہیں، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے۔ مزید ایچ ای سی جو فنڈز دیتی ہے ان کی کوئی تفصیل ہائیر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں ہوتی۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، باقی ڈیٹیلز تو مجھے ملی ہیں سر، لیکن میں یہ سترہ نمبر پر سوات یونیورسٹی کی بات کرونگا سر۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ بات کر لیں پہلے۔

جناب وقار احمد خان: یہ یونیورسٹی 10-2009 میں اسٹیبلش ہوئی سر، اور ابھی تک اس کی بلڈنگ مکمل نہیں ہوئی سر، 2018ء میں سی ایم صاحب نے انسپکشن ٹیم کے ذریعے انکوائری بھی کنڈکٹ کرائی، تھی اس کی رپورٹ بھی آئی تھی، وہ منظر عام پر ابھی تک نہیں آئی، تو میری یہ ریکویسٹ ہے منسٹر صاحب سے فنڈز میں بھی کافی بے قاعدگیاں ہیں، اور بھی بہت بے قاعدگیاں ہیں، اب بھی بلڈنگ پرائیویٹ بلڈنگ میں ہے اور لاکھوں کروڑوں روپے سالانہ اس مد میں خرچ ہو جاتے ہیں، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کوئسچن کو اگر آپ کمیٹی ریفر کر دیں تو انکوائری بھی اس میں آ جائیں گی ساری باتیں اس میں ہو جائیں گی، بڑی مہربانی ہو گی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: Janab Khaliq ur rehman Sahib, respond please پہلے خوشدل خان صاحب نے مانگا ہے، پھر اس کے بعد آپ لے لیں۔ خوشدل خان صاحب، سپلیمنٹری۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: تھینک یو سر، سر، یہ کوئسچن کا جو جواب ہے جز(ب) کا، مزید ایچ ای سی جو فنڈ دیتی ہے اس کی کوئی تفصیل ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے پاس نہیں ہوتی، اگر ان کے پاس نہیں ہوتی تو یہ ان سے مانگ سکتے ہیں، یہ ان کے Subordination میں آتے ہیں ان کے سیکرٹری ہوتے ہیں، ان سے یہ مانگ سکتے ہیں کہ آپ ایچ ای سی کو Per Annum کتنے پیسے دیتے ہیں اور کہاں پر خرچ کر سکتے ہیں؟ تو یہ بہت ضروری ہے، اس سے جان چھڑانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ایچ ای سی یا ہمارے سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں کہ یہ ہمیں نہیں دیتے یا ہم نہیں لیتے۔ دوسری سر، یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری ٹوٹل یونیورسٹیاں 31 ہیں، اب سر، آج آپ نے اخبار میں پڑھا ہو گا جو بڑی سرخی ہے، اب ہماری 9 یونیورسٹیوں میں جناب عالی، مستقل وائس چانسلر نہیں ہیں اور کافی عرصے سے مستقل وائس چانسلر نہیں ہیں، 29 یونیورسٹیز میں رجسٹرار مستقل نہیں ہے اور 29 یونیورسٹیز میں کنٹرولر آف امتحانات نہیں ہیں، اسی طرح دوسرے بھی آفیسرز نہیں ہیں اور ہائیر ایجوکیشن کے ڈائریکٹر کی پوسٹ چھ مہینے سے خالی ہے اور مالی بحران سے گزر رہی ہیں تو سر، ہم ایجوکیشن کی طرف کیوں توجہ نہیں دے رہے ہیں؟ ایلیمنٹری کی طرف ہم نہیں دیتے، سیکنڈری کی طرف ہم نہیں دیتے، ہائیر ایجوکیشن کا حال یہ ہے کہ 9 یونیورسٹیوں

میں ابھی تک وائس چانسلرز کی ابھی تک اپوائنٹمنٹ نہیں ہوئی تو اس کی ایڈمنسٹریشن کس طرح چلے گی؟ پھر یہ بحران پیدا نہیں ہوگا۔ ہمارے سٹوڈنٹس کا مستقبل کیا ہوگا کہ اپوائنٹمنٹ نہیں کر سکتے اور اس طرح سر، 29 یونیورسٹیز میں رجسٹرار نہیں ہیں، جب رجسٹرار نہیں ہیں تو ان کی جگہ پر جونیئر آفیسرز کام کر رہے ہیں تو کیا سر، وہ اتنے بڑے ادارے کو Administer کر سکتا ہے؟ اکثر کنٹرولر آف امتحانات نہیں ہیں جو کہ بہت Important Seat ہے، Important post ہوتی ہے یونیورسٹیوں میں، وہاں پر امتحانات ہوتے ہیں، وہاں پر کنٹرولر نہیں ہے تو کون چلائے گا، اسسٹنٹ چلائیگا تو کیا اس طرح ڈسپلن رکھ سکے گا جو کنٹرولر رکھتا ہے؟ اس طرح سر، ہائرایجوکیشن کتنی افسوس کی بات ہے کہ نو، چھ مہینے ہوئے ہیں اور یہ ابھی تک ایک ڈائریکٹر کو مطلب ہے ان کا پوسٹ نہیں کر سکتے ہیں اور ابھی ایک ڈپٹی ڈائریکٹر اس کی جگہ پر کام کرتے، تو سر اس کو کیا ہم گڈ گورننس کہہ سکتے ہیں میں تو جہاں تک میرا اس میں، میں نہیں کہہ سکتا لہٰذا سر آج اس پر رولنگ دے دیں کہ جتنے یونیورسٹیوں میں وائس چانسلر نہیں ہیں جو Important post ہوتی ہے تو وہاں پر جلدی جلد مطلب ہے لگائے اور اس طرح جتنے بھی خالی پوسٹیں ہیں سر آپ خود بھی ان کے ایڈوائزر رہ چکے ہیں، آپ کے وقت میں بھی مطلب ہے جو تھا تو آپ مطلب ہے ان کو رولنگ دے دیں کیونکہ ہمارے سٹوڈنٹس کے Already مطلب ہے تعلیم کے حالات بہت خراب ہیں، اور اس طرح بھی ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی آپ سے کہ آپ اس پر رولنگ دے دیں یا ان کو ڈائریکشن دے دیں تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب میاں نثار گل صاحب، سپلیمنٹری پلیز۔

<u>میاں نثار گل:</u> شکریہ جی۔ جناب سپیکر یہ لسٹ اگر آپ دیکھ لیں، اس میں 23 نمبر پہ خوشحال خان خٹک یونیورسٹی کرک اور ہم ایڈوائزر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ کرک آئے تھے، وزٹ بھی کیا تھا، انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ اس یونیورسٹی کے جو بھی مسائل ہیں، میں پشاور میں ایک میٹنگ رکھوں گا اور اس کے سارے مسائل زیر غور رکھوں گا اور اس کو حل کروں گا۔ تین مہینے ہوگئے ہیں، ہم تو انتظار میں ہیں، وہ کرک آئے بھی تھے میری یہ تجویز ہوگی کہ خوشحال خان خٹک یونیورسٹی جو لسٹ میں دی گئی ہے، یہ بحران کا شکار ہے، اس کی رائلٹی بند پڑی ہے، تنخواہیں بھی نہیں ہیں، بلڈنگوں کا بھی مسئلہ ہے، جتنا جلد سے جلد ہو آپ کرک کے سٹیک ہولڈرز اپنی پارٹی کے جتنے بھی لوگ ہیں، ہمیں بھی بلائیں کہ یہ یونیورسٹی میں، امیر حیدر خان ہوتی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، وہ کرک آئے تھے اس یونیورسٹی کا انہوں نے اعلان کیا تھا

2011-12 میں لیکن آج تک 2020 ہو گیا اس ضلع کی یونیورسٹی جس کو پانچ پرسنٹ رائلٹی بھی مل رہی ہے، ہائر ایجوکیشن سے بھی مل رہی ہے، صوبہ بھی دے رہا ہے اپنی بلڈنگ ابھی تک اس کی نہیں ہے ، برائے مہربانی منسٹر صاحب، آپ کا شکریہ ،بجٹ میں بھی ہم نے کہا تھا کہ آپ شریف آدمی ہیں لیکن تھوڑا بہت ڈنڈا اٹھائیں اور یونیورسٹی کو چالو کریں۔

<u>Mr: Speaker</u>: Janab Khaliq ur rehman Sahib, respod please

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جناب سپیکر، ایک منٹ، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: سردار صاحب، دو سپلیمنٹریز آگئی ہیں اس کے اوپر، مطلب ٹائم نہیں ہے، چلیں سردار صاحب، سردار یوسف صاحب۔

<u>سردار محمد یوسف زمان</u>: جناب سپیکر، جو یہ پچھلے تقریباً پانچ چھ سال میں یونیورسٹیز کو جو گرانٹ وغیرہ ملی ہے تو اس میں میں دیکھ رہا تھا ہزارہ یونیورسٹی کو جب، جبکہ ہزارہ یونیورسٹی جب بنی تھی، اس سے پہلے یہ ایک بلڈنگ میں تھی اس کے بعد Earth Quick کی وجہ سے وہ بھی Damage ہو گئی لیکن اس کو ابھی تک صوبائی حکومت کی طرف سے حکومت نے کوئی گرانٹ نہیں دی، حالانکہ اب تک وہاں پر ہاسٹل نہیں ہے، ہزارہ یونیورسٹی میں ہاسٹل نہیں ہے، لڑکے جو باہر پرائیویٹ ہاسٹلوں میں رہتے ہیں، بڑی مشکل سے یہ گزارہ کرتے ہیں۔ تو جتنی بھی یونیورسٹیوں کو کوئی بھی گرانٹ ملی ہے، جی ہزارہ یونیورسٹی کو نظر انداز کیا ہے جبکہ یہ Earth Quick سے بھی Affect ہوئی تھی اور وہاں پر اور کوئی یونیورسٹی اس وقت نہیں تھی، اب تو ہری پور یونیورسٹی بن گئی، ایبٹ آباد یونیورسٹی بن گئی لیکن اب تک یعنی ان کو کسی خاص پروگرام میں شامل نہیں کیا اور ہاسٹل تک بھی نہیں بنا جو، کچھ گرانٹ ملی فیڈرل کی طرف سے۔۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب خلیق الرحمان صاحب۔

<u>جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم)</u>: جناب سپیکر پہلے تو میں سردار صاحب کا جو کوئسچن ہے، اس میں یہ ہے کہ ہزارہ یونیورسٹی کو لگ بھگ کوئی ایک ارب روپیہ ایچ ای سی سے مختلف گرانٹ کی شکل میں آتا ہے اور ساتھ ساتھ جو ہے تقریباً کوئی 130 ملین روپے جو ہیں وہ پچھلے پانچ سالوں میں ہزارہ یونیورسٹی کو آچکے ہیں چونکہ آپ کو پتہ ہے اس وقت بحران ہے ہ، ہماری ساری یونیورسٹیز کی فنڈنگ کا ایشو بنا ہوا ہے، لیکن ہم کوشش کرینگے، اگر ہم کہیں سے ان کے لئے Arrange کر سکیں اور میرا یہ خیال ہے کہ ہزارہ یونیورسٹی ان چند یونیورسٹیوں میں سے ہے جو بہتر پرفارم کر رہی ہیں اور ان کی جو فنڈنگ کا ایشو ہے وہ As such اتنا زیادہ نہیں ہے لیکن پھر بھی جو انہوں نے کوئسچن raise کیا ہے اس کو ہم دیکھیں

گے۔ دوسرا نثار گل صاحب نے جو کرک یونیورسٹی کے حوالے سے بات کی ہے، ان کی بات بالکل ٹھیک ہے، میں نے وزٹ بھی کیا تھا اور ان کو میں نے کہا تھا کہ ہم اس پر بیٹھ کے ان کی رائلٹی کا بھی ایشو آ رہا ہے، وہ بھی دیکھنا پڑے گا، کہ ان کے ساتھ چونکہ میری کمٹمنٹ تھی لیکن درمیان میں Covid آگیا تو ساری چیزیں ادھر ہی رہ گئیں، میں ان کو عید کے بعد ان شاء اللہ ٹائم دوں گا، میں ڈیپارٹمنٹ کو بٹھا کے جتنا ہم سے ہو سکا ہم آگے اپنا کیس بنا کے بھیج دینگے، ان شاء اللہ امید ہے کہ اس میں بھی بہتری آئے گی۔ یہ وائس چانسلرز کا جو ایشو ہے Regarding appointment، اس میں ہم نے اخبار میں اشتہار دیا ہوا ہے، کوئی تین چار پانچ مہینے سے اس کا پراسیس بھی ہو چکا ہے، اس کی سکروٹنی بھی ہو چکی ہے اور آگے کا جو انٹرویوز کا پراسیس ہے وہ ابھی ہونا ہے لیکن آپ کو بھی زیادہ پتہ ہوگا، آپ نے، آپ بھی پہلے ہائر ایجوکیشن کے منسٹر رہ چکے ہیں، ہمیں بہت زیادہ ایشوز آ رہے ہیں کیونکہ ہم نے یونیورسٹیز کو اٹانومی دی ہوئی تھی، اس اٹانومی کی وجہ سے اس کا Misuse کیا گیا ہے، ایک Smooth running جو تھی یونیورسٹیز کی، وہ اب آپ کے سامنے ہے، برے حالات ہیں، پشاور یونیورسٹی کا حال دیکھ لیں، اس طرح گومل یونیورسٹی کا دیکھ لیں، تو ہمیں مجبوراً تھوڑی سی ایکٹ میں چینجز کرنی پڑے گی، تو اب یہ ہمیں دیکھنا پڑے گا، کیونکہ یہ ہمیں ڈسکس بھی کرنا پڑے گا کہ آیا ہم جو ابھی وائس چانسلرز ہیں، ان کی اپوائنٹمنٹ As such اسی طرح جاری رکھیں، ہم نے پراسیس شروع کیا ہوا ہے یا پھر ہم ایکٹ کا انتظار کریں چینجز کے لئے ایکٹ میں یہ ہے کہ جب ہم چینجز لے کر آئینگے تو وہ میں تمام اپنے معزز ممبران کے سامنے اس ایکٹ کو سامنے رکھوں گا، ان کو باقاعدہ بریف کروں گا، اس بارے میں کہ جہاں جہاں ہمیں ایشوز آ رہے ہیں، تو یہ ایک تھوڑا سا مشکل ٹائم ہے یونیورسٹیز کے لئے لیکن یہ ہے کہ ان شاء اللہ اس میں آگے کے لئے بہتری آئے گی۔ یہ جو کوئسچن تھا، اوریجنل کوئسچن اس میں سوات یونیورسٹی کا انہوں نے ذکر کیا ہے تو سوات یونیورسٹی کے لئے کوئی لگ بھگ کوئی 640 ملین روپے جو ہیں In the last five years ہم نے صوبائی حکومت نے دیئے ہیں ان کو اور اسی طرح کوئی لگ بھگ اس سے زیادہ ایک ارب تک جو ہیں وہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے آتے ہیں، تو اس میں یہ چاہ رہے ہیں کہ پیسوں کی انکوائری جو استعمال ہوئے ہیں، تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ اس سے پہلے اگر ہم خود بیٹھ جائیں ان کے ساتھ اور جہاں جہاں پہ ان کے Reservations ہیں وہ یہ سامنے لے آئیں، ہم کوشش کرینگے کہ ان کا مسئلہ Resolve کر لیں اور اگر

ان کی تسلی نہ ہوئی توان شاءاللہ پھر آپ دوبارہ ایک نیا کونسچن لے آئیں اور وہ پھر یہ وہ کر سکتے ہیں، آگے بھی۔

جناب سپیکر: جی وقار خان۔

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، مجھے تو اعتراض نہیں ہے سر، لیکن میں نے پچھلے سال کال اٹینشن بھی اس پہ جمع کیا تھا اور ایسے ہی بات ہوئی تھی، ایک سال گزر گیا، ہے نہ کسی نے مجھے بلایا ہے نہ کسی نے ہمیں بٹھایا، تو میری یہ Humble request ہے منسٹر صاحب سے کہ آپ ہی چیئر کریں اور یہ انکوائری بھی بلائیں وہاں پہ جو حال ہے ہماری یونیورسٹی کا، ہونا تو یہ چاہیے کہ وہ یونیورسٹی Buildup ہو جائے سر، دس سال ہو گئے ہیں اس کو۔

جناب سپیکر: نہیں، اصل میں ان کا ٹائم ہی تھوڑا گزرا ہے اور پہلے منسٹر تھا نہیں اس ڈیپارٹمنٹ کا اور اب یہ دن رات کام کر رہے ہیں، یہ خلیق صاحب نے بہت اچھے کام کا آغاز کر دیا ہے، مجھے امید ہے کہ یہ جو بات انہوں نے کی ہے اس کو ان شاءاللہ جلد پورا کر دیں گے۔ جی خوشدل خان صاحب۔

Mr. Khushdil Khan Adovcate: What about the appointment of posting of Director Education اس نے کوئی اس بارے میں جواب نہیں دیا کہ وہ کب کرینگے؟ چھ مہینے میں، اور دوسری بات۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی خلیق صاحب ڈائریکٹر کی اپوائنٹمنٹ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ چھ مہینے سے نہیں ہے ہائر ایجوکیشن ڈائریکٹر۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، Excuse me Sir, Sir excuse me, Sir اس میں انہوں نے وائس چانسلر کے بارے میں بات کر لی لیکن What about the Registrar, the appointment of Registrar, appointment of the Controller of Examination and other.

جناب سپیکر: اصل میں ان کی بات شاید آپ نہیں سمجھیں، انہوں نے کہا ہے کہ اس ایکٹ میں کچھ امنڈمنٹس ہم نے لانی ہیں اور وہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ اس میں انتہائی ناگزیر ہیں امنڈمنٹس، انہوں نے اٹانومی کو Abuse کیا ہے حالانکہ خیال اس وقت یہ تھا کہ جس طرح ویسٹ میں یونیورسٹیز کو کھلی اٹانومی دی جاتی ہے اور وہ کام کرتی ہیں، ہمارے ہاں اس طرح نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے جو بھی وائس چانسلر لگا وہ مغل شہنشاہ بن گیا اور مرضی سے وہ کام کرنا شروع کیا جس سے بڑی تباہی ہو رہی ہے، میں آپ

کو یہ ڈائریکشن دوں گا خلیق صاحب، کہ جلد از جلد یہ امنڈمنٹس لائیں نیو سلیکشن سے پہلے لائیں، جو وی سیز کی آپ نے نیو سلیکشن کرنی ہے تاکہ اس امنڈمنٹ کے بعد جو سلیکشن ہو، کم از کم صوبے کی بھی رائے اس میں ہونی چاہیئے کہ ایک بندے کو اگر اپوائنٹ کیا جاتا ہے، صوبے والے زیادہ جانتے ہیں، اگر ان کے صوبے سے کسی کو اٹھا کے لگایا گیا ہے تو وہ پہلے بھی یونیورسٹیوں میں رہ چکا ہو اور اس کی کیا پرفارمنس ہے صرف اس کی ڈاکیومنٹس پہ اور Experience پہ فیصلہ ہو جاتا ہے، یہ اصولاً ٹھیک نہیں ہے تو اس لئے آپ اس کو جلد از جلد لائیں ہاؤس میں تاکہ یہ جو Deficiency ہے آپ کی وائس چانسلرز کی جلد از جلد پوری ہو سکے۔ محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ کو سچن نمبر 6333۔

* 6333 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر توانائی برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے 350 بجلی گھر / ڈیمز بنانے کا اعلان کیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اب تک ان سے کتنا استفادہ حاصل کیا ہے، اب تک ان کی پیداواری صلاحیت اور ترسیل کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں۔

(ب) تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

31 جنوری 2019 تک 356 مائیکرو ہائیڈل بجلی گھروں کی تفصیل۔

نمبر شمار	ضلع	ٹوٹل ہائیڈل بجلی گھروں کی تعداد	ڈراپ سکیمز	زیر تعمیر ہائیڈل بجلی گھر	مکمل ہائیڈل بجلی گھر	مکمل شدہ بجلی گھروں کی مجموعی پیداواری صلاحیت
1	ایبٹ آباد	15	0	0	15	670 کلوواٹ
2	بٹگرام	58	0	5	53	2775 کلوواٹ
3	چترال	55	0	5	50	4525 کلوواٹ
4	سوات	45	0	5	40	2245 کلوواٹ
5	کوہستان	35	0	7	28	1500 کلوواٹ

6	شانگلہ	25	0	4	21	1070کلوواٹ
7	اپر دیر	49	0	12	37	1640کلوواٹ
8	لوئر دیر	6	2	0	4	115کلوواٹ
9	بونیر	22	4	5	13	465کلوواٹ
10	مانسہرہ	26	7	18	1	15کلوواٹ
11	تورغر	20	11	5	4	105کلوواٹ
	ٹوٹل	356	24	66	266	15125کلوواٹ

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب۔ میں نے یہ کوسچن کیا تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے 350 بجلی گھر/ڈیمز بنانے کا اعلان کیا تھا، اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت نے اب تک ان سے کتنا استفادہ حاصل کیا ہے اور۔۔۔

جناب سپیکر: ڈیمز نہیں ہیں منی مائیکرو ہائیڈل پاور پراجیکٹس ہیں، یہ، اسے ڈیم نہیں کہتے، ڈیم تو کوئی اور چیز ہے، چلوان کو بات کرنے دیں، ثوبیہ بی بی، بات کریں آپ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، یہ جو وزیر اعظم صاحب ہیں، اس نے خود اس کو ڈیم کا نام دیا تھا اس لئے اس کو سچن میں بھی اور ہم بھی اس کو ڈیم ہی کہتے ہیں، جو بجلی گھر ہے۔

جناب سپیکر: چلیں ڈیم کہہ دیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اگر آپ کا وزیر اعظم غلط ہے، آپ Accept کرتے ہیں تو ٹھیک ہے میں اس کو پھر۔

جناب سپیکر: Tongue slip کسی کی بھی ہو سکتی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ کہے کہ وزیر اعظم نے غلط بیانی ٹی وی کے اوپر اور میڈیا کے اوپر کی تھی، جناب ،جناب سپیکر سر۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب نہیں، بادشاہ صالح خان صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر، اس کا جواب جو آیا ہوا ہے، یہ 2016 میں اس کا یہی جواب آیا تھا جس میں سے 66 جو بجلی گھر ہیں، وہ پن بجلی گھر جو ہیں وہ زیر تعمیر ہیں اور آج 2020 میں بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بجلی گھر بھی نہیں ہے یہ مائیکرو۔۔۔ (قہقہہ)۔۔ پاور پراجیکٹ ہے، ایک میگاواٹ، ڈیڑھ میگاواٹ کا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: لیکن جناب سپیکر صاحب، یہ جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: چلو شوکت صاحب سے جواب لیتے ہیں، بادشاہ صالح صاحب، سپلیمنٹری آپ کی آگئی، آپ کی بات۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، اس کا جواب جو آیا ہے، 66، یہ ابھی تک اس پہ کام ہو رہا ہے تو ابھی تک یہ کام کیوں اس پہ بند ہے؟ اور یہ کیوں کمپلیٹ کیوں نہیں ہو رہا؟

جناب سپیکر: وہ شوکت صاحب سے جواب لیں گے، ان کے پاس جواب ہے، جی سپلیمنٹری، بادشاہ صالح صاحب، پھر اس کے بعد آپ کر لیں۔

ملک بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب اس میں اپر دیر میں 49 ٹوٹل ہیں اور زیر تعمیر 12، مکمل پن بجلی گھر 37، تو جہاں تک میرے حلقے کا تعلق ہے، تو اس میں ابھی تک ایک مکمل نہیں ہے، میں ہمیشہ یہ انرجی اینڈ پاور کے دفتر میں جاتا ہوں اور میں حکومت سے درخواست کرتا ہوں کہ سیاست سے بالاتر ہو کر اس پہ انکوائری کروائے۔ اس میں ابھی تک چار ارب روپیہ نکالے جا چکے ہیں، ایک سکیم مکمل نہیں ہے، اور اس پہ خدا کے لئے سیاست سے بالاتر ہو کے اس کی انکوائری کروائیں۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی، سپلیمنٹری۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر، یہ بہت Important ایک کوسچن تھا ثوبیہ بی بی کا، جس میں کہ آپ نے کہا کہ یہ منی بجلی گھر ہیں، تو جناب سپیکر، بجلی گھر تو وہی چھوٹے جو منی پراجیکٹس ہوتے ہیں تو اس میں صرف آٹھ دس گھروں کو بجلی پہنچتی ہے، ہم تو شروع سے یہ کہتے آ رہے ہیں، ہمارے جو پرائم منسٹر ہیں نیازی صاحب، وہ تو ڈیمز کی بات کر رہے تھے کہ ڈیمز جو ہیں تو وہ ہم لوگوں نے 300 ڈیمز بنائیں، ہم نے بی آر ٹی بنائی اور ٹوٹل خرچہ دس ایم بی، تو بات یہ ہے کہ اگر ابھی تک وہ کہہ رہے ہیں کہ چار ارب روپے نکالے جا چکے ہیں اور یہ جو منی بجلی گھر ہیں یہ بھی تعمیر نہیں ہو سکیں، تو جناب سپیکر صاحب، اس میں تو وزیر صاحب کو تو صحیح مکمل جواب دینا چاہیے۔

Mr.Speaker: Ji Shaukat Yousfzai Sahib, respond please

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، اس میں میرا ایک سپلیمنٹری ہے۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: دو سپلیمنٹری ہو گئے ہیں۔ نلوٹھا صاحب، جی شوکت صاحب، جی اورنگزیب نلوٹھا صاحب، اورنگزیب نلوٹھا صاحب، یہ مائیک چیک کریں ان کا، سیکرٹری صاحب، میں ہدایات دیتا ہوں کہ سارے

سسٹم کو Replace کریں فی الفور، یہ بہت پرانا ہو چکا ہے، یہ بالکل فنکشنل نہیں ہے اور ممبرز کو بھی اعتراض ہے اس کے اوپر، مجھے سب سے زیادہ اعتراض ہے تو ابھی کسی اچھی سی فرم کے ساتھ بات کریں اور یہ اچھا کوئی سسٹم لگائیں تاکہ یہ ممبر خود Easily اس کو Operate کر سکیں، آپ کا بندہ جا کے On کرتا رہے، چونکہ اس کی لائف بھی میرے خیال میں پوری ہو چکی ہے۔ جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: سر، میں پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ جتنے کوئسچنز اپوزیشن کی طرف سے آتے ہیں، آپ ان کو صحیح طریقے سے دیکھتے ہیں، خود آپ اس کے لئے منسٹر صاحب کو ہدایت کرتے ہیں سر، میرے ضلع کے اندر پندرہ پن بجلی گھروں کا ذکر کیا گیا ہے کہ یہ مکمل ہیں، اور یہ 670 کلوواٹ بجلی دے رہے ہیں۔ تو میں منسٹر صاحب سے یہ کہوں گا، ذرا یہ انکوائری کر لیں، میرے خیال کے مطابق یہ جو جواب دیا گیا ہے، بالکل درست نہیں ہے اور یہ بالکل غلط بیانی کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کتنے مکمل ہوئے ہیں؟

سردار اورنگزیب: سر، میں ایسا نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی ہو، میرے اپنے حلقے کی میں آپ کو بات بتاتا ہوں کہ میرے حلقے میں۔۔۔

جناب سپیکر: اور 675 میگاواٹ۔

سردار اورنگزیب: جی اس میں لکھا ہوا ہے، انہوں نے جو جواب دیا ہے، جی ایبٹ آباد میں ٹوٹل پندرہ بجلی گھروں کی تعداد ہے، زیر تعمیر Zero ہے، مکمل پن بجلی گھر پندرہ کے پندرہ مکمل ہو چکے ہیں اور 670 کلوواٹ وہ بجلی دے رہے ہیں، جبکہ میں نہیں سمجھتا کوئی ایک کلواٹ بجلی بھی وہاں سے پیدا ہوتی ہو اور مکمل ہو۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ منی مائیکرو پراجیکٹس ہیں جو تقریباً ساڑھے تین سو، تین سو۔۔۔

جناب سپیکر: ہاؤس کو "ان آرڈر کریں" نگہت بی بی، اپنی سیٹ پہ اور منسٹر صاحب اپنی سیٹ پہ Because disturbance ہو رہی ہے۔ لابی میں جا کے بات کر لیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر، یہ تقریباً 356 منی مائیکرو بجلی گھر تھے اور اس میں تقریباً جو اعداد و شمار ہمیں دیئے گئے ہیں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، 266 اس میں مکمل ہیں اور 66 زیر تعمیر ہے اور 24 اس

میں سے ڈراپ ہوئے ہیں اور یہ کل 15 ہزار 125 کلوواٹ بجلی فراہم کر رہے ہیں اور یہ جو نلوٹھا صاحب نے کہا اور کسی اور نے بھی کہا، باچا صالح صاحب نے کہا یہ کسی حلقے کی بات نہیں ہے، یہ پورے ضلع کی بات ہے اور بالکل میں اس کے لئے تیار ہوں جناب سپیکر، اگر نلوٹھا صاحب نے کہا ہے کہ پندرہ کے نہیں بنے ہیں، میں بالکل یہاں انکوائری کا آرڈر دیتا ہوں میں بالکل اس پہ کسی قسم کی چھپانے کی اس لئے بات نہیں کہ اس کو Appreciate کیا گیا ہے، اس میں ابھی ابھی مزید ہمیں وہ ورلڈ بینک والے دے رہے ہیں اس میں، تو میرے خیال سے ہماری پرانی پرفارمنس کو دیکھ کر دے رہے ہیں، انہوں نے Appreciate کیا ہے لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ انکے حلقے میں بنے ہیں لیکن ایبٹ آباد کے اندر یہ بنے ہیں اور یہ تقریباً 670 کلوواٹ یہ بجلی دے رہے ہیں۔ لیکن اگر ان کو شک ہے، یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں بنے تو جناب سپیکر میں اس ایوان میں بالکل ہر طرح کی ان کو انکوائری کے لئے تیار ہوں، کوئی اس میں چھپانے کی بات نہیں ہے، تقریباً یہی 356 تھے یا 266 تھے-----

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب، س پہ بالکل انکوائری کی ضرورت ہے، 670 کلوواٹ بہت بڑی بجلی ہوتی ہے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ تو کوئی ڈیم بھی Produce نہیں کر سکتا ہے۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: سر، بالکل میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ بالکل------

<u>جناب سپیکر</u>: اور یہ جو ہمارے منی مائیکرو ہائیڈل پاور پراجیکٹس، ہیں یہ ایک میگاواٹ، ڈیڑھ میگاواٹ، Maximum ٹو میگاواٹ تک کسی جگہ، اب یہ 670 میگاواٹ-----

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: سر، میگاواٹ نہیں ہے سر، کلوواٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: کلوواٹ ہے، میگاواٹ ہے؟

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: یہ کلوواٹ ہے، یہ چھوٹے چھوٹے بجلی گھر ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب اورنگزیب صاحب نلوٹھا صاحب یہ میگاواٹ ہے، کلوواٹ ہو سکتے ہیں، کلوواٹ ہو سکتے ہیں اور ایبٹ آباد میں بہت سارے کمپلیٹ بھی ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت</u>: میں عرض کرتا ہوں، اس میں جی ایسا ہوتا ہے کہ جب ہمارے بہت سارے علاقے ایسے ہیں جہاں پہ واپڈا کی بجلی نہیں گئی ہے-------

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں۔

وزیر محنت وافراد قوت: لیکن وہاں پانی موجود ہے یہ ان علاقوں کے لئے ہیں جن پر جرنیٹر لگائے گئے ہیں اور باقاعدہ میرے اپنے شانگلہ میں بتایا گیا ہے، بہت ساروں کا میں افتتاح بھی کر چکا ہوں لیکن اگر ان کے ایبٹ آباد میں نہیں ہے، تو میں حاضر ہوں۔ میں بالکل اس ایوان میں ان کو یقین دلاتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: کوئی چیز، باچا صالح صاحب نے، اگر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے کوئی تفصیل دی ہے اور یہ اس کو Negate کرتے ہیں۔ میں اس کے لئے تیار ہوں سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اسکو آپ ذرا Inquire کر لیں، کوئسچن نمبر آگے چلنے دیں، کوئسچن نمبر 6314، یہ تو ہو گیا جی ثوبیہ بی بی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، انکوائری نہیں اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھجوایا جائے، اسکو کوئسچن کو تاکہ اسکی انکوائری بھی ہو۔

جناب سپیکر: سلیکٹ کمیٹی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، کوئسچن نمبر 6314، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ٹھیک ہے سر، اس کوئسچن کے لئے سپیشل کمیٹی بنائی جائے کیونکہ یہ بہت اہم کوئسچن ہے اور اس میں اربوں روپے نکل چکے ہیں اور اس میں جو 266 کا فگر بتایا ہوا ہے، میں نے ڈھیر ساری جگہوں میں 2017 میں بھی پتہ کروایا تھا، یہی کوئسچن جس کا جواب آیا تھا کہ 66 پن بجلی گھر جو ہیں، وہ زیر تعمیر ہیں اور آج چار سال بعد دوبارہ یہی کوئسچن آیا کہ یہ 66 زیر تعمیر ہیں۔ تو چار سال میں یہ 66 پن بجلی گھر تیار نہیں ہوئے، چونکہ اسی کے تحت اربوں روپے ہر ڈسٹرکٹ کے لئے نکالے گئے۔

جناب سپیکر: میڈم بیچ میں Financial constraints بھی رہے ہیں اور چیزیں تھوڑا Delay ہوئی ہیں کچھ Covid کی وجہ سے، کچھ اور چیزیں تھیں لیکن یہ فگرز انہوں نے دیئے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، Covid تو تین مہینے سے ہے، ہیں اس گورنمنٹ کے دو سال مکمل ہو چکے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ ان کو، شوکت یوسفزئی صاحب، ایڈوائزر صاحب کے ساتھ بٹھائیں تاکہ یہ ساری معلومات کر سکیں، ایڈوائزر صاحب بٹھائیں ان کو۔ جی شوکت صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: اچھا ہوتا ہے کہ یہ بی بی بتا دیتی کہ جی فلاں فلاں بجلی گھر غائب ہیں، تو مجھے آسانی ہوتی لیکن پھر بھی میرے ساتھ بیٹھ جائیں، میں ان کو لے جاؤنگا۔

جناب سپیکر: آپ میٹنگ کر لیں، پھر بات کر لیتے ہیں۔ ٹھیک ہے ثوبیہ بی بی، منسٹر صاحب نے آپ کو آفر کی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، ہزار کوئسچنوں کے اس فلور پہ میرے ساتھ وعدہ کیا گیا، منسٹروں نے بھی کیا جیسا کہ Last time فوڈ کے منسٹر نے کہا کہ میں بی بی کو بلاؤنگا اور ادھر بیٹھ جائیں گے اور وہ مسئلہ ابھی تک حل نہیں ہوا نہ مجھے بلایا گیا نہ وہ مسئلہ حل ہوا اور ابھی تک آٹے کا بحران ہے۔ اسی طرح۔۔(تالیاں)۔۔۔اسی طرح یہی بات ہو جاتی ہے، دوبارہ کوئی منسٹر کوئی بھی نہ ہم سے پوچھتا ہے نہ ہمیں کوئی جواب ملتا ہے اور نہ مسئلے کا کوئی حل نہیں نکل آتا ہے، بس یہیں بات ختم ہو جاتی ہے، تو منسٹر صاحب سے کہیں، یہیں سے کوئی آرڈر اس دفعہ کریں کہ اس بجلی گھر کے جس پہ آپ لوگوں نے اتنا ووٹ لیا ہے اور 80 اور 100 سیٹس آپ لوگ جیت کے آئے ہیں 350 ڈیمز کے ذریعے جو آپ لوگوں کا بیانیہ تھا سوشل میڈیا پہ اور ٹی وی پہ، تو آپ کو یہ ریکویسٹ کرتی ہوں کہ اس کی انکوائری بھی رکھیں اور سلیکٹ کمیٹی کو بھی یہ کوئسچن بھجوایا جائے تاکہ اس کی پوری طرح۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شوکت یوسفزئی صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: دیکھیں، سلیکٹ کمیٹی میں تو تب جاتا ہے جب کوئی کنفیوژن ہوتی تھی یہاں کنفیوژن کہاں ہے؟ میں جو بات کر رہا ہوں Completed 266 اور وہ کمپلیٹ ہو چکے ہیں، ان سے میں یہ بتا دیناکہ فلاں فلاں جگہ پہ نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، ثوبیہ بی بی، میری بات سنیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، یہ شانگلہ کا بتا رہا ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: یہ مجھے ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: ان کی بات سن لیں، آپ سارے تشریف رکھیں منسٹر صاحب بات کریں آپ۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر، یہ منی مائیکرو پراجیکٹس ہیں، بجلی گھر ہیں، یہ چھوٹے چھوٹے بجلی گھر ہیں اور میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ بی بی مطمئن نہیں ہیں۔ تو میرے ساتھ چلی جائیں، میں منسٹر صاحب کے ساتھ بٹھادوں، ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھادوں ان کو کہاں پہ اعتراض ہے؟ تاکہ وہ اعتراض ان کا ختم ہو جائے، میں تو آپ کے لئے تیار ہوں، آپ جب بھی کہیں، آپ کو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بٹھا سکتا ہوں۔ لیکن آپ کے پاس کوئی فیگرز تو ہوں۔

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی، ثوبیہ بی بی، میری بات سنیں ایک منٹ تشریف رکھیں، ثوبیہ بی بی آپ کو شوکت صاحب نے جو آفر کی، جائیں اس کو چیک کریں، اگر آپ سمجھتی ہیں کہ یہ جواب ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو غلط دیا ہے تو آپ اگلے اجلاس میں اپنی پریولیج موشن لے آئیں، ہم آپ کا پریولیج Accept کریں گے اس کے اوپر اگر غلط ہے تو باقی ڈیپارٹمنٹس کے لئے بھی ایک مثال بنے، ٹھیک ہے، باچا صالح صاحب، آپ بھی ساتھ جائیں، آپ بھی میاں نثار گل، آپ بھی ساتھ جائیں۔

ملک بادشاہ صالح: سر، یہ اس طرح ہے یہ جو دکھائے گئے ہیں، یہ دس کلوواٹ عام محلے میں بنائے جاتے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ مکمل ہیں، آپ ایک سو کلوواٹ، دو سو کلوواٹ، تین سو کلوواٹ، آپ ایک بھی نہیں بتا سکتے ہیں لیکن چار ارب روپے اس میں نکالے جا چکے ہیں، این جی اوز کو دیئے گئے ہیں سر، اس طرح نہیں ہے، اس پر انکوائری کرواور ایسے لوگوں کو بٹھاؤ جو خدا سے ڈرتے ہیں، اس طرح بھی نہیں کہ پھر سیاست کا شکار ہو جائیں، اس طرح نہیں، سارے اس پہ-----

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر محنت وافرادی قوت: بڑی Simple سی بات ہے، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ آجائیں ڈیپارٹمنٹ، ایک منٹ جی، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں، اگر یہ مطمئن نہیں ہوئے تو بالکل ہم کوسچن اسمبلی کے کمیٹی کو بھیج دیں گے، مجھے اس پہ کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں بھی بھیجیں پھر اس پہ آپ اپنا پریولیج بھی لائیں، دونوں چیزیں کریں، پہلے میٹنگ کریں، میٹنگ کر لیں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، شوکت صاحب Arrange کریں گے اگر جواب غلط ہے تو پریولج لیکر آئیں اور ساتھ اس کو پھر ہم نیکسٹ میں سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجیں گے، ٹھیک ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، اس کی انکوائری ہو جائے۔

جناب سپیکر: جب جائے گا، سٹینڈنگ کمیٹی میں تو انکوائری ہو جائے گی جی ہاں، آگے۔ چلیں ثوبیہ بی بی کوسچن نمبر 6314 لاسٹ کوسچن۔

جناب سپیکر: سلیکٹ کمیٹی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ کوسچن نمبر 6314 محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

* 6314 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ایم ڈی فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تقرری عمل میں لائی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامی کے لئے تمام قانونی تقاضے پورے کئے گئے ہیں؛

(د) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ آسامی کے لئے کتنے امیدواروں نے رجوع کیا ہے۔ اور کتنوں کے ٹیسٹ اور انٹرویو ہوئے ہیں، تمام افراد کی لسٹ بمعہ نام وپتہ اور شناختی کارڈ نمبر فراہم کئے جائیں، نیز اخباری اشتہار کی کاپی بھی منسلک کی جائے اور گزشتہ ایم ڈی کو کس بنیاد / اہلیت پر تعینات کیا گیا ہے اور مذکورہ آسامی کے لئے کیا طریقہ کار / قانون اپنایا گیا ہے؟

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): منیجنگ ڈائریکٹر فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تقرری تاحال عمل میں نہیں لائی گئی ہے۔

(ب) فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن بورڈ آف ڈائریکٹر کی میٹنگ میں ایم ڈی کی تقرری کے لئے کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ایم ڈی کی آسامی کو بذریعہ اشتہار اوپن میرٹ کی بنیاد پر تقرری عمل میں لائی جائے گی۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، صرف یہ بات ادھر برخاست ہو گئی اور دوبارہ نہ مجھے ڈیپارٹمنٹ نے بلایا یا اس طرح کچھ ہوا، تو تین مہینے کا ٹائم میں دیتی ہوں، پھر بھی تو پھر شوکت صاحب استعفیٰ دے دیں گے، یہ مجھے کنفرم کرائیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، جو بھی اس دو سال کے عرصے میں منسٹر نے ایشورنسز دی ہیں، At the floor of the House مجھے وہ ڈیٹیل Submit کریں، اور جس منسٹر نے ایشورنس پوری نہیں کی ہے پھر ہم جو بھی قانونی کارروائی کر سکتے ہیں ہم کرینگے، آپ مجھے یہ ڈیٹیل دیں، ان دو سالوں میں جو بھی اس فلور آف دی ہاؤس پر کسی بھی منسٹر نے کسی کو ایشورنس دی ہے۔ جی ثوبیہ بی بی 6314، ثوبیہ بی بی بولیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، یہ فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن یہ آپ کے دور کا ایک کوسچن ہے جس میں آپ لوگوں نے حال ہی میں ایم ڈی فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تقرری عمل لائی ہے۔

Mr.Speaker: Order in the House please.

محترمہ ثوبیہ شاہد: آیا یہ درست ہے، سر، اسکا جواب آیا ہے کہ نہیں ابھی تک یہ نہیں بتایا گیا؟

Mr. Speaker: Badshah Salih Sahib, Order in the House, please, ji,

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر، اس طرح ہے کہ ڈائریکٹر فرنٹیئر ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی تقرری تاحال عمل میں نہیں لائی گئی اور دوسرا جناب سپیکر صاحب، اس میں جو لسٹ بتائی ہوئی ہے، اس میں جو پرویز خٹک۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: باچا صالح صاحب، پلیز، عنایت صاحب پلیز، ہاؤس ان آرڈر پلیز جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی جناب سپیکر صاحب، اس میں جو لسٹ دی ہوئی ہے، مجھے بتایا گیا ہے اس فلور پر کہ چیف منسٹر خیبر پختونخوا پرویز خان خٹک تو یہ چینجز کب آئی ہیں، مجھے تو اس کا علم نہیں ہے اور بورڈ آف۔۔۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری بتائیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سر آپ کو بتایا گیا ہے کہ اس میں آپ کا بھی عہدہ چینج ہو گیا ہے، تو سر مجھے اس کا Answer نہیں آیا جو ان لوگوں کو آج کی تاریخ میں اس وقت کا یہ دیا ہوا ہے، کیونکہ مجھے تو آج کی، یہ کوئسچن میں نے پہلے کیا تھا۔

جناب سپیکر: یہ دو سال کے پہلے کا کوئسچن کیسے اب آگیا؟

محترمہ ثوبیہ شاہد: I do not know ,Sir یہ جو ہے یہ فلور کے اوپر آپ خود بھی دیکھ لیں۔

جناب سپیکر: یہ تو ہمارے ٹائم کا بن رہا ہے جب میں منسٹر تھا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: ہاں یہ اس وقت کا کوئسچن ہے اور Answer اسی وقت کا جو ہے جو آج مجھے فلور پہ ملا ہے اور اس کا کوئسچن کا Answer بھی ٹھیک نہیں ہے سر، اس ایوان کی اور ہمارے کوئسچنز۔۔۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب اس کو چیک کریں، یہ Answer ڈیپارٹمنٹ سے کب آیا ہے اور اگر ان دنوں میں آیا ہے تو پھر اس کو لانے کی کیا ضرورت تھی؟ آج ان دنوں میں جب دو سال پہلے ختم ہو گئی جب اسمبلی ختم ہو گئی تو وہ بزنس بھی ختم ہو گیا تو اس طرح کا مذاق میں برداشت نہیں کرونگا، ہمارے پارٹ پہ بھی اسمبلی کے پارٹ پر بھی اس میں غلطی نظر آرہی ہے اور ڈیپارٹمنٹ کے پارٹ پہ بھی نظر آرہی ہے۔ سیکرٹری صاحب کہتے ہیں جی کہ آپ نے نوٹس دیا ہے ان دنوں میں اور انہوں نے ڈیپارٹمنٹ کو بھیجا اور انہوں نے پھر اس وقت کا یہی جواب دینا تھا جو ان کے پاس تھا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، ابھی تک اس کا جو ڈائریکٹر ہے اس کی تعیناتی نہیں ہوئی، اور یہ ابھی تک پینڈنگ ہے لیکن میں نے جواب آج کا مانگا ہے، اس وقت کا نہیں مانگا۔

جناب سپیکر: تو آپ ڈائریکٹر کی بات کر رہے ہیں کہ وہ اپوائنٹ نہیں ہوا ہے، یہ بات ہے جی، منسٹر صاحب۔

جناب خلیق الرحمان (مشیر برائے اعلیٰ تعلیم): سپیکر صاحب یہ انہوں نے جو ذکر کیا میٹنگ کا، یہ اصل میں جو میٹنگ تھی، اس کے منٹس لگائے ہوئے ہیں انہوں نے۔

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی آپ ہمیں کنیفوز کر رہی ہیں، چلیں ٹھیک، منسٹر صاحب۔

مشیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس میں یہ ہے کہ ہم عید کے بعد ان شاء اللہ یہ بورڈ کی میٹنگ بلا رہے ہیں، اس میں اس کا پراسیس دوبارہ شروع کرینگے کیونکہ اس ToRs بھی بننے تھے، وہ تقریباً بن گئے، اس میں Composition ذرا Change ہو گئی کیونکہ آپ بھی نہیں رہے اور خٹک صاحب بھی نہیں رہے تو اب دوبارہ جو ہے ہم اس کا پراسیس کرینگے ان شاء اللہ عید کے بعد، تو امید ہے کہ عید کے بعد اس کا کچھ نہ کچھ حل نکل آئے گا۔

جناب سپیکر: نہیں، میں بھی ہوں اور خٹک صاحب بھی ہیں، اللہ کے فضل سے، ڈیپارٹمنٹ میں نہیں رہے، بہر کیف اس کو بھی Expedite کریں، چونکہ یہ بھی لیٹ ہو گیا۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

6290 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی، اس کی ضلع وار مالیت کیا تھی؛

(ب) سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لئے اے ڈی پی میں مختص شدہ فنڈز سے کتنی رقم ریلیز ہوئی اور اس میں کتنی رقم خرچ ہوئی۔ اور کتنی لیپس ہوئی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز رواں مالی سال 2020-21 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل اے ڈی پی میں محکمہ کے لئے مختص رقوم کی بھی ضلع وار مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) محکمہ توانائی و برقیات کو مالی سال 2019-20 میں 27 جاری اور 14 نئے منصوبوں کے لئے 812.00 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ محکمہ توانائی و برقیات کو ترقیاتی منصوبوں کے لئے ضلع وار رقم مہیا نہیں کی جاتی۔

(ب) مالی سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ توانائی و برقیات کے لئے اے ڈی پی میں مختص شدہ فنڈز سے 675 روپے ریلیز کئے گئے تھے۔ جن میں سے 669.00 ملین روپے خرچ کئے گئے ہیں۔ مالی سال 2019-20 میں کوئی بھی رقم لیپس نہیں ہوئی۔ رواں مالی سال 2020-21 کے

سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل اے ڈی پی میں محکمہ کے لئے 527.000 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ محکمہ کو ضلع وار رقم مختص نہیں کی جاتی۔

6297_ <u>جناب سراج الدین</u>: کیا وزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، اس کی ضلع وار مالیت کتنی تھی؛

(ب) سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل میں محکمہ کے لئے اے ڈی پی میں مختص شدہ فنڈز سے کتنی رقم ریلیز ہوئی اور اس میں کتنی رقم خرچ ہوئی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے نیز رواں مالی سال 2020-21 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ عمل اے ڈی پی میں محکمہ کے لئے رقوم کی بھی ضلع وار مالیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(جواب ندارد)

اراکین کی رخصت

<u>Mr.Speaker</u>: Leave Allplication: Naeema Kishwar Sahiba, MPA, for 27 to 28 July; Haji Anwar Hayat Khan Sahib, MPA, for 27 and 28; Janab Sirajuddin Khan, MPA, from 27 to 31; Janab Muhammad Naeem Khan Tanoli, MPA, for today; Janab Muhammad Zubair Khan MPA, for today; Babar Saleem Swati, Sahib for today; Fakhar Jehan, Sahib for today; Aqibullah Khan, for today; Faisal Amin Gandapur, Sahib for today; Rangiz Khan, Sahib for today; Arif Ahamd Zai, for today; Mian Sharafat Ali, Sahib for today.
Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr.Speaker:</u> The leave is granted. دیتا ہوں۔ تھوڑا سا بزنس کر کے پھر اس کے بعد میں سارے پوائنٹس لیتا ہوں۔ میں آپ کو کافی ٹائم دوں گا۔

<u>سردار اورنگزیب</u>: جناب میں، یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: کیا ہے نلوٹھا صاحب؟

<u>سردار اورنگزیب</u>: جناب سپیکر، اشتیاق ارمڑ صاحب ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہاں۔

سردار اورنگزیب: وہ نکل جائیں گے، میں جو بات کر رہا ہوں وہ ان سے تعلق رکھتی ہے، اگر آپ ایک منٹ کے لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ نہیں نکلیں گے، آج میرا بھی ان سے کام ہے اور آپ ہمیں مل کر جائیں گے، لائق خان صاحب اور میرا کام ہے ان کے ساتھ، تو منسٹر صاحب آئے ہوئے ہیں۔ مجھے پتہ ہے وہ بڑا Important Issue ہے۔ میں خود اس میں Interested ہوں، صرف مجھے تھوڑا سا "آرڈر آف دی ڈے۔

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر، مجھے بھی ایک بہت ضروری۔۔۔۔۔

تحاریک التواء

جناب سپیکر: نہیں آپ کو جانے نہیں دینا آپ ایک چیز پیش کر کے باہر نکل جاتے ہیں تو آج آپ بیٹھیں گے تھوڑی دیر دیتا ہوں۔

Mr. Speaker: Item No. 6, Adjurnment motion: Naeema Kishwar, MPA, to please move her adjournment motion No. 173, in the House not present lapsed عنایت اللہ نے ریکویسٹ بھیجی ہے ان کی ایڈجرنمنٹ موشن ہے، منسٹر صاحب نہیں ہیں، آپ دونوں موؤر ہیں، اس کے، نگہت اورکزئی صاحبہ اور عنایت اللہ صاحب تو کل تک کے لئے میں اس کو ڈیفر کر دوں یا جی، عنایت صاحب پہلے عنایت صاحب کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: دیکھیں یہ جوائنٹ ایڈجرنمنٹ موشن ہے اس پر میرا دستخط ہے محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ کا اور حمیرا خاتون صاحبہ کے دستخط ہیں، میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد انضباط کار مجریہ 1988 کے قاعدہ نمبر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے یہ بات کی ہے، پہلے اس کا جواب دے دیں عنایت صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، دیکھیں۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں نگہت بی بی، ہر بات میں نہ بولیں، اپنے نمبر پر بولیں۔

جناب عنایت اللہ: ہم پیش کریں گے، وہ جواب دے گا، شوکت صاحب ہیلتھ منسٹر رہے ہیں، وہ سمجھتے ہیں ان چیزوں کو۔

جناب سپیکر: اوکے۔ اوکے جی۔

جناب عنایت اللہ: میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مسٹر، ٹھہریں جناب، Mr. Inayatullah, MPA, Ms. Nighat Yasmeen Orkzai Sahiba, MPA, and Humaira Khatoon Sahiba, MPA, to please move their joint adjournment tmotion No. 175, in the House Mr. Inayatullah Sahib, MPA,

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میں صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کے قواعد انضباط مجریہ 1988 کے قاعدہ 69 کے تحت اس معزز ایوان میں ایک انتہائی اہم اور فوری عوامی نوعیت کے مسئلہ سے متعلق تحریک التواء پیش کرتا ہوں جو کہ صوبہ خیبر پختونخوا کے سب سے بڑے اور قدیم تدریسی ہسپتال گورنمنٹ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں بعض ڈاکٹروں کو مدت ملازمت میں MTI Act اور جنرل رولز کے ماورائے قانون توسیع دینے سے متعلق ہے۔ جناب سپیکر صاحب، گورنمنٹ لیڈی ریڈنگ ہسپتال صوبے کا سب سے بڑا اور پرانا ہسپتال ہے یہاں پر انتظامی معاملات میں عدم شفافیت سے جہاں محکمہ صحت کی بدنامی ہوئی ہے وہاں اس ہسپتال میں تعینات چند منظور نظر ڈاکٹروں کی مدت ملازمت میں غیر قانونی طور پر توسیع دینے کے عمل سے پشاور ہائیکورٹ کے 19 فروری 2020 کے کئے گئے فیصلہ کی نفی ہوئی ہے جس کے تحت فاضل عدالت نے خیبر ٹیچنگ ہسپتال کے ریٹائرڈ ڈاکٹر جاوید کی مدت ملازمت میں توسیع کے خلاف کیس میں قرار دیا ہے کہ اعلیٰ سرکاری عہدے پر تعینات پروفیسر کو ساٹھ سالہ مدت ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ اس کی مدت ملازمت میں توسیع نہیں دی جا سکتی کیونکہ ایسا کرنے سے دیگر حقدار ڈاکٹروں کی حق تلفی ہوتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایل آر ایچ میں ڈاکٹروں کی مدت ملازمت میں توسیع MTI Act اور جنرل رولز کی بھی خلاف ورزی ہے اور ہائی کورٹ کے فیصلے کی بھی سنگین خلاف ورزی ہے۔ لہذا یہ ایک انتہائی اہم اور حساس معاملہ ہے، اس معزز ایوان میں ضابطے کی کارروائی کو روک کر ہماری اس تحریک التواء کو بحث کے لئے منظور کیا جائے تاکہ اس واقعے کے نتیجے میں عوام بالخصوص ڈاکٹروں میں پائی جانے والی تشویش کا سدباب ممکن ہو سکے، بی بی، آپ اس کو Read out کریں گی یا اس پر بات کریں گی۔

جناب سپیکر: باقی جو لوگ ہیں وہ اس پر بات کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: میں تھوڑا اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو جو موؤر ہیں، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

جناب عنایت اللہ: میں اس کو Explain کرتا ہوں، پھر نگہت بی بی اس پر بات کر لیں گی۔

جناب سپیکر: آپ اس پر بات کر لیں، بار بار Read کرنے کی ضرورت نہیں، انہوں نے Read کر لیا، آپ کو میں اس کے بعد موقع دے دیتا ہوں آپ بات کر لیں، جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی کون بات کرے گا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، میں بات کر رہی ہوں اس پر۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب نے پیش کر دی ہے، اب تو بات ہو گئی ہے، اس پر پوری بات کلیئر ہے، آپ کریں بات۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، صرف اس میں یہ بات کرنا چاہوں گی کہ یہ ہر ادارے میں ایسے کام ہو رہے ہیں غیر قانونی کام ہو رہے ہیں جس سے آپ کی گورنمنٹ کی، ہم سب کی یہ گورنمنٹ ہے، تو اس کی بدنامی ہو رہی ہے اور چند منظور نظر لوگوں کے لئے اگر ایک ڈاکٹر جو کہ اپنی Age پوری کر چکا ہے تو پھر دوبارہ اس کو Extension دینے کے لئے سر، اس طرح تو ہم یہ بھی کہہ دیں گے کہ اسمبلی کا ایک بندہ جو ہے اگر اتنی دفعہ منتخب ہو جائے تو اس کو Extension automatically دے دی جائے تو سر، بات یہ ہے کہ اس سے پچھلے جو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اپنے انتظار میں ہیں، ان لوگوں کی پروموشن اور ان لوگوں کی جو بات ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شوکت صاحب آپ نے جواب دینا ہے۔ Becuse, Minister concerned is not around.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شوکت صاحب، اگر آپ سر، ایک تو سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جب بھی سوالات ہوتے ہیں جو کنسرنڈ منسٹر ہے وہ نہیں آتا ہے، یہ تو شوکت صاحب انہوں نے ہیلتھ سنبھالا ہوا تھا، اور بہت اچھے طریقے سے میں کہتی ہوں کہ سنبھالا ہوا تھا، جن دنوں میں یہ ہیلتھ منسٹر تھے، میں سمجھتی ہوں کہ انہوں نے اچھے طریقے سے ہیلتھ کو سنبھالا ہوا تھا اور ہیلتھ بہت اچھا چل رہا تھا۔ بہر حال آتی ہوں اپنی بات پر، بات یہ ہے جناب سپیکر، کہ اس بندے نے، نہیں سر، جو حقائق کی بات ہے، ہم لوگ حقیقت پر جاتے ہیں، مجھے شوکت صاحب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اور نہ ہی وہ میرا کوئی کام کر رہا ہے، ابھی تک کوئی ایک آدھا، اپوائنٹمنٹ بھی نہیں کی ہے کسی منسٹر صاحب نے، جو اچھی کارکردگی ہے اس کو اور اس کے بعد ہشام خان نے بھی چلایا ہے، اچھا لیکن ابھی صورتحال بہت زیادہ خراب ہے، بہر حال جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں کہ جب ایک بندے کی Sixty years عمر ہو جاتی ہے اور قانون میں

واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ جب Sixty years ہو جائے گی تو وہ Automatically retire ہو جائے گا اس کے بعد سر، اپنے منظور نظر لوگوں کو Extension دینا ایک Chain کو خراب کرنا ہے اور یہ غیر قانونی ہے، غیر آئینی ہے اور اس پر ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی آ چکا ہے تو جناب سپیکر صاحب، ہم عدالتوں کو، آنریبل ہمارے جو ایم پی ایز ہیں یہ ہمارا آگسٹ ہاؤس ہے، آپ چیئر پر بیٹھے ہوئے ہیں تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی، اور بار بار ریکویسٹ کروں گی کہ اس پر یا تو انکوائری کمیٹی بنا دیں یا پھر آپ رولنگ دے دیں کہ اس پر کیا کرنا چاہیئے؟ آپ کے سامنے کاغذات پڑے ہوئے ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں آپ کو ہائی کورٹ کا فیصلہ بھی دے دیتی ہوں، آپ کو میں تمام Relevant documents دے دیتی ہوں تاکہ آپ اس کو دیکھ کر فیصلہ کر لیں اور یہ فیصلہ آج جناب سپیکر، ہو جانا چاہیئے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے جی، حمیرا خاتون صاحبہ۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، نہایت اہم ایشو ہے سپیکر صاحب، اس میں پہلا جو نکتہ ہے وہ عدالت کی حق تلفی کی بات ہے کہ جو اس فیصلے کی رو سے عدالت کی Violation ہو رہی ہے، اگر ہم اس کا راستہ کھولیں گے تو پھر ہم ایک فیصلے پر ڈٹ نہیں سکتے ظاہر ہے پھر آپ میرٹ کی ہر ادارے کے اندر اس کی دھجیاں بکھریں گے اور دوسرا اس میں امتیازی سلوک ہے سرکاری ملازمین کے اندر، اگر اس طرح کے رویے ہم اپنائیں گے تو سرکاری ملازمین کے اندر ایک تعصب اور شدت پیدا ہو گی تیسرا جو اس میں اہم نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ یوتھ کی بہت بڑی Violation ہو رہی ہے۔ ہماری اولین ترجیح یوتھ کو جاب دینی ہے اور اس کے راستے ایسے ہی ہموار ہوں گے جب ہمارے ساٹھ سال کے ملازمت پیشہ افراد اپنا ٹائم، ٹرم پورا کر کے ریٹائرڈ ہوں تب ہی نئے لوگوں کے لئے راستے کھلیں گے اور سب سے اہم ایشو اس میں یہ ہے جناب سپیکر صاحب، جب ہم یوتھ کو راستہ نہیں دیں گے تو یہ ایک جنریشن گیپ ہے، ہم خود یہ دیکھ رہے ہیں اور اس کو Face کر رہے ہیں، اب تیزی کے ساتھ ٹیکنالوجی میں تبدیلیاں آ رہی ہیں اور جو نئی یوتھ ہے، جو نئی جنریشن ہے وہ ہمارے اداروں کو اور ہمارے ہسپتالوں کو یا ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں اس کو چلانے کے لئے جو Skills کی Requirements ہیں وہ صرف یوتھ کے اندر اس لحاظ سے بدرجہ ہا موجود ہیں حکومت کی بدنامی کا ایک بہت بڑا دھبہ ہمارے صوبے کے اوپر لگے گا، جب ہم اس فیصلے کی طرف

سے جائیں گے۔ لہذا میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ آپ اس پر سنجیدہ غور کریں اور اس پر ایک چار رکنی کمیٹی بنا کر اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں اپنا پورا کردار ادا کریں، شکریہ جناب سپیکر سر۔

جناب سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر، یہ ایشو کافی اہم ہے، کیونکہ MTI کا ذکر ہوا ہے تو عنایت اللہ صاحب خود ہیلتھ منسٹر رہے ہیں، MTI جو ہوتی ہے یہ Autonomous body ہوتی ہے اور Autonomous body کا جو ایکٹ ہے اس میں کسی قسم کی Age limitation نہیں رکھی گئی ہے جناب سپیکر، جب سرکاری ہاسپیٹل میں کام کرتا ہے تو سول سرونٹ ہوتا ہے لیکن جب ریٹائرڈ ہوتا ہے، اس کے بعد وہ پبلک سرونٹ بن جاتا ہے اور اسی حساب سے میں سمجھتا ہوں کہ جب اس کی مدت ختم ہو جاتی ہے تو اس کو کنٹریکٹ پر لیا جا سکتا ہے، اگر وہ Fit ہوتا ہے For job، تو یہ MTI کے حوالے سے ہے لیکن یہ جو انہوں نے بات کی ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: MTI Act میں Age limit کوئی نہیں ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: Age Limit نہیں ہے سر، اس میں یہ چیز ہے کہ اگر وہ کام کر سکتا ہے تو اس کو رکھا جا سکتا ہے لیکن جو ان کے Grievances ہیں، جو ان کے تحفظات ہیں، بالکل اس پر بات کی جا سکتی ہے کیونکہ ایکٹ ہم ہی بناتے ہیں کوئی باہر سے تو نہیں بنتا ہے، ہم ہی بناتے ہیں، اور اس میں اگر ان کو کوئی خامی نظر آتی ہے، کوئی مسئلہ نظر آ رہا ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن جو بات وہ کر رہے ہیں کہ ہائی کورٹ کا Decision اسی Particular case کے بارے میں ہے۔

وزیر محنت وافرادی قوت: سر ہائی کورٹ کا Decision ہوا ہے لیکن ہو سکتا ہے وہ شاید سپریم کورٹ کو بھیجیں، یہاں نہیں کہنا چاہیئے لیکن ہو سکتا ہے وہ سپریم کورٹ چلا جائے کیونکہ Age limitation نہیں رکھی گئی، میں اس کو کلیئر کرنا چاہتا ہوں جہاں پر آپ کے ایکٹ نے آپ پر پابندی نہیں لگائی گئی ہے تو پھر آپ وہاں اس کو نہیں کر سکتے لیکن یہ چیز Genuine ہے لیکن جب منسٹر صاحب ہوں گے تو مزید اس پر بات بھی ہو سکتی ہے اور بہتر طور پر اس کا Solution نکالنا ہے ہم نے۔

جناب سپیکر: جی عنایت خان صاحب، عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میرے دوسرے کولیگز نے مسئلہ Explain کر دیا ہے، میں شوکت یوسفزئی صاحب کی توجہ چاہتا ہوں شوکت یوسفزئی صاحب کی بات غلط ہے کہ MTI autonomous ہے اور اس کے مسائل یہاں ڈسکس نہیں ہو سکتے ہیں، یہ اسمبلی جو ہے اس کی بنیادی ڈومین یہ ہے کہ جو پیسے یہ دیتی ہے، ان پیسوں کے حوالے سے یہ اس ادارے کو Accountable ٹھہرا سکتی ہے، چاہے اس کے اندر اپوائنٹمنٹ ہو، چاہے اس کے اندر ریکروٹمنٹ ہو، یہ اسمبلی جو ہے، ہماری پبلک اکاؤنٹس کمیٹی ہے اسمبلی کے اندر، تو اس لئے یہ بات اس اسمبلی کو نہ کی جائے، یہ اسمبلی کسٹوڈین ہے، یہ جو پراونشل گورنمنٹ بجٹ پاس کرتی ہے، فنانسز ہوتی ہیں، اس فنانسز کی یہ اسمبلی کسٹوڈین ہے اس لئے اس اسمبلی کے ڈومین سے کوئی چیز بھی باہر نہیں ہے، یہ ایک اصولی بات ہے، شوکت صاحب یہ بات سمجھ لیں، دوسری بات یہ ہے کہ MTI Act کے اندر کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہوا ہے کہ آپ کسی بندے کو ساٹھ سال کی ریٹائرمنٹ کے بعد Extend کر سکتے ہیں، جناب سپیکر صاحب، خوشدل خان وکیل ہیں اس پر سپریم کورٹ کا Decision موجود ہے کہ آپ کسی پبلک سیکٹر اٹانومس ادارے کے اندر بھی کسی بندے کو Extension نہیں دے سکتے، جس کے نتیجے میں باقی لوگوں کے حقوق متاثر ہوتے ہوں اور MTI کے حوالے سے بھی ہائی کورٹ کا Recently decision آچکا ہے، اسی قسم کی Extension کے ٹی ایچ کے اندر دی گئی تھی، اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ یہ کام ختم کریں کہ ایک آدمی امریکہ کے اندر Bed پر واٹس ایپ پر اور ٹیلیفون پر آپ میڈیکل ڈائریکٹر کو بتائیں کہ آپ کل سے ہاسپٹل نہیں آسکتے، یہ جنگل کا قانون ہے، یہ رول آف لاء نہیں ہے، ایسی چیز نہیں چل سکتی سپیکر صاحب، ہم چاہتے ہیں، آئین کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، قانون کی خلاف ورزی ہو رہی ہے آپ کے اپنے ایکٹ کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، سپیریئر کورٹس کے Decisions کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، اس پر آپ کی حکومت کی بدنامی ہو رہی ہے، بڑا ہاسپٹل تباہ ہوتا جا رہا ہے، اس سے بڑے سینیئر ڈاکٹرز وہ ریٹائرڈ ہو گئے، انہوں نے Early Retirement لے لی، کچھ کو سسپنڈ کیا گیا، ایسے بڑے ہاسپٹلز نہیں چلتے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں، اگر آپ اس کو ڈیبیٹ کے لئے منظور کرتے ہیں تو ڈیبیٹ کرتے ہیں ورنہ ہم یہ چاہیں گے کہ اس کو آج آپ سلیکٹ کمیٹی بنا دیں، خوشدل خان صاحب Lawyer ہیں اس پر Opinion لے لیں جناب سپیکر صاحب، اس کو Decide کریں، اس میں آپ کی حکومت کی نیک نامی ہو گی، میں آپ کو سچی بات بتاتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب ہشام انعام اللہ صاحب۔

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود)</u>: Janab Speaker Sahib, Thank you very much, I don't really feel very comfortable in answering Health Questions now لیکن چونکہ You are very concerned یہ معزز ممبران بڑے Concerned ہیں، اس بات میں، تو I will try to give them a clarification کیونکہ میرا واسطہ ہے، واسطہ پچھلے وقت میں MTI کے ساتھ تھا، Sir, there are two things۔ ایک ہوتے ہیں وہ ہاسپٹلز جو کہ Entirely Government dependent ہوتے ہیں، ان کو پیسے بھی گورنمنٹ سے ملتے ہیں اور اس کی ایڈمنسٹریشن اور مینیجمنٹ بھی گورنمنٹ کرتی ہے، ایک وہ ہاسپٹلز ہیں جو کہ MTI کے نیچے آتے ہیں جن کو پیسہ تو گورنمنٹ سے آتا ہے لیکن اس کے اپنے بورڈز ہوتے ہیں اور ان کی مینجمنٹ اور ایڈمنسٹریشن وہ کرتے ہیں، ان میں ان کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ مارکیٹ سے لوگ لے سکتے ہیں۔ جو یہ گورنمنٹ ہاسپٹلز ہیں جو Entirely government administered ہوتے ہیں، اس میں ایک سول سرونٹ کا جو سٹیٹس ہوتا ہے وہ Bound ہوتا ہے، Restricted ہوتا ہے ساٹھ سال تک، جو کہ MTI کے ہاسپٹلز ہیں ایم ٹی آئی کے نیچے جو آتے ہیں جیسا کہ ایکس ہیلتھ منسٹر صاحب نے ابھی بات کی کہ ایکٹ میں کہیں پہ یہ نہیں لکھا کہ ساٹھ سال بعد ان کو Extension دی جاسکتی ہے لیکن ایکٹ میں یہ بھی نہیں لکھا کہ ساٹھ سال بعد ان کو Extention نہیں دی جاسکتی، If a person is mentally and physically stable and he is fit to do the job بالکل ایکسٹنشن اس کو ایکسٹنشن Extention not as civil servant but as a public servant اس کو دی جاسکتی ہے۔ جہاں تک انہوں نے بات کی کہ شوکت صاحب نے یہ کہا کہ اٹانومس باڈیز کی یہاں پہ ڈسکشن نہیں ہو سکتی، ایسا میں نے کچھ نہیں سنا، اٹانومس باڈیز پہ بالکل ڈسکشن ہو سکتی ہے کیونکہ They are funded by public money, by government money تو میں صرف ان کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہائی کورٹ کے Decisions are not the final verdict, may be, it can be challenged in the Supreme Court میں کہہ رہا ہوں کہ سپریم کورٹ میں چیلنج ہو سکتا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: Address to Chair please, address to Chair, please ورنہ نگہت بی بی آپ کو بہت مصروف رکھے گی۔

Minister for Social Welfare: I am just trying to clarify what my knowledge is,

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، میں اس پہ بات کر لوں۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب اس کی Solution کی طرف جاتے ہیں، آپ اس کو Admit کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے، تو میں Put کرتا ہوں 14 ممبرز آئیں تو بس ہو جائے گا، ایڈمٹ ہو جائے، اس پہ آپ نے آج ہی اتنی ڈیبیٹ کر لی، جی لاء منسٹر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ہم اور بھی کرینگے اس پہ تو ابھی ہم نے ڈسکشن کی ہی نہیں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آج اصل میں ڈسکشن نہیں تھی، آج یہ Introduce کرنا تھا، تو ہم نے پوری ڈسکشن کر لی، اب مجھے نہیں سمجھ آتی کہ اس پہ آگے ڈسکشن کیا ہو گی؟

وزیر قانون: سر، میں صرف جناب سپیکر، میں صرف اتنا کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہ Important issue ہے اور ایڈجرنمنٹ موشن کے لئے انہوں نے Move کی ہے، اس پہ ڈیبیٹ آج نہیں ہوئی ہے، گورنمنٹ کی طرف سے کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کو ڈیبیٹ کے لئے آپ رکھ دیجیے، ہم بعد میں کسی بھی دن کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honorable Member may be admitted for detail discussion? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The adjournment motion is admitted for detail discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Item No. 7, Call Attention Notices: Sahibzada Sanaullah Sahib, MPA, to please move his call attention No. 1123, in the House, Sahibzada Sanaullah Sahib.

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر برائے داخلہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع دیر اپر میں سال 2019-20 میں سپیشل پولیس فورس میں مختلف اضلاع سے امیدوار بھرتی کئے گئے تھے جن کو اب ریگولر کا درجہ بھی دیا گیا ہے، اس بھرتی میں ضلع دیر کے

عوام کی حق تلفی کی گئی ہے کیونکہ سپیشل پولیس فورس میں ضلع وائز اور مقامی بھرتی کی جاتی ہے، ضلع سوات، ضلع چترال اور ضلع چارسدہ سے بھرتیاں کی گئی ہیں لیکن ضلع دیر سے بھرتی نہیں کی گئی جس کی وجہ سے ضلع دیر کے عوام کا سڑکوں پر آنے کا امکان ہے، اگر لاء اینڈ آرڈر اور ایس او پیز کی خلاف ورزی ہوئی تو ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہو گی، لہذا حکومت مذکورہ اہلکاروں کی جگہ ضلع دیر کے باشندوں کی بھرتی کرنے کے احکامات جاری کرے تاکہ ضلع دیر کے عوام میں پائی جانے والی محرومی اور بے چینی ختم ہو سکے۔

<u>Mr. Speaker:</u> who will respond? Ji, Law Minister.

<u>جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون)</u>: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر، یہ ایشو بہت اہم ہے اور مجھے Relevant کہنا چاہ رہا تھا لیکن اس دن جب اسمبلی سے ہم باہر گئے ہیں تو مجھے لائق خان نے کہا ہے کہ یہ Irrelevant بھی کوئی ایشو ہوتا ہے، آپ ہر ایشو پہ جب اٹھتے ہیں آپ کہتے ہیں یہ، Relevant issue تو میں Relevant کہنا چاہ رہا تھا لیکن مجھے ہنسی سی آ گئی سر، یہ ایک Important issue ہے اور اس میں چونکہ انہوں نے پوائنٹ آؤٹ کیا، ڈیٹیل وہ مانگ رہے ہیں، تو سر، یہ ہماری سٹینڈنگ کمیٹیوں کا کام یہی ہوتا ہے کہ کوئی چیز اگر ممبر مطمئن نہیں ہو، اس کے اندر وہ زیادہ Thoroughly probe کرنا چاہتے ہیں کسی ایشو کو، تو میرے خیال میں سر، کوئی قباحت نہیں ہے، ہماری سٹینڈنگ کمیٹیز بھی ان شاءاللہ ایک دو دن میں آ جائیں گی، تو آپ کمیٹی میں سر، بھیج دیں، وہاں پہ بیٹھ جائیں گے اس کو دیکھ لیں گے کہ کیا مسئلہ ہے؟

<u>Mr. Speaker</u>: Call attention notice No. 1123; Is it the desire of the House that the call attention notice No. 1123 may be referred to the concerned standing committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it, the call attention notice No. 1123, is referred to the concerned committee. Hafiz Isamuddin Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 1163.

<u>جناب سپیکر:</u> حافظ صاحب آئے ہوئے ہیں، نہیں ہیں۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> جناب سپیکر، مجھے موقع دیں، پلیز۔

<u>جناب سپیکر:</u> دونگا، یہ میرے پاس بہت سارا، میں ساروں کو ٹائم دونگا۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> سر، میں نے ایک ایشو پر قرارداد بھی جمع کرائی ہے سر، مجھے موقع دیں میرا کہیں رہ نہ جائے۔

جناب سپیکر: سب کو موقع دونگا لیکن First, let me complete Order of the Day پھر اس کے بعد میں ٹائم دونگا Not before that۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا تولیدی صحت کے حقوق مجریہ 2020 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8, Consideration of Bill: Special Assistance to Chief Minister, for Population Welfare to please move that the Khyber Pakhthtunkhwa, Reproductive Healthcare Rights Bill, 2020, may be taken into consideration at once. Special Assistant to CM of Population Welfare who will, ji.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں اس بل پر ڈسکشن کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: بل تو پیش کرلیں پھر بات کریں، کون پیش کرتا ہے؟

Syed Ahmad Hussain Shah (Special Assistance Population Welfare): Honourable Speaker, on behalf of the honourable Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhthtunkhwa, Reproductive Healthcare Right Bill, 2020, may be taken into consideration at once.

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے مجھے موقع دیا، یہ جو Reproductive Health Bill ہے یہ ہم نے Thoroughly پڑھا ہے، نعیمہ کشور بی بی نے تو اس پہ امنڈمنٹس بھی پیش کی ہیں She is not around لیکن یہ ویسے بھی Debatable ہے، فیملی پلاننگ کا جو ایشو ہے وہ ویسے بھی Debatable ہے اور اس کے اندر کچھ ایسی کلازز اور شق موجود ہیں جو اسلام اور شریعت کے ساتھ متصادم ہیں اور ظاہر ہے اس قسم کی جب لیجسلیشن ہو گی تو اس کے لئے آپ دو راستے اختیار کرتے ہیں، ایک آرٹیکل 229 کے مطابق "The President or the Governor of a Province may, or if two-fifths of its total membership so requires, a House or a Provincial Assembly shall, refer to Islamic Council for advice any question as to whether a proposed law is or is not repugnant to the Injunctions of Islam" ایک تو یہ راستہ ہے، ہم اس پہ بھی Agree کرتے ہیں کہ اس لاء کے اندر کوئی Urgency نہیں ہے، آپ ویسے بھی جو فیملی پلاننگ اور Reproductive Health ہے آپ کا ایک ڈیپارٹمنٹ موجود ہے، آپ اس کے تحت کام بھی کر رہے ہیں، آپ اس کے تھرو Law regulate کرنا چاہتے ہیں، اس کے لئے کوئی Urgency نہیں،

آپ کے پاس اس لاء کے لئے، اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں ریفر کریں تاکہ وہاں ہم ڈسکس کریں، ہمارا پہلا مطالبہ تو یہ تھا کہ آپ اس کو اسلامی نظریاتی کونسل میں ریفر کریں، اس سے Opinion لے لیں وہ ایک ایسی باڈی ہے جو کانسٹی ٹیوشن کے اندر بنی ہے، جو لاز صوبائی اسمبلی اور مجلس شورا بنائیں گی، تو ان لاز کو وہاں بھیجا جائے گا، وہ اگر اس کو Vet کر کے بھیجیں گے، وہ ظاہر ہے ہمارے لئے Acceptable رہیں گے، وہ ایک کانسٹی ٹیوشنل باڈی ہے، تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ حکومت اس میں جلد بازی نہ کرے، اس کو ریفر کرے اسلامی نظریاتی کونسل کو۔

<u>جناب سپیکر:</u> احمد شاہ صاحب، جی لطف الرحمان صاحب۔

<u>جناب لطف الرحمان:</u> شکریہ جناب سپیکر، جس بل کے حوالے سے عنایت اللہ خان صاحب نے بات کی، میں مکمل اس حوالے سے عنایت اللہ خان صاحب کی تائید کرتا ہوں اور جناب سپیکر، ویسے بھی اسلام اور قرآن کے خلاف کوئی قانون پاکستان میں بنے تو وہ آئینی لحاظ سے بھی جرم ہے تو آئین سے متصادم اگر اس کے خلاف کوئی قانون سازی ہوتی ہے تو جناب سپیکر، ہم اگر ایسے نازک مسئلوں کو چھیڑیں گے، اس میں عندیہ یہ آئے گا کہ ہم اسلام کے خلاف کوئی قانون بنانے جارہے ہیں، تو نہ یہ ہمارے معاشرے کے لئے نہ ہمارے اس صوبے کے لئے، نہ اس صوبے کی جو تہذیب ہے اس کے لئے کسی بھی صورت میں یہ اس کے مطابق نہیں بنتا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اگر باقاعدہ کمیٹی سے ڈسکس ہو کر اگر ہم اس بل کو پاس کر لیں، اس میں اسلام کے خلاف اگر کوئی قوانین ہوں اور اس کو ہم بیچ سے نکال دیں اور ہم اس کی بہتر قانون سازی کر سکیں جناب سپیکر، تو یہ صوبے کے لئے بھی اور ہمارے ایوان کے لئے بھی بہتر راستہ ہو گا جناب سپیکر، تو میری ریکویسٹ یہ ہے، ایوان سے بھی ریکویسٹ یہ ہے کہ اس کے لئے کمیٹی بنا دی جائے اور اس پہ باقاعدہ ڈسکشن ہو اور اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس آپ بھیج دیتے ہیں تو وہ بھی ایک راستہ ہے کہ وہ آپ کو اس حوالے سے صحیح راہنمائی آپ کی کر سکتی ہے اور یا پھر ہماری کمیٹی میں ہو تو پھر کمیٹی میں ڈسکشن ہو سکتی ہے جناب سپیکر، تو میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی میں لایا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> احمد شاہ صاحب۔

<u>سید احمد حسین شاہ (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی):</u> شکریہ جناب سپیکر، اور میں ان دونوں جو ایم پی ایز حضرات ہیں، میں ان کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے اس چیز کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ Reproductive Health rights کا بل ہے، اس میں کسی چیز کی مخالفت نہیں ہو رہی بلکہ تمام

لوگوں کو ان کے رائٹس دیئے جا رہے ہیں کہ وہ اپنی مرضی سے جو بھی کرنا چاہیں وہ کریں اور اس بل کے اندر کوئی ایک لفظ بھی اسلام کے مخالف، یا نظریات کے مخالف یا آئین کے مخالف نہیں ہے، اگر کوئی ایک لفظ بھی ہو تو وہ مجھے پڑھ کے دکھا دیا جائے، اس میں کوئی ایسا ایک لفظ بھی نہیں ہے اور یہ بل پاس کر کے میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنی پوری پاپولیشن کو جو جناب سپیکر، تھوڑا سا سب لوگوں کو Sensitize ہونا چاہیئے کہ آج آپ کی پاپولیشن جو ہے وہ بائیس کروڑ لوگ ہیں بائیس کروڑ دس لاکھ Exactly اور یہ ہر سترہ سے بیس سال تک یہ پاپولیشن ڈبل ہو رہی ہے اور بیس سال بعد ہمارے پاس اگر بے ہنگم ہم نے پاپولیشن کو اس طرح Increase ہونے دیا اور سوچ سمجھ کر نہ کیا تو بائیس سال بعد یہ چوالیس کروڑ لوگ اس چھوٹے سے پاکستان میں کہاں پہ بسیں گے؟ ہمارا جو مقصد حکومت کا ہے وہ یہ ہرگز نہیں ہے کہ آپ بچے پیدا نہ کریں اور آپ پاپولیشن کو روکیں، ہرگز یہ نہیں ہے، اس بات کو سمجھنے کی کوشش کی جائے کہ ہمارا مقصد توازن کا ہے، یعنی کہ وسائل میں اور آبادی میں توازن برقرار رکھیں، کوئی آدمی جتنا بھی اپنی فیملی کی سائز کو بڑھا کرنا چاہتا ہے وہ یہ سوچ سمجھ کر کرے کہ کیا وہ اپنے بچوں کو آگے ایجوکیشن دے سکے گا، ان کو Health facilities دے سکے گا؟ اس کی اکنامک کنڈیشن ایسی ہے کہ وہ آگے لے کر چل سکے تو اس بل کی اندر جناب والا بالکل کسی قسم کا، نہ تو اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس لے جانے کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں کوئی "ٹیکنیکل ورڈز" موجود نہیں ہیں جو کہ عام آدمی کی سمجھ میں نہ آ سکے، وہ ہر عام آدمی کی سمجھ کے ہیں اور ہمارے سارے ایم پی ایز کی سمجھ کے ہیں اور اس کے اندر اسلام سے متصادم کوئی ایک لفظ بھی نہیں ڈالا گیا بلکہ ہم لوگوں کو Educate کر رہے ہیں اور یہ صرف Advocacy کے اوپر ہے اور لوگوں کے رائٹس کو Protect کر رہے ہیں کہ جو جس طرح مرضی چاہے اپنے خاندان کو آگے لے کر جائے تو میرے خیال میں اس میں اسلام کے متصادم کوئی چیز ہے نہیں، تو ہم اسے اسلامک آئیڈیالوجی کونسل میں لے جانے کی اس کی ضرورت نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> مطلب ہے اس میں کوئی Ban نہیں ہے، Ban کوئی نہیں ہے، شاہ صاحب Ban کوئی نہیں ہے۔

<u>معاون خصوصی برائے بہبود آبادی:</u> جی یہ تو کسی قسم کا اس میں Ban نہیں ہے، بلکہ یہ تو اوپن رکھا گیا ہے، بلکہ یہ تو پہلے سے زیادہ لوگوں کو اختیار دے دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اس کو لے کر آگے چلیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> مطلب جو بچے زیادہ پیدا کرے، اس کی مرضی ہے جو کنٹرول کرے وہ ان کی مرضی ہے۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: اب مسئلہ یہ ہے صرف چھوٹی سی بات عنایت اللہ صاحب سبجیکٹ ایسا ہے کہ اس میں جو Service providers ہیں وہ بھی شرماتے ہیں اور جو کسٹمرز ہیں اسکے، وہ بھی شرماتے ہیں تو ہم کھل کے اس کے اوپر میں سمجھتا ہوں ڈیبیٹ کرنی چاہیے اور بات کرنی چاہیے، اس میں کسی قسم کا کوئی Ban نہیں ہے، یہ توازن کے ساتھ تعلق رکھتا ہے کہ ہر ایک کی اپنی مرضی سے اس نے اپنے خاندان کے سائز کو کتنا بڑا کرنا ہے، اپنے وسائل کے مطابق کوئی Restriction نہیں ہے، یہ بل اس لئے آرہا ہے کہ بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو پرائیویٹ طور پہ کام کر رہے ہیں وہ رجسٹرڈ نہیں ہیں اور وہ لوگوں کو غلط راستوں پہ لگاتے ہیں جس کی وجہ سے ان کو Medically بھی نقصانات ہوتے ہیں، تو یہ ریگولیٹری بل ہے، تاکہ ایسے لوگوں کو روکا جائے اور آپ نے اس صوبے کی دیواریں تو دیکھی ہونگی، انکے اوپر کیا کیا لکھا ہوتا ہے، توان چیزوں کو کنٹرول کرنے کے لئے اس بل کو لارہے ہیں تاکہ ہم ریگولیشن لے کر آسکیں، اس کو Regulate کر سکیں اور ہمارے لوگوں کو نقصان نہ ہو، بلکہ اس کا فائدہ ہو، اسلامی اعتبار سے اس میں کسی قسم کا ایک لفظ بھی نہیں ہے، میں خود سادات فیملی سے تعلق رکھتا ہوں سر۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میں تو خود سادات فیملی سے تعلق رکھتا ہوں، اسلام کا سب سے بڑا طلب دار مجھ سے آگے کون دعویٰ کر سکتا ہے؟ تو اللہ کے فضل و کرم سے اس میں اسلام کے متصادم کوئی ایک لفظ بھی نہیں ہے جس کے اوپر آپ ڈیبیٹ کر سکیں۔

جناب سپیکر: اوکے جی، سمیرا شمس صاحبہ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر، مجھے بھی تھوڑا ٹائم دیں۔

جناب سپیکر: دیتا ہوں میں ٹائم، ان کے بعد آپ کو دے دیتا ہوں۔ جی سمیرا شمس صاحبہ کا مائیک آن کریں۔

محترمہ سمیرا شمس: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، اس بل پہ کافی تیاری کی گئی ہے، یہ بل دو سالوں سے پینڈنگ تھا کیبنٹ کے پاس بھی جاتا تھا، ہم خواتین ایم پی ایز نے بھی اس پہ کام کیا ہے جس میں میرے ساتھ اپوزیشن کی ایم پی ایز بھی تھیں وومن پارلیمنٹری کاکس کی طرف سے ہم نے خود اس پہ Presentation لی تھی اور اس میں کچھ ایسی چیزیں تھیں جو ہم نے خود ایڈرس کی تھیں یہ بل Protection کے حوالے سے ہے، میں کہوں یہ خواتین کی صحت کی Protection کے حوالے سے

ہے،اس بل میں ہے کہ گائناکالوجیکل جتنے بھی ایشوز ہیں، یہ حکومت Bound ہو گی کہ ہر ایک خاتون کو وہ Facilities provide کی جائیں تو مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ کسی کی صحت کے حوالے سے کوئی چیز ہو تو وہ اسلام کے خلاف کیسے ہو سکتی ہے ؟اگر خاتون کی بات آجاتی ہے تو ہر جگہ ہم کہتے ہیں کہ اس کو اسلام کے دائرے میں ہمیں Study کرنا چاہیے اگر خاتون کی بات آجاتی ہے تو ہر جگہ ہم کہتے ہیں کہ اس کو اسلام کے دائرے میں ہمیں سٹڈی کرنا چاہیے، میرے خیال سے یہاں پہ جتنے بھی ممبران بیٹھے ہیں، کیبنٹ میں بھی ہمارے جتنے ممبران ہیں وہ سارے مسلمان ہیں اور تھوڑی تعلیم ہو، زیادہ تعلیم ہو، سب کے پاس اسلام کی تعلیم ہے،اسلامی نظریاتی کونسل کے پاس Already ہمارے جو دو بلز ہیں، چائلڈ میرج پہ اور Domestic violence پہ،اس کو بھی ابھی تک پینڈنگ کیا گیا ہے۔ یہ بل سندھ میں بھی پاس ہو چکا ہے تو کیا سندھ اسلامک ریپبلک آف پاکستان کا حصہ نہیں ہے ؟ یہ پنجاب میں بھی ہونے جارہا ہے، یہ ادھر بھی ہونے جارہا ہے،اس بل کا صرف اور صرف مقصد خواتین کی صحت کے حوالے سے ہے، اس بل میں بتایا گیا کسی خاتون کو اس حوالے سے Discriminate نہیں کیا جائے گا کہ اگر وہ بیٹی پیدا کرتی ہے تو اس کو مار دیا جاتا ہے، یہ Gender based ہوتا ہے، لڑکا کیوں پیدا نہیں کیا گیا؟ اس بل میں یہ بتایا گیا کہ گر کوئی خاتون Pregnant نہیں ہو سکتی یا کوئی ایشوز ہیں تو اس پہ Discriminate نہیں کیا جائے گا،اس میں ایجوکیشن کے بارے میں بتایا گیا ہے،اس میں Awareness کے بارے میں بتایا گیا ہے، میرے خیال سے سب سے اہم بل ہے، یہ خواتین کی صحت کے حوالے سے ہماری Maternal morbidity اور Mortality اتنی بڑھ گئی ہے کہ ہم خود ہی اس پہ Tackle کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں، یہ بل بہت زیادہ ضروری ہے اور میری اس ایوان سے اور آپ سے درخواست ہو گی کہ یہ آج ہی پاس کیا جائے تو بہتر ہو گا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> آسیہ خٹک صاحبہ، Open the mike آسیہ خٹک صاحبہ۔

<u>محترمہ آسیہ صالح خٹک:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارے پاپولیشن ڈیپارٹمنٹ کا یہ جو بل ہے Reproductive health Issues پر ہے،اس پہ ہماری کافی Concentrative workshops بھی ہوئی تھیں جو کہ رہنما کی طرف سے، یا پھر ان کی طرف سے بھی اس بل پہ کافی ساری ہماری اس پہ Concentrative workshops ہوئی تھیں جس میں ہمیں اس میں Each and every point جو ہے وہ کلئیر کر کے بتا دیا گیا تھا۔ In fact جو ہمارے عنایت اللہ صاحب نے ایشوز یا

ہماری حمیرہ بی بی نے جو ایشوز اٹھائے تھے Islamic point of view سے اس پہ بھی ہماری کافی ڈیبیٹ ہوئی تھی، اس پہ انہوں نے کہا، Clearly کہا کہ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے کہ کوئی بھی خاندان کتنے بچے کو جنم دیتے ہیں لیکن وہ Ratios جو ہیں، ریسورسز اور خاندان کا ایشوز کے تناسب سے دیکھنا چاہیے اور دوسری چیز جو آجاتی ہے جناب سپیکر صاحب، وہ ایک Mother کی جو ہیلتھ ہے، اگر ایک عورت وہ ہر سال بچے جنم دیتی ہے جو اس لحاظ سے ہے تو وہ کافی زیادہ Affect ہوتی ہے، ہمارا مقصد یہ ہے کہ جب بھی ایسے بچوں کی پروڈکشن ہوتی ہے، ہم سب مسلمان ہیں اور ہم سب چاہتے ہیں کہ امت محمد ﷺ کو جو ہے ہم آگے پھیلائیں اور آگے لے کے جائیں لیکن اگر اب دیکھا جائے کہ وہ Mother جو آج کل آپ کو پتا ہے کہ غذا بھی ایسی ہے اور کچھ Health Complication بھی ہوتی ہیں، Mortality rate جو ہے وہ کافی بہت بڑا چل رہا ہے جو During pregnancy جو Child birth کے دوران ہوتا ہے تو اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہم تو ہمیشہ کہتے ہیں کہ ہم دو بچوں والی بات نہیں کرتے، آپ دس پیدا کریں، پچاس پیدا کریں، اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے لیکن ماں کی ہیلتھ کو Ensure کریں جب تک ماں کی ہیلتھ Ensure نہیں ہوگی کیونکہ آج کل۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مجھے ایک منٹ، اسی جگہ پہ جواب دیں، چونکہ آپ نے اس کو صحیح سٹڈی کیا ہوا ہے، آپ نے کہا کہ ہر سال اگر بچہ پیدا ہوتا ہے، تو اس کو پرابلم ہوتا ہے، کیا اس بل میں ایسی تو کوئی شق نہیں ہے کہ آپ اس کو روک لو کہ آپ ہر سال پیدا نہیں کر سکتیں، نہیں بس Yes ہوگا نہ اس میں ایسی بات کوئی نہیں ہے؟

<u>محترمہ آسیہ صالح خٹک:</u> اس بل میں کوئی ایسی بات نہیں ہے، جس کی جتنی مرضی ہے اپنی مرضی کے مطابق۔۔۔۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کو میں موقع دے رہا ہوں۔

<u>محترمہ آسیہ صالح خٹک:</u> لیکن ہمارا زور اس بات پہ ہے کہ ماں کی ہیلتھ کو Ensure کریں، وہ بھی انسان ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا اس کو Ensure کرنے کے لئے اس میں آپ نے "شاہ صاحب" آپ بتا دیں کیا لیجسلیشن ہے، جس خاتون کے بارے میں انہوں نے بات کی ہے جو Every year، بے بی وہ پیدا کرتی ہے تو اس کی صحت خراب ہوتی ہے تو اس کے لئے اس میں آپ نے کیا Barriers دیئے ہیں؟

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: اس بل کے اندر سر صرف جو اس کا مقصد ہے، وہ میں سمجھتا ہوں، اگر آپ اس پورے بل کو پڑھیں اور اچھی طریقے سے اس کو دیکھیں تو جو ہماری اسلامی تعلیمات ہیں، ان کو زیادہ مضبوط کرنے کے لئے یہ بل ہے کیونکہ اس کا جو بنیادی کام ہے اس بل کا وہ، صرف چند الفاظ میں میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں ماں اور بچے کی صحت کی Protection اس بل کا مقصد ہے اور انفارمیشن ڈیلیور کرنا ہر شادی شدہ جوڑے کو کہ آپ نے آگے زندگی کیسے گزارنی ہے اور کیسے آپ اپنی فیملی کو Grow کر سکتے ہیں؟ اور ان کی مرضی پر ہم چھوڑیں گے، کسی قسم کی کوئی Restriction نہیں ہے، یہ صرف اور صرف ہیلتھ کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب اس میں گائیڈنس اور کونسلنگ کے Tools ہیں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: جی کونسلنگ کے Tools ہیں اور ہیلتھ کیئر کا بل ہے، اس میں کسی قسم کی کوئی Restriction نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اوکے، میری ایک عرض سنیں اپوزیشن کے، میں دیتا ہوں موقع، دے رہا ہوں موقع، میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ تو بل پہلے پیش ہوا تھا، اس پہ اگر آپ کی امنڈمنٹ آجاتی تو بہتر ہوتا، اس کے اوپر، اس میں آپ وہ کرنا چاہتے، کیا کہتے ہیں، امنڈمنٹس تو اس امنڈمنٹ کو ہم ڈسکس کر کے اگر وہ دیکھتے کہ Favorable ہے تو لے لیتے نہ ہوتی تو اس کو چھوڑ دیتے، تو امنڈمنٹ کوئی نہیں ہے اس کے اوپر اور یہ آپ کی ذمہ داری تھی، چونکہ بل پیش ہو گیا تھا پچھلے کسی اس میں اور اس پہ There is no amendment, if there is no amendment it means that the whole Opposition has accepted this Bill now today is the Consideration and Passage Stage on that very day یوں آپ نے یہ پوائنٹس تو امنڈمنٹ پہ بات کریں، پھر آپ کی امنڈمنٹس ہیں تو آجائیں اس کے اوپر دیکھیں، عنایت صاحب یا تو امنڈمنٹ پہ بات کرتے۔۔۔(مداخلت)۔۔۔میری بات سنیں، میری عرض سنیں، میں موقع دے رہا ہوں۔۔۔(مداخلت)۔۔۔آپ کو میں آپ کو موقع دے رہا ہوں آپ مجھے یہ بتائیں ایک، دو، تین اس میں کونسی ان اسلامک چیزیں ہیں؟ جی عنایت صاحب، عنایت صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>Mr.Speaker:</u> Reproductive health is about family planning.

جناب سپیکر: جی۔

جناب عنایت اللہ: Reproductive health جو ہے، نام Reproductive health کے ہیڈ کے اندر آپ Contraceptives اس کو پروموٹ کرتے ہیں، اس کے استعمال کو سوسائٹی کے اندر پھیلاتے ہیں لیکن میں ان سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں، یہ کہتے ہیں، یہ ماں اور اس کی صحت کے لئے ہے، یہ اگر ماں اور اس کی صحت کے لئے ہے تو آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ میں دسویں اور گیارہویں جماعت کے بچوں اور بچیوں کو یہ جو Contraceptives ہیں اس کی تعلیم دونگا؟ یہ بتائیں، یہ تو گیارہویں اور دسویں جماعت کے بچے تو Married نہیں ہوتے، وہ تو اس سٹیج پہ آپ نے ایجوکیشن کے اندر لکھا ہے کہ اس سٹیج پہ جس طرح ویسٹ کے اندر ہوتا ہے اس طرح ہم بھی ان کو پڑھائیں گے اور میں سچی بات یہ ہے کہ جناب سپیکر صاحب، یہ بات درست ہے کہ ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے ہمیں کوئی ایشو نہیں ہے، اس میں اسلام کے اندر بھی Clarity ہے، یہ بات بالکل علماء کرام کے اندر بھی اس پہ Consensus ہے لیکن اگر آپ Reproductive health کے نام پہ ایک، آگے دوسری جگہ پہ آپ نے یہ لکھا ہے تولیدی حقوق سے جوڑوں کو بلاامتیاز تشدد، دیکھیں یہ جو جوڑوں کا لفظ ہے، اس کی انگریزی ترجمہ کیا ہے Partners ہے اسلام کے اندر پارٹنرز کا کوئی Concept نہیں ہے یہاں Wife اور Husband ہے Spouse ہے There is no western concept Partner concept of partners in Islam آپ جب یہ الفاظ شامل کرتے ہیں، جب یہ کہتے ہیں کہ ہم یہ ہائر سیکنڈری سکول اور سیکنڈری سکول کے لیول پہ یہ Reproductive health education دینگے تو آپ کہہ تو یہ رہے ہیں کہ میں ماں اور بچے اور ان کی صحت کی بات کرتا ہوں لیکن بات آگے لے جا کے پھر بچوں اور بچیوں کو Contraceptives کی تعلیم دیتے ہیں، سچی بات یہ ہے سپیکر صاحب اس کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں ہیں، میں اس پہ آگے میں نے تو ایک اصولی بات کہہ دی ہے، آپ اس کو نہیں مانتے، یہ آپ کی مرضی ہے You put it to vote

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب، نہیں ہمیں کوئی پاس کرنے میں Hurry نہیں ہے، ہم اس کو اچھی طرح دیکھیں گے، اس کے بعد ہم جائیں گے، اسی لئے میں ادھر سے بھی سن رہا ہوں، ادھر سے بھی سن رہا ہوں اور خود بھی کونسچین کر رہا ہوں، پہلے یہ کر لیں بات، پھر آپ کر لیں، خوشدل خان صاحب نے فلور لے لیا، ہے پھر آپ کر لیں۔ جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ لیجسلیشن جو ہم ڈسکس کر رہے ہیں، This is very important legislationہے اور یہ دو سال ہمارے ہونے والے ہیں اور ہم نے بہت سی صوبائی لیجسلیشن کی ہے لیکن میں اس بات پر بہت حیران ہوں اکثر ہماری سلطان محمد سے بھی بات ہوتی ہے کہ ہم لیجسلیشن کرنے میں بہت جلدی کرتے ہیں آخر اتنی جلدی کی ضرورت کیا ہے؟ ہمیں سوچ بچار کی ضرورت ہے کیونکہ اسی ایکٹ میں یا اسی رولز میں آپ رول 82 پڑھ لیں، اس میں انہوں نے تین جگہ پہ کہا ہے کہ آپ اس کو Opinion کے لئے بھی بھیج سکتے ہیں، آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھی بھیج سکتے ہیں، آپ سلیکٹ کمیٹی کو بھی بھیج سکتے ہیں اور آپ پبلک بھی کر سکتے ہیں، تو سر اگر اتنی اہم لیجسلیشن ہے تو کیا ہمارے پاس اپنی کمیٹیاں ہیں، ہم اس کو کیوں ریفر نہ کریں کہ ایک اچھی سی Opinion آ جائے؟ یہاں پر ایک Opinion آ جاتی ہے، وہاں پر کمیٹی میں ڈسکشن ہو گی، وہاں پر ایکسپرٹ ہونگے، وہاں پر قانونی ایکسپرٹ ہونگے، تو جتنی بھی ہم نے قانون سازی کی ہے، پھر دوسرے دن ہم اس میں ترمیم لاتے ہیں، تیسرے دن ہم ترمیم لاتے ہیں، رولز ہم ان کے نہیں بناتے اور اگر آپ سر، پوچھ لیں یہاں اس ہاؤس سے، کنسرنڈ ڈیپارٹمنٹ سے کہ ہم نے اب تک کتنی لیجسلیشن کی اور کتنی لیجسلیشن کے رولز بنائے گئے؟ کیونکہ جس لیجسلیشن جس قانون، جس ایکٹ کے رولز نہ ہوں تو اس ایکٹ کو Implement ہم نہیں کر سکتے کیونکہ رولز جب ہم بناتے ہیں تو ہم To carry out the effects of that very Act تو سر، میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ جو Matters ہیں یہ بہت Important ہیں، میری یہ آپ سے گزارش ہے، آپ سے بھی اور ہاؤس سے بھی کہ اگر اس کو Proper کمیٹی کو بھیج دیں، ان کو ایک Time limit دے دیں، پندرہ دن دے دیں چھ دن دے دیں، چھ دن میں کیا طوفان آئے گا؟ تو میری یہ عرض ہے، تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے لطف الرحمان صاحب، لطف الرحمان۔

جناب لطف الرحمان: شکریہ جناب سپیکر دیکھیں بات یہ ہے۔ خوشدل خان صاحب نے بھی بات کی ہے کہ ہمیں جلدی کیا ہوتی ہے، اس حوالے سے، ہم نے ایک قانون لانا ہوتا ہے اور پھر اس کو ہم نے Implement کرنا ہوتا ہے ہمیں وہ قانون لانا چاہیے جو ہمارے معاشرے کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا ہو، ہمارے اسلام کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا ہو، ہمارے پاکستان کے ساتھ بھی مطابقت رکھتا ہو، تو اس کے لئے اگر ہمیں تھوڑا سا ٹائم دے دیں، اس کو ہم باقاعدہ ڈسکس کر کے ہم لائیں اور پھر وہ پاس ہو سکے تو جناب

سپیکر، ایک متفقہ چیز سامنے آئے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس طرح کے بل کو بڑے خوشنما نام دیئے جاتے ہیں لیکن اس کی ڈیٹیل میں جب آپ جاتے ہیں تو بہت سارے مسائل ہوتے، ہیں تو ہم تو ویسے بھی رولز میں چینجز کرنے جارہے تھے کہ کوئی بھی بل آئے تو پہلے کمیٹی میں جانا چاہیے، تو اگر ہم یہ پریکٹس ابھی سے شروع کردیں کہ کوئی بھی بل آئے، کمیٹی میں ڈسکس ہو اس کے بعد پارلیمنٹ میں آئے اور پھر اس پہ دوبارہ ڈسکشن ہو تو اس سے بہتر قانون سازی کوئی بھی نہیں ہو سکتی جناب سپیکر، تو میری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی میں لے جائیں یا آپ اسلامی نظریاتی کونسل، اسی لئے یہ آئینی ادارہ بنا ہے جو آپ کی راہنمائی کر سکتا ہے، اس طرح کے معاملات میں اور اس طرح کی قانون سازی میں، تو یا ادھر لے جائیں یا کمیٹی میں لے جائیں تاکہ ہم اس کو باقاعدہ ڈسکس کر سکیں اور اس پہ باقاعدہ سیر حاصل بحث کریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔ جی نگہت بی بی، نگہت بی بی۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! ہمیں بل پہ میری، میں پھر بار بار یہی کہوں گی کہ اس پہ میری ایک قرارداد موجود ہے کہ جس طریقے سے نیشنل اسمبلی میں اور دوسری اسمبلیوں میں یہ ہوتا ہے کہ پہلے جو بل آتا ہے، ہمیں بل پہ کوئی اعتراض نہیں ہے، ہمیں ماں اور بچے کی صحت پہ کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس کو آپ چار، پانچ، چھ دن کے لئے اس کو ڈسکس کریں، اس کو کمیٹی کے حوالے کریں، اس میں جو جو لوگ ہیں، ان کو بلائیں اور ان سے بات کریں تاکہ یہ ایک مکمل جامع بل ورنہ تو پھر ہمیں یہ لندن وغیرہ آپ کیوں لیکر گئے تھے؟ وہاں پہ تو یہی ہے کہ ایک کمیٹی کے حوالے بل ہوتا ہے پھر اس کے بعد وہ بل ڈسکس کرکے وہاں پہ تو یہ ہوتا ہے، پھر عوام کے پاس چلا جاتا ہے، عوام پھر وہاں پہ Decide کرتے ہیں کہ اس میں کیا کیا ترامیم ہونی چاہیئے؟ ترامیم سے ہو کے پھر یہ آتا ہے اسمبلی میں اور اسمبلی میں جب ترامیم ہوتی ہے، اس میں تو وہ ایک مکمل بل ہوتا ہے اور اس پہ نو مہینے، دس مہینے ایک بل میں لگ جاتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> آپ تھے اس میں جب ہم لوگ یوکے Last time، گئے تھے تو ہمیں وہاں پہ یہی سکھایا گیا تھا کہ یہ تمام دنیا میں یہ رائج ہے، کہ ایک کمیٹی میں بل، جب بل آتا ہے تو اس میں پھر ترمیم کا یا ہر آئے دن ترمیم کا کوئی مسئلہ نہیں رہ جاتا، ہم بل کے خلاف نہیں ہیں لیکن اس کو اگر کمیٹی کے

حوالے کر دیا جائے اور کمیٹی میں اس کو Thoroughly discuss کر دیا جائے تو اس کو پاس کرنے میں کوئی مسئلہ ہمارے لئے نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، لاء منسٹر صاحب، ذرا یہ رائے دیں اس کے اوپر کہ اب اس میں جو ایک حوالہ دیا عنایت صاحب نے کہ سکول کی سطح پہ اس کی ایجوکیشن دی جائے گی، میٹرک اور انٹر میڈیٹ کی سطح پر اور راستے پھر ہمارے پاس تین ہیں، ایک تو پاس کرنے والا راستہ ہے، دوسرا اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیجنے کا راستہ ہے اور تیسرا اس کو اسلامک آئیڈیالوجی کونسل میں بھیجنے کا ہے، تو آپ سے رائے چاہتا ہوں، پھر میں اپنا وہ کرتا ہوں۔

Minister for Law: Sir, thank you, Mr Speaker........

جناب سپیکر: تاکہ کوئی ایسا قانون ہم سے پاس نہ ہو جائے جو کل ایسی ڈسکشن ہو جس سے کہ ہماری اسمبلی کی ساکھ کو نقصان پہنچے۔

وزیر قانون: سر میں ایک تو پہلے ایک لیگل پوائنٹ کلئیر کروانا چاہتا ہوں، یہ لیجسلیشن کے حوالے جو سیکشن Sorry، یہ رول نمبر 82 یہاں پر جو Quote ہو رہا ہے اور Relevant بھی ہے کہ یہ تینوں راستے ہیں، اس کے اندر اور پھر آگے جا کے رول 84 میں جو اسلامک آئیڈیالوجی کونسل والا وہ ہر رول ہے سر، اس میں ایک تو اگر یہ Clarity آ جائے کہ آج ممبر انچارج نے ایک موشن موو کر دی ہے۔ کہ This Bill may be taken into consideration at once تو آیا وہ اس ہاؤس سے پاس ہو گیا ہے، اس وقت اس کے بعد ہم یہ ڈسکشن کر رہے ہیں تو اگر وہ Consideration والی موشن پاس ہو گئی ہے تو پھر ہم نے اس ہاؤس میں Already ایک راستہ جو کہ رول 82(b) میں موجود ہے، وہ ہم نے Already اس کی طرف اس میں ہم چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: ابھی Consideration پہ ووٹ نہیں ہوا۔

وزیر قانون: سر، اگر ووٹ نہیں ہوا تو یہ پھر ایک اچھا موقع ہے کہ ہم کسی بھی ان تین آپشنز میں سے لے سکتے ہیں جو عنایت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی ماہرانہ رائے چاہتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، میں صرف ایک منٹ، اس سے زیادہ لمبی بات نہیں کرتا سر، جو عنایت صاحب کہہ رہے ہیں کہ اسلامک آئیڈیالوجی کونسل میں یہ لے جائیں تو اس کے لئے تو Obviously وہ رول 26. والا Apply ہوگا، وہ تو میرے خیال میں پریکٹیکل ہے نہیں سر، اگر میری ذاتی رائے آپ پوچھ لیں، ہمیں

ایسی بحث کرنی چاہیے، ایسی گفتگو کرنی چاہیے، اپنا مقصد سامنے رکھ کر دیکھ لیں کہ ہمارا مقصد کیا ہے؟ مقصد اس لیجسلیشن کا اس قانون سازی کا ایک بہترین مقصد کے لئے حکومت نے اس پر بڑے عرصے کام کر کے اور بہت زیادہ اس پر کام کر کے اور یہ کیبنٹ میں ڈسکس ہو کے پھر یہاں اس ہاؤس میں پہنچا ہے تو Obviously گورنمنٹ کی طرف سے تو اس پر پورا کام ہو چکا ہے، اگر آپ گورنمنٹ کا Stance مجھ سے پوچھیں گے تو ڈیپارٹمنٹ کا Stance یہی ہے کہ آج ہم اس کو Consideration میں لے جا کے اس کے اوپر اگر Consensus بنتا ہے، بن جائے، نہیں بنتا تو ووٹنگ بے شک ہو جائے، یہی رول ہے، یہی اس ہاؤس کا رول ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> اور جس شق پہ کوئی اعتراض ہے تو وہ امنڈمنٹ لے آئیں پھر ڈسکس کرتے ہیں۔

<u>وزیر قانون:</u> اور سر، میں ایک آخری بات کرنا چاہتا ہوں، چونکہ اس وقت ہم نے تو Collective responsibility کے اندر رہ کے کیبنٹ میں یہاں پر کام کرنا ہے تو ہماری جو اس وقت Collective ذمہ داری ہے کیبنٹ کی تو وہ یہی ہے کہ ہم آج اس کو آگے بڑھائیں گے لیکن سر، اگر کوئی اعتراض ہے یا امنڈمنٹس آج موجود ہیں وہ بھی ڈسکس ہو جائیں گے، اگر اعتراض ہے تو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ابھی بھی کوئی Un islamic چیز کی اگر آپ نشاندہی کریں گے تو ہم اس کو Amend کریں گے۔

<u>وزیر قانون:</u> تو سر، امنڈمنٹ بھی آسکتی ہے اور سر، بعد میں بھی امنڈمنٹ ہو سکتی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں، بعد میں بھی ہو سکتی ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> یہ تو نہیں ہے کہ قانون بن جائے گا تو اس کے بعد اس کے اوپر قدغن آجائے گی کہ اس میں امنڈمنٹ نہیں ہو گی، بعد میں بھی امنڈمنٹ آسکتی، ہے اگر کوئی اچھی امنڈمنٹ ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> بے شک ہم اس کو پھر سپورٹ کر سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، منسٹر صاحب۔ جی احمد شاہ صاحب۔

<u>سید احمد حسین شاہ (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی):</u> شکریہ سر، سب سے پہلے تو میں معزز اراکین اسمبلی کا انتہائی مشکور ہوں شکریہ ادا کرتا ہوں اپوزیشن سائیڈ کا کہ انہوں نے اس کے اوپر اعتراضات کی صورت میں یا جس طرح بھی لیکن اس کو Under consideration وہ لیکر آئے۔ ایک دو چیزیں جو

انتہائی Important ہیں، جیسے میرے بھائی عنایت اللہ صاحب نے کہا کہ دسویں گیارہویں کے اندر تعلیم کا ایک نظام وہ ضرور اس کے اندر ہے، ایک آپشن ہے اس میں، میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ دسویں گیارہویں کی تعلیم میں Reproductive system کو بھی پڑھایا جاتا ہے، عورتوں کا بھی اور مردوں کا بھی باقاعدہ بیالوجی کے اندر پڑھایا جاتا ہے تو یہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ کوئی نئی بات کر رہے ہیں، ہم اسی کو زیادہ Extend کر کے اس میں لانا چاہ رہے ہیں، جس کا ابھی نصاب بنا نہیں ہے وہ جب نصاب بنائیں گے تو ہم اپنے بھائیوں کو ساتھ بٹھا کر ان شاء اللہ تعالیٰ وہ بنائیں گے اور جو اعتراض والی بات ہو گی تو وہ اس میں نہیں ہو گی، تو اس میں مقصد ہمارا یہ ہو گا کہ جو بلوغت میں جانے کی نشو نما ہوتی ہے، اس میں مردوں، لڑکیوں اور لڑکوں کو پتہ ہو تا کہ وہ بے راہ روی کی طرف نہ جائیں آپ کو پتہ ہے ہمارے معاشرے میں کیا کچھ نہیں ہوتا؟ تو بے راہ روی کی طرف نہ جائیں اور ان کو شروع ہی سے ایک تعلیم ہو، ان کو علم ہو کہ اب ہم اس پریکٹیکل لائف میں قدم رکھنے والے ہیں اور ہم نے کن چیزوں کو، کیا چیز ہمارے لئے اچھی ہے اور کیا چیزیں ہمارے لئے بری ہیں؟ تو اس چیز کی تعلیم دینا اسلام کی مخالفت کی کوئی اس میں عنصر نظر نہیں آتی۔۔۔(تالیاں)۔۔۔ اور اگر ہم اپنے بچوں کو بتائیں، میری بھی بچیاں ہیں، عنایت صاحب کی بھی ہوں گی، ہم سب کے بیٹے بھی ہیں، بیٹیاں بھی ہیں، تو ہم خود جب یہ چاہتے ہیں کہ ان کو تعلیم دی جائے سکولوں کے اندر تا کہ وہ کسی غلط راستے پہ نہ جائیں تو میرے خیال میں یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ دوسری بات آپ نے کی کہ اس میں جلدی کیا ہے؟ تو جناب والا، ستر سال ہو چکے ہیں اس پاکستان کو ابھی ہمیں جلدی نہیں ہے، پتہ نہیں کب ہماری جلدی ختم ہو گی کہ ستر سال میں پہلی دفعہ یہ بل آ رہا ہے جس میں ہم عورتوں کو اور مردوں کو ان کی تولیدی Health rights دے رہے ہیں، یہ بہت بڑا کام ہم کر رہے ہیں کہ ان کو پتہ چلے کہ ان کے Health rights کیا ہیں؟ تو ستر سال تک ہم بیٹھے ہیں کہ کوئی جلدی نہیں ہے، تو نہ جانے آگے کتنا وقت گزرے گا اور جناب سپیکر، میں آپ کو یہ بتاتا چلوں کہ یہ پچھلے دو سال سے یہ بل پینڈنگ ہے اور اس پر ہر ٹائیر پر اس کے اوپر ڈیٹیل ڈسکشن ہو چکی ہے کابینہ کے اندر بھی، علماء کرام کے ساتھ بھی اور آپ کو میں یہ بتاتا چلوں کہ یہ جو ہمارا پاپولیشن ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ہے، ابھی Recently ہم نے بتیس علماء کرام کو جوڈیشل اکیڈمی سے ٹریننگ دی ہے جو کہ ہمارے ساتھ چل رہے ہیں اور وہ ماسٹر ٹرینر بنے ہیں، وہ ساڑھے چھ سو علماء کرام کو ٹریننگ دیں گے تا کہ ہم اس Advocacy کو Grass rote level تک پہنچا سکیں، تو ہمارا مقصد Advocacy اور Production ہے اور میں آپ کو اس ہاؤس کو

اس بات کی گارنٹی دیتاہوں کہ اس بل کے اندر کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے کل ہماری اسمبلی کے اوپر کوئی آنچ آئے، جس کے اوپر کسی بھی قسم کی کوئی اسلام کے ساتھ متصادم کوئی بھی بات ہو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، احمد حسین شاہ صاحب نے ایک بات پہلے کر دی، میں تو اس ڈیبیٹ کو لمبا نہیں کرنا چاہتا تھا، سچی بات یہ ہے میں چاہتا تھا کہ حکومت کے اندر Good sense prevail کرے گا اور حکومت لیجسلیشن کو تھوڑا موقع دے گی، آپ چھ دنوں کے اندر کریں، دو دنوں کے اندر کریں، دیکھیں میں نے اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے ساتھ ساتھ آپ کو سلیکٹ کمیٹی کا بھی آپشن دے دیا کہ آپ سلیکٹ کمیٹی یا جو متعلقہ کمیٹی ہے، اگر وہ فنکشنل ہو، اس کو بھیج دیں، اس میں کیا برائی ہے کہ آپ اس میں بھیج دیں اور پانچ چھ دنوں کے اندر آپ نے Already اتنا اس کو Delay کر دیا ہے، ہم نے، اسمبلی نے Delay نہیں کیا، فیملی پلاننگ کے حوالے سے آپ کہتے ہیں، ابھی ابھی میں خوشدل خان کو سی این این کی ایک سٹوری اور ریسرچ سٹڈی امریکہ کی بتا رہا تھا، امریکہ کے اندر ریسرچ سٹڈی ہوئی ہے اور دس ہفتے پہلے، آٹھ دس دن پہلے سی این این پر اس کی سٹوری چھپی ہے کہ 2050 کے بعد آبادی دنیا کی گرنی شروع ہو جائیگی، 2050 کے بعد دنیا کی آبادی گرنی شروع ہو جائے گی اور ان میں آٹھ دس ممالک ایسے گنے ہیں کہ جس کی آبادی ففٹی پرسنٹ گر جائے گی، اس میں چائنا بھی شامل ہے، امریکہ بھی شامل ہے، سپین بھی شامل ہے، یوکے بھی شامل ہے، اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ یورپ اور ایشیاء کے اندر بھی آبادی گر جائے گی اور بڑے لوگوں کی، زیادہ عمر والے لوگوں کی above 65 لوگوں کی عمر زیادہ ہو جائے گی، بچے کم ہو جائیں گے، نوجوان کم ہو جائیں گے، سوشل سیکورٹی کا جو آپ کا بجٹ ہے، وہ بڑھے گا، جو ہیلتھ انشورنس کا بجٹ ہے وہ بڑھے گا، افریقہ کی آبادی گر جائے گی اور پوری دنیا کے اندر امیگریشن کا ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا اس لئے 2050 کے بعد آپ کی پاکستان کی آبادی بھی گرنا شروع ہو جائے گی، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ایک الگ ڈسکشن ہے، آپ یہ مجھے نہ بتائیں اس پہ میں آپ کے ساتھ ڈیبیٹ الگ سے کر سکتا ہوں End میں یہ آپ نے لکھا ہے۔

Statement: Objects and reasons. It is expedient to recognize and promote reproductive healthcare rights and provide reproductive healthcare in accordance with the Constitution of Islamic Republic of Pakistan and international commitments made by the government of Pakistan. It's very important آپ دیکھیں، میں پہلے حصے کی بات

کرتا ہوں کہ آپ اس کو جو پہلے والا حصہ ہے۔ In accordance with the Constitution of Islamic Republic of Pakistan اس کے مطابق لے آئیں۔ تو میں سپیکر صاحب، دوبارہ اپنی اس بات کو Reinforce کرتا ہوں کہ آپ اس کو Time bound کر دیں، ٹائم فریم دیدیں، سلیکٹ کمیٹی کو بھیج دیں میں آپ کو سچی بات بتاؤں، میں آپ کو دل سے بتاتا ہوں، میں Reproductive health کی کبھی بھی مخالفت نہیں کروں گا، میں خود ہیلتھ منسٹر رہا ہوں، میں نے اس وقت ورکنگ کی ہے، میں کبھی ماں اور بچے کی صحت کی کبھی مخالفت نہیں کروں گا، میں نے آپ کو بتا بھی دیا کہ اس کے لئے Spacing اور یہ ساری چیزیں اس پہ علماء کی رائے اور فتوے بھی موجود ہیں، میں اس پہ بھی بات نہیں کروں، گا اس میں کونسی برائی ہے، آپ اس کو بھیج دیں، ہم اس پہ ڈسکشن کریں یا جو سیکس ایجوکیشن آپ سیکنڈری اور میٹرک لیول پہ ہمارے سکول میں دیتے ہیں، کیا یہ چیز Advisable ہے آپ کے ملک کے اندر میں تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو بھیج دیں سلیکٹ کمیٹی میں، وہاں اس پہ ڈیبیٹ ہو گی، ہم بالکل اس بل کی مخالفت نہیں کرتے۔

Mr.Speaker: Last word from the concerned Minister, last،

جناب عنایت اللہ: اس بل کی ایک بھی مخالفت نہیں کرتے ہیں، ہم بالکل اس بل کی مخالفت نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر، میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں، ایک Sentence، یہاں پر بار بار بتایا جا رہا ہے کہ لیجسلیشن آپ جلدی میں کر رہے ہیں، آپ ٹائم نہیں دے رہے ہیں اور اتنی بحث اگر Consideration کی موشن پر ہو رہی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آنریبل ممبرز کے لئے یہ بڑا Important تھا یہ بل، میں صرف ایک بات کر رہا ہوں سر، یہ بل ایڈمٹ ہوا ہے 4 مارچ 2020 کو، آج ہے سر، 27 جولائی 2020، مارچ اپریل مئی جون جولائی پانچ مہینے ہو گئے کہ یہ بل اس اسمبلی کا اس فلور کی پراپرٹی ہے اور یہ Available تھا، میں تعریف کرنا چاہوں گا احمد کنڈی صاحب کی، انہوں نے امنڈمنٹس پیش کی ہیں، میں تعریف کرنا چاہوں گا محترمہ نعیمہ کشور صاحبہ کی، انہوں نے امنڈمنٹس پیش کی ہیں۔ چار امنڈمنٹس چار کلاززمیں پیش ہوئی ہیں، اگر امنڈمنٹس زیادہ ہوتیں، میں بھی اس فلور آف دی ہاؤس پہ کہتا کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں بھیج دیں، چار پانچ، چھ مہینوں سے آپ بل کو پڑھ نہیں

رہے ہیں، بل پر امنڈمنٹس جمع نہیں کررہے ہیں ، آج بل پیش ہوگیا Consideration کے لئے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> آج آپ کو یاد آگیا، میرے خیال میں جی یہ Arguments پھر اپنے اوپر بھی لاگو کرنی چاہیے۔

۔۔۔(تالیاں)۔۔۔

<u>Mr.Speaker:</u> The motion before the House is

<u>جناب عنایت اللہ:</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> بات ختم، نو نہیں، گورنمنٹ چاہتی ہے یہ ہم پاس کریں گے تو بڑی ڈیبیٹ ہوگئی اب میں آگے چلتا ہوں کیونکہ امنڈمنٹ جو ہیں وہ آنے چاہئیں اور بات یہ ہے لاء منسٹر نے At the end بڑی صحیح بات کی ہے، میں نے آج اس لئے بڑی ڈیٹیل ڈسکشن کی کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی Un Islamic چیز اس میں آئے کسی بھی صورت میں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ چار پانچ مارچ کو یہ بل ٹیبل ہوا ہے اور آج اس پہ باتیں ہورہی ہیں اور امنڈمنٹس بھی نہیں ہیں، اس پہ امنڈمنٹ آنی چاہیے، وقت بچائیں، ورنہ یہ سارا بزنس جو پرائیویٹ ممبر کا ہے یہ رہ جائے گا، اب مجھے آگے چلنے دیں، جس نے مخالفت کرنی ہے مخالفت کرے جس نے حمایت کرنی ہے حمایت کرے۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> جناب سپیکر، میں اس پہ تھوڑی سی بات کرنا چاہتا ہوں، اگر اجازت ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> بات کی اب گنجائش نہیں رہی سردار صاحب، آگے نہیں چلنا یا پھر ان ممبروں سے پوچھیں، یہ پوچھیں ان سے، میں پوچھتا ہوں آپ سے پھر اس کے بعد اب کے یہ واپس لے لو۔۔۔(قطع کلامیاں)۔۔۔نو نو سردار صاحب، یہ پوچھیں آپ ریاض صاحب سے یہ واپس لے لوں، یہ پوچھیں آپ لائق خان صاحب سے تو اب اور چیز ہی مجھے آپ نہیں کرنے دیتے۔۔۔(قطع کلامیاں)۔۔۔بس کریں تقریروں کو اتنے لوگ، لطف الرحمن صاحب، آپ پہلے بات کرچکے ہیں اسی پر کرچکے ہیں، آپ ختم کریں احمد شاہ صاحب آپ کے Last words آپ چاہتے ہیں کہ آگے چلیں ہم۔

جناب احمد حسین شاہ (معاون خصوصی برائے بہبود آبادی): ہمارے معزز ایم پی اے پیپلز پارٹی سے احمد کنڈی صاحب، وہ امنڈمنٹ لے کر آئے ہیں، ان کو امنڈمنٹ پیش کرنے دیں تو یہ Discrimination اور Mortality اور Morbidity کے بارے میں۔

جناب سپیکر: ہاں۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: اس کو ہم Protect کر رہے ہیں تو ان کی اپنی جو امنڈمنٹ ہے وہ ہمارے بل کو سپورٹ کر رہی ہے اور عنایت بھائی کا تو میں مشکور ہوں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے بل کو سپورٹ کیا اور سپورٹ کرنے کے بعد کہا کہ چلیں چار پانچ، چھ دن اور دے دیں تو کیا فرق پڑتا ہے تو یہ اس طرح تو نہیں ہوتا سر، آپ نے تو سپورٹ کر دیا، آپ ہیلتھ منسٹر بھی رہے ہیں اور باقی پارٹیوں کے لوگ بھی سارے بیٹھے ہیں اور جو اے این پی ہے اور پیپلز پارٹی تو سب اس کو سپورٹ کر رہے ہیں اور وہ امنڈمنٹ بھی لے کر آئے ہوئے ہیں تو جو امنڈمنٹ لائے ہیں، وہ لے کر آئیں، میں آپ سے گزارش کروں گا جی۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے بعض اراکین نے واک آؤٹ کیا)

جناب سپیکر: ویسے آپ موشن پیش کریں گے آپ، جی کنڈی صاحب، گورنمنٹ نے بل کو پاس کرنا ہے، اپوزیشن اس کو پاس نہیں ہونے دے رہی، اتنی زیادہ ڈسکشن اس پر ہو چکی، پانچ مہینے سے بل اس اسمبلی کی زینت بنا ہوا ہے، ادھر چھ بجے کا ٹائم بھی ہو گیا ہے، So, no more discussion، آگے چلیں اگر کسی نے پیش کرنی ہے اس کے اوپر موشن تو آ جائیں، نہیں تو میں آگے چلتا ہوں۔ جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر، اس میں میری گزارش یہ ہے سر، بڑا Constructive چل رہا ہے، آپ کی خواہش تھی کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ چل کے کام کریں، اس دن Domestic violence پہ سلیکٹ کمیٹی تھی، ہشام صاحب بیٹھے ہوئے تھے، بڑی Constructive گفتگو ہوئی ہے، بڑے Educate ہوئے ہم لوگ، نعیمہ کشور صاحبہ کی امنڈمنٹ اس میں تھی، انہوں نے بڑا Positive input دیا کچھ مانی گئیں کچھ نہیں مانی گئیں، تو میری اپنی Proposal یہ ہے، اس ماحول کو خراب نہ کریں جمعہ تک کا ٹائم دے دیں، جمعرات تک دے دیں، دو دن دے دیں، امنڈمنٹ دو چار آئی ہیں اور بڑی اچھی امنڈمنٹ میری خود بھی، میں نے نہیں کی ہے کہ یہ Couple کا جو لفظ ہے، دیکھیں کچھ چیزیں ٹیکنیکل ہیں، یہ جو لینگوئج Use

ہوئی ہے، یہ ٹھیک نہیں ہے، تو ایک دو دن کے ٹائم سے کچھ بھی نہیں ہوگا، ماحول بھی بہتر ہوگا اور بڑی Constructive چیز چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں یہ مجھے بتائیں کنڈی صاحب کہ رولز کے تحت اب امنڈمنٹ کیسے آئے گی؟ وہ تو Time barred ہو گیا۔

جناب احمد کنڈی: نہیں، میں یہ کہتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: جنہوں نے جمع کروائی تھی Within that time انہوں نے جمع کروا دیں۔

جناب احمد کنڈی: نہیں، سلیکٹ کمیٹی میں صرف ڈسکشن ہونے دیں باقی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سلیکٹ کمیٹی تو پھر ایک لمبی بات ہے، یہ ایک، ڈیڑھ مہینے کا پروسیجر ہے، اگر منسٹر صاحب چاہتے ہیں تو ہم سلیکٹ کمیٹی کو بھیج سکتے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: تو دو تین دن کے لئے سر اس کو پینڈنگ کر دیں۔

جناب سپیکر: دو تین دن میں کونسی سلیکٹ کمیٹی لگے گی؟۔۔۔(قہقہہ)۔۔۔جی منسٹر صاحب، احمد شاہ صاحب۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: اس بل کو آج اللہ کے فضل و کرم سے پاس کیا جائے۔

Mr. Speaker: Okay.

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: میں احمد کنڈی صاحب جو میرا بھائی ہے، ان سے گزارش کروں گا، وہ جو پہلی امنڈمنٹ لے کر آئے ہیں، Discrimination، اس کی Definition میں ڈالی ہے، یہ اس کو پڑھ لیں ہم اسی کے تو خلاف ہیں کہ Discrimination نہ ہو یہ خود اس کو پڑھیں گے تو یہ بل کو Automatically سپورٹ کریں گے، یہ تو اپنی ان کی امنڈمنٹ ہے، اس کو یہ پڑھ لیں تو آپ کو سارا سمجھ آ جائے گا کہ یہ کس چیز کا کہہ رہے ہیں؟

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Reproductive Healthcare Rights Bill, 2020, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applauses)

Mr. Speaker: Clause 1 of the Bill: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill,

therefore, the question before the House is that clause 1 may stand part of the Bill. Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. Mr. Ahmad Kundi Sahib, MPA, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill. Mr. Ahmad Kundi, Sahib.

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، یہ کلاز 11 میں پیرا گراف b میں

“(bb) "Discrimination" means any exclusion, restriction or arbitrary distinction, made on the basis of sex having effect or purpose of impairing or nullifying the recognition of exercise by women & men, irrespective of marital status, in the political, economic, social, cultural, civil or any other field;”

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: سر میں احمد کنڈی صاحب کا انتہائی مشکور ہوں، جو میرا مقصد تھا پورا کر دیا ہے اور جو ادھر Discrimination کی Definition کی اور میں بار بار کہہ رہا تھا Universal Meaning کے اندر لے آئیں تو ڈکشنری Discrimination totally لفظ کی Definition ایک لفظ ہی اس پوری Discrimination میں بھی اس کا یہی Meaning ہے تو اس کے لئے میں ریکویسٹ کروں گا اپنے بھائی سے کہ To withdraw the proposed addition in Clause 2 paragraph (m) and support the passage of the Bill by the Assembly

Thank you.

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: سر میں احمد کنڈی صاحب کا انتہائی مشکور ہوں۔ جو میرا مقصد تھا اور میں بار بار کہہ رہا تھا انہوں نے Discrimination کی Definition کو Explain کر دیا ہے اور جو ادھر ایک لفظ Discrimination ہے اس کو ہم اس کی Totality میں Universal Mapping کے اندر لے کر آئیں تو ڈکشنری میں بھی اس کا یہی Meaning ہے تو یہی ایک Discrimination ایک لفظ ہی اس پوری Definition کو Explain کرتا ہے تو اس کے لئے میں ریکویسٹ کروں گا اپنے بھائی سے کہ To withdraw the proposed addition in Clause 2 paragraph (m) and support the passage of the by the Assembly. Thank you ji.

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: سر میری گزارش یہی ہے، پہلے بھی جس طرح عنایت اللہ صاحب نے کہا، دیکھیں لینگویج کے اوپر جب تک ہم چیزوں کو Define نہیں کریں گے Properly، عام بندے تک چیزیں سمجھ میں نہیں آئیں گی، جب عام بندے تک چیزیں سمجھ میں نہیں آئیں گے تو یہ لاء کی Implementation بڑی مشکل ہو گی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ جو انہوں نے جس طرح بات کی Couple کا لفظ Use ہوا ہے، اب یہ Discrimination کا لفظ تقریباً کوئی چالیس دفعہ یہاں پر Use ہوا ہے لیکن ہم نے اس کو Definition میں نہیں ڈالا، پہلے تو مجھے خود سمجھ نہیں آرہا تھا تب جب جا کے میں نے اس کو ڈال دیا اور اگر منسٹر صاحب اس کو Oppose کریں لیکن میرے خیال میں اس پورے بل کی جو Myth ہے پوری اس کی روح ہے وہ اس Discrimination کے اندر پوری Myth، اس لفظ کے اندر ہے اگر آپ سمجھ گئے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: جناب ہم Discrimination ہی کے Against جارہے ہیں کہ کوئی Discrimination نہ تو اگر اپنی پوری Definition کو اس بل میں شامل کرنا چاہتے تو میرے خیال میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیے، ہم اس کو Accept کرتے ہیں، Discrimination only

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، Accept کرتے ہیں۔

The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Amendment stands part of the Bill. Second Amendment Clause 2 of the Bill: Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his second amendment in Clause 2 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: Clause 2 of paragraph (c), the following new paragraph (cc) may be inserted namely:-

"Maternal morbidity and mortality mean pregnancy related ill health and death of woman in a place and time".

جناب سپیکر: شوکت صاحب، اور دو منسٹر جائیں، اپوزیشن کے پاس جائیں، جو لوگ ناراض گئے ہوئے ہیں، اشتیاق آپ چلے جائیں، شوکت صاحب، اور آپ چلے جائیں، لاء منسٹر کی ہمیں ضرورت ہے۔ اچھا جی۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: سر گو کہ اس بل میں Mortality and morbidity کا مقصد Pregnancy کے ساتھ ہی ہے لیکن ان اگر Universally آپ دیکھیں تو Mortality and Morbidity کے اور مقاصد بھی ہوتے ہیں، تو ضروری نہیں ہے Pregnancy کے ساتھ، ہو تو جب اس بل کو آپ اس Contest میں پڑھیں گے تو اس کا یہ مطلب ہو گا، جب اس لفظ کو کسی اور Contest میں پڑھیں گے تو اس کا وہ مطلب ہو گا۔ تو اس لئے اس کی Definition ہم Accept نہیں کر سکتے، یہی Morbidity اور Mobility ہی اندر رہے تو میرے خیال میں بہتر رہے گا، تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کو آپ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: ٹھیک ہے سر Withdrawn۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے Withdrawn ہو گیا جی۔

Third Amendment in Clause 2 of the Bill. Ms. Naeema Kishwar Sahiba, MPA, to please move her amendment in Clause 2 of the Bill. Not present, lapsed. Now, the question before the House is that the amended Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amended Clause (2) stands part of the Bill. Clause 3:- نعیمہ کشور صاحبہ کی ہے وہ نہیں ہے۔ Now, question before the House is that the original Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The original Clause 3 stands part of the Bill. Clause 4: Ahmad Kundi Sahib, MPA, to please move his amendment in Clause 4 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: In Clause 4, after sub Clause 5 the following new sub clause 6 may be added namely:-

“(6) Department shall lay before the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa an Annual report regarding the progress of implementation of the provisions of this Act.”

جناب سپیکر، اس میں اب صرف کہنے کا مقصد یہ ہے، ہم ساری چیزیں بنا لیتے ہیں، اس کے بعد کوئی اس کا Follow up نہیں ہے، کوئی Preference نہیں ہے اور خاص کر ہم اپوزیشن والے تو جب کسی سے کوئی ڈیٹا لینے جاتے ہیں تو ہمیں بڑی منتیں کرنا پڑتی ہیں، ڈیپارٹمنٹ کے کلرک سے لے کر سیکرٹری تک، تو کہنے کا مقصد یہ ہے اگر اتنی اہمیت ہے اس چیز کی تو یہ بڑا Important بل ہے جس طرح شاہ صاحب نے کہا، بڑی انہوں نے تفصیل بھی بیان کی، تو میرے خیال میں اس اسمبلی کے فورم پہ ایسی Annual reports آنی چاہیے جس میں ہمیں پتہ چل سکے کہ بھئی اس کی Implementation کتنے حد تک ہو چکی ہے؟ یہ صرف نہ ہو جو لیجسلیشن ہم نے کر لی، اس کے بعد ہم نہ وہ رولز بنا سکے نہ اس کی کوئی Implementation ہو سکی، ایک رپورٹ آنی چاہیے، اس میں ممبر اس کو پڑھیں گے، دیکھیں گے، پھر اس پر نئی چیز کوئی نئی سوچ دیں گے، میرا مقصد یہی ہے اس امنڈمنٹ میں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے بہبود آبادی</u>: سر اس میں جو Annual reports ہیں جنرلی اٹانومس باڈیز اور سیمی اٹانومس باڈیز کے اندر رپورٹس جو ہیں وہ اسمبلی میں آتی ہیں، یہ گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ہے پراپر اور اس میں اس کے سارے چیکس اینڈ بیلنسز موجود ہیں۔ اکاؤنٹس کمیٹی سے بھی گزرتے ہیں، اگر اس میں کبھی کسی وقت بھی کسی ممبر کو یا کسی کو اعتراض ہو تو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ آ کر بیٹھ کر ڈسکشن کر سکتا ہے، تو میرے خیال میں Annual report اس کی اسمبلی میں لانے کی ضرورت نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: ریکویسٹ کریں۔

<u>معاون خصوصی برائے بہبود آبادی</u>: اب میں ریکویسٹ کرتا ہوں، سوری، احمد کنڈی صاحب کو، اس کو آپ واپس لے لیں، پلیز۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: یہ سر ہم جیسے معصوم اپوزیشن والوں کے لئے بڑا مشکل ہوتا ہے رپورٹ اور ڈیٹا لینا، اگر یہ کہتے ہیں کہ Withdraw کر لیں تو میں Withdraw کر لیتا ہوں، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you ji. The question before the House is that the original Clause 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. Original Clause 4 stands part of the Bill. Clause 5 to 10: Since no amendment has been proposed by

any honourable Member in Clause 5 to 10 of the Bill. Therefore, the question before the House is that Clause 5 to 10 may stand part of the Bill? Those who in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 5 to 10 stand part of the Bill. Clause 11: Mr. Ahmad Kundi Sahib, MPA, to please move his amendment in Clause 11 of the Bill.

Mr. Ahmad Kundi: Thanks you, Sir. In Clause 11, after sub clause 3 the following new sub Clause 4 may be added namely:-

“(4) Department shall finalize the decision regarding issuance of no objection certificate, within thirty (30) days after receiving the application from any organization or institution in private sector provides services in the field of reproductive health care.”

جناب سپیکر،اس میں صرف میں یہ کہنا چاہتا ہوں بڑی یہ اہم بات ہے ڈیپارٹمنٹ کو جب کوئی چیز چلی جاتی ہے یا وہ سو جاتے ہیں یا اس پر وہ Applicant جو ہوتا ہے اس کے ساتھ معاملات طے کرنے کے لئے ان پر پریشر ڈالتے ہیں، کوئی ٹائم فریم نہیں ہوتا، ڈیپارٹمنٹ کے لئے کوئی ٹائم لائن نہیں ہوتی، اس کے اوپر کوئی پریشر نہیں ہونا چاہے، چاہے وہ سال سویا رہے، کوئی پرابلم نہیں، اس کے لئے چھ مہینے پڑا رہے کوئی نہیں ہے، اس میں صرف میں نے یہ ٹائم فریم دیا ہے ڈیپارٹمنٹ کو کہ بھئی Kindly آپ کے پاس اگر Application آتی ہے، اس کا ریزلٹ اس کو دیں، Yes دیں یا No دیں لیکن اس کا 30 days میں آپ ٹائم فریم کلیئر کریں کہ بھئی آپ کا کیا بنتا ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

معاون خصوصی برائے بہبود آبادی: سر، کنڈی صاحب کی اچھی Suggestion ہے لیکن اس میں صرف ہمیں پرابلم یہ آرہا ہے کہ ابھی یہ بل پاس ہو گا اور پھر اس پر کام شروع ہو گا تو یہ ابھی Pre mature ہو گا کہ اس پر ہم ٹائم فیکٹر رکھ دیں، جیسے جیسے ہم آگے چلیں گے جو لوگ این او سیز کے لئے اپلائی کریں گے تو جو جو رکاوٹیں آئیں گی تو ان کے مطابق پھر ہم ٹائم فریم اس کا Mange کریں گے، اس کو رکھیں گے، تو ان کی Suggestion بڑی اچھی ہے، ان شااللہ تعالیٰ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ رولز آف بزنس میں جا کے ہم اس کو Incorporate کریں گے، ابھی بل میں Straight away incorporate نہیں کر سکتے کیونکہ ابھی Pre mature ہے، تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ یہ فی الحال واپس لے لیں۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: بالکل سر، شاہ صاحب کے آگے ہم رکاوٹیں رکھنا ہی نہیں چاہتے بس ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

<u>جناب سپیکر</u>: قہقہہ Thank you.The motion before the House is that the:
نہیں آئے گا۔ Now the question before the House is that the original Clause 11 may stand part of the Bill?. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. Original Clause 11 stands part of the Bill. Clauses 12 to 17 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 12 to 17 of the Bill, therefore, question before the House is that Clauses 12 to 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 12 to 17 stand part of the Bill. Preamble and long title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا تولیدی صحت کی دیکھ بھال کے حقوق مجریہ 2020 کا پاس کیا جانا

<u>Mr.Speaker</u>: Passage Stage: Special Assistant to the Chief Minister for Population Welfare, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Reproductive Healthcare Rights Bill, 2020 may be passed? Janab Ahmad Shah.

<u>Special Assistant for Population Welfare</u>: Thank you Sir, On behalf of the Honourable Chief Minister, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa Reproductive Healthcare Rights Bill, 2020 may be passed by the House.

<u>Mr.Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Reproductive Healthcare Rights Bill, 2020 may be passed? Those who are in favour of it may say 'yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried).

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The Bill is passed (Applause) Law Minister, please.

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

مجالس قائمہ کی تشکیل

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر میں اپوزیشن کے معزز اراکین کو ویلکم بیک کہتا ہوں ہاؤس کے اندر اور بہت اچھا فیصلہ انہوں نے کیا ہے، اسی ہاؤس میں بیٹھ کر ہم نے سارے مسائل اور ماشاء اللہ ہمارے سب سے سینیئر شوکت صاحب ہیں تو وہ جب موجود ہوتے ہیں اور اشتیاق بھائی بھی، تو ہاؤس کے لئے اچھی بات ہے اور اچھا شگون ہے کہ اس طرح ہم آپس میں بیٹھ کر ان مسائل کو ٹھیک کریں اور فلور کو ہم استعمال کریں، نہ کہ اس سے باہر سر، ابھی میں ایک بہت زیادہ اہم ایشو کے اوپر اٹھا ہوں اور وہ یہ ہے جو ہماری سٹینڈنگ کمیٹیز ہیں وہ Dissolve ہو چکی ہیں اور کئی مہینوں سے یہ سٹینڈنگ کمیٹیز موجود نہیں ہیں، وہ کام نہیں کر رہی ہیں، آپ کی سربراہی میں بھی اور آپ کی گائیڈنس میں اور اس کے علاوہ آنریبل چیف منسٹر صاحب اس سارے پراسیس میں Involved رہے ہیں اور ہمارے پارلیمنٹری لیڈرز جو ہیں اپوزیشن کے، وہ اس سارے پراسیس میں Involve ہوئے ہیں اور یہاں سے بھی ہمارے سینیئر لوگ جو ہیں کیبنٹ کے اندر، تو سر ہماری سب کی خواہش یہی ہے کہ رولز کے اندر تو سر الیکشن کا ایک طریقہ کار ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹیز الیکشن کے ذریعے Constitute ہوں لیکن ظاہر بات ہے سر، اگر الیکشنز ہوں گے تو اس میں پھر نمائندگی صرف ٹریژری سائیڈ کو ہی ملے گی اپوزیشن کو نہیں ملے گی، اس وقت جو صورتحال ہے ہاؤس کے اندر، تو اس کے لئے سر ہم نے افہام و تفہیم کے ساتھ اور Consensus کے ساتھ جس طرح اپوزیشن کے پاس کچھ کمیٹیز پہلے تھیں تو ہم نے وہی نمبر آف کمیٹیز، ہم نے یہ آپس میں طے کیا کہ وہ ان کے پاس رہیں، اس طرح گورنمنٹ کے پاس جو کمیٹیز تھیں اور اس وقت ہمارے پاس جو ہمارے ضم شدہ اضلاع ہیں، ٹرائیبل ڈسٹرکٹس، ان کی بھی نمائندگی ہو، چیئرمین شپ میں بھی اور کمیٹیز کی Constitution کے اندر بھی، اور ہمارے پاس ایک نئی پارلیمانی گروپ آیا ہے BAP کے نام سے "بلوچستان عوامی پارٹی" تو وہ بھی پہلے نہیں تھی۔۔۔(تالیاں)۔۔۔وہ بھی پہلے نہیں تھی ہمارے پاس تو اس وقت ان کی بھی نمائندگی ہمیں چاہیے تھی، تو اس سارے پراسیس کو سر میں نے تھوڑا سا ٹائم اس لئے لیا کہ میں یہ ریزولیوشن جو پیش کر رہا ہوں تو یہ ہم Consensus کے ساتھ پورا ہاؤس ان شاء اللہ اس میں آگے جائے گا سر میں ریزولیوشن پیش کر رہا ہوں۔

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا قواعد انضباط وطریقہ کار 1988 کے تحت مجالس قائمہ کی تشکیل کے لئے قرارداد کا پیش کیا جانا

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Resolution under rule 193 (1) of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

This Assembly resolves under sub-rule (1) of rule 193 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the Speaker Provincial Assembly may be empowered to constitute Standing Committees without holding elections.

This Assembly further resolves that sub-rule (2) of rule 154 and sub-rule (2) of rule 193 may be suspended under rule 240 and the Speaker may also be empowered to appoint Chairmen to the Standing Committees, as so constituted by him.

اس پر سر دستخط ہیں، سردار محمد یوسف صاحب کے دستخط ہیں، مولانا لطف الرحمن صاحب کے دستخط ہیں، میرے دستخط اس کے اوپر ہیں، سردار حسین بابک صاحب کے دستخط اس کے اوپر ہیں، نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ کے دستخط اس کے اوپر ہیں اور یہ ایک دستخط کے اوپر نام نہیں لکھا، یہ مجھے عنایت اللہ صاحب کے لگ رہے ہیں، اچھا بلاول صاحب کے دستخط بھی اس کے اوپر ہیں، اور اکبر ایوب صاحب کے دستخط اس کے اوپر ہیں، تو سر یہ ایک ریزولیوشن ہے اور یہ ہاؤس کے سامنے اگر آپ رکھ دیں

جناب خوشدل خان ایڈووکیٹ: سر، یہ ہماری اسمبلی کی اچھی روایت ہے، جب ہماری اسمبلی وجود میں آئی، ہم نے اس طرح، میں نے خود ایک قرارداد پیش کی Under rule 193 اور ہاؤس نے آپ کو یہ پاور دی کہ آپ کمیٹیاں بنادیں اور آپ نے اس قرارداد کے مطابق رول بھی بنائے، اس میں کمیٹیاں بھی بنائیں، پھر آپ نے اس کے چیئرمین بھی منتخب کئے، سب کچھ، After one and half year ہمارے ایک معزز ممبر نے ایک قرارداد پیش کی اور اس نے یہ کہا کہ یہ الیکشن پر نہیں ہوئی ہیں اور اس میں ہمیں شامل نہیں کیا گیا تو لہذا اس کو تحلیل کر کے دوبارہ آپ الیکشن کر لیں اور آپ نے اس پر رولنگ دی تھی، ان تمام کمیٹیوں کو Except the Finance Committee of this Assembly آپ نے ان کو Dissolve کر کے، اب چھ مہینے سات مہینے ہونے والے ہیں پھر آپ اس طرح 193 کا حوالہ دیتے ہوئے آپ کو پاور دے رہے ہیں، تو سر، آج اس رولنگ کی جس رولنگ پر ان کمیٹیوں کو تحلیل کیا اور یہ چھ مہینے

ہماری اسمبلی Incomplete رہی کیونکہ کمیٹیاں جو ہوتی ہیں They are part and parcel of the House. چھ مہینے ہمارا کوئی بزنس نہیں ہوا یہاں پر جس کے لئے ہم آئے تھے تو کیا یہ Contradiction نہیں ہوگی ؟ جو رول 193 کی بنیاد پر آپ نے کمیٹیاں بنائیں، پھر آپ نے ان کو اس لئے تحلیل کیا کہ ہم الیکشن کرینگے، تو آپ پھر 193 کے تحت کرتے ہیں اور آپ کو ہاؤس پاور دے گا اور آپ بنائیں گے تو کیا آپ کی اس پہلے رولنگ میں اور اس رولنگ میں تضاد نہیں ہوگا ؟ کیا یہ۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> تشریف رکھیں خوشدل خان صاحب، پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے کوئی کمیٹی تحلیل نہیں کی، اس ہاؤس سے ریزولیوشن آئی تھی اور اس ہاؤس نے وہ کمیٹیاں تحلیل کی تھیں اس کے بعد اب طریقہ یہی ہے کہ الیکشن ہو، تو .Field is open for the election، اس دوران ٹریژری بینچز نے، میں الیکشن کی بات کر رہا ہوں، وہ اس وقت جو ریزولیوشن تھی اس ریزولیوشن کو ہاؤس Reject بھی کر سکتا تھا، پاس بھی کر سکتا تھا، .So, House has passed اب الیکشن ہونا چاہیے، اصولی بات تو یہ ہے لیکن انہوں نے بھی سوچا، آپ کی اپوزیشن نے بھی سوچا، دونوں طرف سے بیٹھ گئے، میں اس میں کہیں بھی نہیں ہوں، انہوں نے یہ فیصلہ کیا۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر، میں یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> میری عرض سن لیں، آپ چاہتے ہیں کہ کمیٹیاں نہ بنیں تو ہم کل الیکشن کروا دیتے ہیں If you desire so تو وہ تو .Still we are here میں تو اسی پر چلا جاؤنگا، یہ جو مجھے اختیار دینا چاہتے ہیں ، میں نہیں لونگا تو پھر الیکشن ہوگا، الیکشن کے لئے آپ کو You have filed the nomination papers.

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر میں آپ کی رولنگ کی بات کر رہا تھا۔

<u>Mr. Speaker</u>: There is no ruling, there is no ruling

دیکھیں ایک ریزولیوشن جب پاس ہوتی ہے، تو وہ سپیکر کی رولنگ نہیں ہوتی، وہ ہاؤس کی رولنگ ہوتی ہے، ہاؤس سے وہ پاس کی ہوتی ہے۔ So, now

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر، میرے خیال میں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کے خیال میں کیا؟

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> میں الیکشن کی بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: تو کرا دیں الیکشن، پھر میں اس پر سٹینڈ لے لیتا ہوں، میں سٹینڈ لیتا ہوں، الیکشن کرالیں، پھر اپوزیشن کو ایک سیٹ بھی نہیں ملے گی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: میں ریکارڈ کی درستگی کے لئے عرض کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: چلیں ریکارڈ پر، آ گیا تھینک یو ریکارڈ پر آ گیا۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ایک منٹ کے لئے سر، تھینک یو سر، میری عرض یہ ہے سر، میں آپ کی رولنگ کی قدر کرتا ہوں، جب آپ اپنی رولنگ کا خیال نہیں رکھتے، آپ نے ایک رولنگ دی، وہ ہے ریکارڈ پر، میں نے اس پر کیس تیار کیا ہے، میں ہائی کورٹ جانے والا تھا، میں اس پر پورا کیس کر رہا تھا اور یہ میرا گواہ لطف الرحمان صاحب ہیں میں اس پر جا رہا تھا کہ یہ بالکل غلط ہوا ہے، یہ الیکشن جو کیا گیا، آپ نے رولنگ دی کہ اب یہ الیکشن پر کرینگے تو اس رولنگ کو کیا ڈیفنس آپ کریں گے؟ میرا اس کے ساتھ تعلق نہیں کہ آپ الیکشن کرتے یا نہیں کرتے، بناتے یا نہیں بناتے لیکن سر، اس معزز کرسی نے اس ہاؤس کے متفقہ فیصلے کی روشنی میں آپ نے رولنگ دی کہ اب یہ ہم الیکشن پر کرینگے تو آیا اب کیا پوزیشن ہو گی، آپ اپنی رولنگ کو ڈیفنس کرینگے یا نہیں؟ میں یہی بات کر رہا تھا۔

جناب سپیکر: خوشدل خان صاحب، میں نے وضاحت کر دی ہے کہ میری کوئی رولنگ نہیں ہے، اس ہاؤس کا متفقہ فیصلہ ہے اور ہاؤس نے وہ کمیٹیز توڑیں اور میں نے Put کی وہ ریزولیوشن Before the House Yes, Yes/No, ہوا زیادہ تھا، وہ پاس ہو گئی اب وہ کمیٹیز Dissolve ہو گئیں، اب بن رہی ہیں تو میرے خیال میں اس ایشو کو نہ چھیڑیں تاکہ یہ بن جائیں چونکہ کافی گیپ ہو گیا ہے اور بزنس Suffer ہو رہا ہے آپ کی مہربانی۔ جی سلطان خان۔

وزیر قانون: سر، میں صرف ایک بات، چونکہ ادھر سے وائنڈ اپ ہو گیا ہے، وہ اپنی بات ریکارڈ پر وہ لے آئے، یہ ان کا حق تھا انہوں نے ریکارڈ کرایا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ٹھیک کیا ہے۔

وزیر قانون: لیکن سر، بالکل میں اس بات سے، میں بھی Reinforce کر رہا ہوں کہ یہ آپ کی رولنگ نہیں تھی، یہ اس ہاؤس کو ایک ریزولیوشن موو کی گئی اور اس ہاؤس نے اس کو پاس کیا، رولنگ تو پوائنٹ آف آرڈر پر اگر کوئی بات ہوتی ہے تو سپیکر کی پھر رولنگ ہوتی ہے، ایک لیگل پوائنٹ آف آرڈر پر ریزولیوشن تو ہاؤس کو پیش کی جاتی ہے اور ہاؤس پاس کرتا ہے، That is different from the ruling of

the Speaker. توسر، ادھر بھی بات ریکارڈ پر آ گئی، اس ریزولیوشن کو آپ ہاؤس کے سامنے سر رکھ لیں۔

Mr.Speaker: Well, the motion before House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes'

Members: Yes

Mr. Speaker: Those against it may say 'No' The. 'Ayes' have it the resolution is passed unanimously.

ایک رکن: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: کرتا ہوں، سب کو باری باری وقت دیتا ہوں۔ لائق محمد خان صاحب Your Point of Order، آپ اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں۔

جناب لائق محمد خان: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ایبٹ آباد میڈیکل کمپلیکس میں دس لوگوں کو غلط ٹیکے لگائے گئے جس کے نتیجہ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جو منسٹر ریسپانس کرے گا، ہشام صاحب، آپ کرتے ہیں یا شوکت یوسفزئی؟

جناب لائق محمد خان: لاء منسٹر۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر کرینگے، ٹھیک ہے، رائٹ۔

جناب لائق محمد خان: ایبٹ آباد میڈیکل کمپلیکس میں دس لوگوں کو غلط ٹیکے لگائے گئے، ان ٹیکوں کے نتیجے میں یہاں ان لوگوں کی بینائی چلی گئی اور وہ دس لوگ اندھے ہو گئے جو کہ اب وہ دس لوگ حیات میڈیکل ہاسپیٹل میں زیر علاج ہیں لیکن ان کی وہ بینائی کہہ رہے ہیں کہ واپس نہیں آ سکتی۔ اب جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے، ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ دوسری گزارش یہ ہے کہ میں نے انوائرونمنٹ منسٹر صاحب کو بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو میں نے تحریری طور پر ایک بات لکھ کر دی ہے کہ دو دن پہلے ہمارا ایک دوست ہے، آپ کا ووٹر ہے، آپ کے حلقے کا آدمی ہے، اس کی لکڑی زبردستی سے کچھ بدمعاش غنڈے آئے، انہوں نے لوڈ کی ہے، Stay کے دوران، اس کے بعد انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا سردار گل ریز کی لکڑی تھی، میں نے اپنے لڑکے اپنے بھائی بھیجے، اپنے بھتیجے بھیجے اور وہ لکڑی وہاں پر لوڈ ٹرک ابھی بھی کھڑے ہیں، Stay کے دوران جس کی Stay کی کاپیاں میرے پاس موجود ہیں، میں جناب منسٹر صاحب کو دینے کے لیے تیار ہوں، اگر Stay نہ ہوا تو میں ذمہ دار ہوں۔ دوسری گزارش یہ کہ میں نے کنزرویٹر

سے بات کی کہ اس طرح یہ ظلم اور زیادتی کیوں ہو رہی ہے کہ جو فارسٹ گارڈ اور فارسٹر کوہستان کے حویلیاں منڈی میں لگے ہوئے، ہیں وہ میری بات نہیں مانتے ،وہ بڑے Source full ہیں، میرے خیال کے مطابق اس سے پہلے بھی پانچ سال یہ منسٹر صاحب رہ چکے ہیں، اب بھی ان کے دو سال ہوئے ہیں، ان پر کسی قسم کی کوئی انگلی نہیں اٹھتی لیکن یہ مہربانی کرکے اس بات کی انکوائری کریں کہ آیا یہ Stay کے دوران یہ ٹرک کیوں ادھر کھڑے ہوئے ہیں؟ Stay میں نے خود دیا ہے جاکر Conservator کو لیکن کوئی عمل نہیں ہوا۔ دوسری گزارش کہ میں لودھی صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ جنہوں نے کل میرے پسماندہ تورغر ضلع کے لیے سستے آٹے کی ترسیل شروع کرنے کا آرڈر دیا ہے۔ شکریہ جی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر اتنی بات نہیں ہو سکتی، پہلے جی ایوب میڈیکل دیکھیں، یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے، اگر ڈیبیٹ میں آپ جائیں گے، سب لوگوں کا پوائنٹ آف آرڈر آگیا کہ ایوب میڈیکل کمپلیکس میں غلط انجکشن لگائے ہیں آئی سپیشلسٹ نے، جس سے دس لوگوں کی بینائی ضائع ہو گئی، Now they are lying in Hayat abad Medical Complex تو Laiq Khan Sahib is demanding for enquiry اور واقعی یہ بڑی افسوسناک بات ہے ، اگر ڈاکٹر سے اس طرح کی Negligence ہوتی ہے تو It's equal to murder because ایک بندے کی آنکھوں کی بینائی چلی گئی ہے، آپ کے غلط انجکشن لگانے سے تو آپ بتائیں کس طرح آپ اس کو Handle کریں گے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): جناب سپیکر، صاحب تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ سپیکر صاحب، میرا تعلق بھی ضلع ایبٹ آباد سے ہے۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کورونا وائرس میں جو ڈاکٹر حضرات نے قربانیاں دیں ہیں، ان کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں لیکن سپیکر صاحب، ایوب میڈیکل کمپلیکس میں ایک ایسا واقعہ ہوا ہے جس سے پورا ضلع لرز اٹھا ہے کہ نو سے زیادہ لوگوں کو غلط ٹیکے لگوا کر بینائی سے محروم کر دیا گیا ہے، اس پر میں گزارش کرتا ہوں کہ جس طرح لائق محمد خان صاحب نے کہا ہے، انکوائری کمیٹی تشکیل دی جائے اور سپیکر صاحب، اس پر سخت ایکشن لیا جائے۔ دوسری بات سپیکر صاحب، میں یہ کرنا چاہتا ہوں، آپ کی وساطت سے میں حکومت کے نوٹس میں لانا

چاہتا ہوں، منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں انوائرونمنٹ والے اس طرح ہے سپیکر صاحب، کہ فارسٹ کی ایک پالیسی بنی ہے، پچھلے دور۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> لاء منسٹر صاحب، آپ نے جواب دینا ہے، ہشام دیں گے، ٹھیک ہے۔

<u>سردار اونگزیب:</u> سپیکر صاحب، جن جن ایم پی ایز کا تعلق پہاڑی علاقوں ہے جہاں پر فارسٹ ہے، ان سب کے لئے تقریباً یہ مسئلہ ہو گا لیکن میرے حلقے میں ایک بہت بڑا مسئلہ ہے سپیکر صاحب، میرے حلقے میں ایک بہت بڑا مسئلہ ہے، جو روڈ سپیکر صاحب پچھلے تیس سال سے بنائے گئے ہیں، جو گزر گاہیں بنائی گئی ہیں، کچے روڈز تھے، ان پر اگر اب پی سی ہو رہی ہے تو فارسٹ کے محکمے کے لوگ چلے جاتے ہیں اور ڈی ایف او یا رینج آفسر یا فارسٹر، وہ یہ کہتے ہیں کہ جی فلاں بندے نے سیکرٹری صاحب کو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ریونیو کے پیپرز میں وہ روڈز لگے ہوئے ہیں۔

<u>سردار اونگزیب:</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ریونیو کے پیپر میں وہ روڈز لگے ہوئے ہیں۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> جی سر، اس طرح ہوتا تھا۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کا سٹیٹس روڈ کا ہے۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> پہلے اس طرح ہوتا تھا کہ محکمہ این او سی دیتا تھا، اس کے بعد کوئی نیا روڈ نکلتا تھا فارسٹ کی جگہ سے یا کوئی گزر گاہ بنتی تھی، اس کو فقط پختہ کیا جاتا تھا، اب جب سے محکمہ نے پابندی لگائی ہے این او سی پر سپیکر صاحب، ایسے ایسے لوگ ہیں جو پانچ پانچ چھ چھ کلو میٹر جن کے پاس کوئی روڈ نہیں ہے، جب کوئی بیمار ہوتا ہے اور ہسپتال میں چارپائی پر لوگ اس کو اٹھا کر لاتے ہیں، راستے میں اس کی ڈیتھ ہو جاتی ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کے کہنے کا مقصد ہے کہ جہاں پر Tree cutting کے بغیر اگر راستہ نکلتا ہے تو اس کو پکا کرنے کی اجازت دی جائے۔

<u>سردار اورنگزیب:</u> سر، پکا بھی کرنے کی اجازت دی جائے اور جہاں پر درخت ہیں، وہ راستے میں رکاوٹ ہیں، خدانخواستہ کوئی روڈ نکلتا ہے اور وہاں پہ درخت آتے ہیں تو ضرور وہاں پر محکمے کو انہیں نکالنے کی اجازت دی جائے لیکن جہاں پہ درخت نہیں ہیں اب ایک گاؤں ہے سپیکر صاحب، کاغیاں ایک گاؤں ہے، تاجوال یونین کونسل میں اس وقت بھی لوگ کرسی پر مریض کو باندھ کر روڈ تک لاتے ہیں، کوئی درخت

وہاں پر نہیں راستے میں آتا ہے، وہاں پر روڈ نہ ہونے کی وجہ سے ان لوگوں کو تکلیف ہے، تو ایرنا سے تاجوال کی طرف ایک روڈ جاتا ہے، ایک کلومیٹر کی وجہ سے دو وادیاں آپس میں کٹی ہوئی ہیں اور کوئی درخت راستے میں نہیں آتا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

سردار اورنگزیب: تو مہربانی کر کے یہ این او سی جاری کرنے کے احکامات حکومت جاری کرے۔

جناب سپیکر: جی ہشام صاحب، پہلے آپ جواب دیں، پھر۔

سردار اورنگزیب: سر، میری بات، میری بات سپیکر صاحب، پوری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہو گئی، ٹائم نہیں ہے۔

سردار اورنگزیب: میری بات سپیکر صاحب، پوری نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اتنے سوالوں کے پوائنٹس آف آرڈر، ایک کے بعد جواب دینا چاہیے، ان کے پاس پہلے سے تو آئی ہوئی چیز نہیں ہے، وہ جواب Miss کر جائیں گے۔ ہاں جی، نلوٹھا صاحب، آپ مکمل کریں۔

سردار اورنگزیب: سپیکر صاحب، ایبٹ آباد کے اندر اور تقریباً جتنے بھی سیاحتی مقامات ہیں، ان سب کے اندر۔

جناب سپیکر: قرارداد کوئی بھی نہیں آئے گی آئندہ تھرو سیکر ٹریٹ تاکہ Vet ہو کے آئے یہ پوائنٹ آف آرڈر میں دوں گا ریزلیوشن کوئی نہیں ہو گی، جی۔

سردار اونگزیب: سر، میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جتنے بھی سیاحتی مقامات ہیں اور میرا حلقہ جو ہے وہ نتھیا گلی اور گلیات پر مشتمل ہے، پچھلے تقریباً پندرہ دنوں سے وہاں پہ پندرہ دنوں سے نہیں بلکہ جب سے کورونا وائرس آیا ہے، لاک ڈاؤن ہے اور سیاحوں کو وہاں پہ جانے کی اجازت نہیں دی جارہی، اب سر، پانچ مہینے برف باری کی وجہ سے پورا گلیات بند رہا، لوگوں کے کاروبار بند رہے، ہوٹل بند رہے اور پوری طرح وہ متاثر ہوئے، تین مہینے وہ لوگ کاروبار کرتے ہیں، ہوٹل کھولتے ہیں، دوسرا کوئی کیا کاروبار کرتا ہے، کوئی کیا، تو ان تین مہینوں کا ان کا جو روزگار ہوتا ہے وہ اپنے بچوں کا پیٹ اس سے پالتے ہیں، اب جب برف باری ختم ہوئی تو کورونا وائرس کی وجہ سے لاک ڈاؤن ہو گیا، ابھی تو آپ دیکھیں بازاروں میں کتنا رش ہے، ہزاروں کی تعداد میں لوگ بازاروں میں پھر رہے ہیں لیکن گلیات میں کسی کو نہیں جانے دیا جاتا اور سیاح

بھی پریشان ہیں، اور علاقے کے لوگ بھی پریشان ہیں مہربانی کر کے اس لاک ڈاؤن کو فوری طور پر ختم کیا جائے، آج ہی منسٹر صاحب حکومت کے جو ذمہ دار ہیں سپیکر صاحب، یا آپ رولنگ دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ساتھ کاغان ناران اور کالام کی بھی بات کریں۔

سردار اورنگزیب: سارے سیاحتی مقامات جتنے بھی ہیں۔

جناب سپیکر: سارے سیاحتی مقامات۔

سردار اورنگزیب: جتنے بھی ہیں، جتنے سیاحتی مقامات ہیں ان کو کھولا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے ہشام انعام، سردار صاحب، پتہ ہے آپ کو مجھے سمجھ نہیں آتی کچھ ہیلتھ کے کونسیچنز ہیں، کچھ فارسٹ کے، جیسے آپ کا ہے، یہ سارے گڈ مڈ ہو گئے ہیں، لائق خان نے بھی ایک درجن چیزیں کر دیں۔۔۔(ہنسی)۔۔۔سب سے، Important، آپ ایسا کریں پھر کل آپ اس پہ بات کر لیں، دوبارہ جواب دے دیں گے، کوئی منسٹر بیٹھے ہوئے نہیں ہیں لیکن ان کے پاس ہو گا کچھ نہیں، پہلے تو ایوب والی بات کریں۔

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): پہلے تو جو بات انہوں نے کی ہے ایوب میڈیکل کمپلیکس کی، اور حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کی اس کی میں بڑی مذمت کرتا ہوں، ان کے ساتھ ہوں میں، اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ادھر ہے کوئی ڈیپارٹمنٹ کا، کوئی بندہ بیٹھا ہوا ہے؟

وزیر سماجی بہبود: I am not sure ji، بس میں جی ہیلتھ کے لئے ٹھیک ہوں۔ اچھا جی۔

جناب سپیکر: سیکریٹری ہیلتھ کو Displeasure note بھیجیں۔

وزیر سماجی بہبود: ٹھیک ہے سر۔

جناب سپیکر: سیکرٹری ہیلتھ کو Displeasure note بھیجیں۔

We will send report to the chief secretary, in future official from any
department, they all will be present here, never tolerate the absence of any not less than the grade 18 officers, additional secretaries, additional Secretaries

اور اگر یہ ایسا ہو گا تو پھر چیف سیکرٹری صاحب یہاں تشریف رکھا کریں گے۔ جی۔

وزیر سماجی بہبود: جی سر، سر، اس میں Basically دو چیزیں ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اس پہ انکوائری کرنی چاہیے کہ یہ جو Injection operator تھا، جو ڈاکٹر تھا یہ، اس کی Negligence سے ہوا ہے یا فارماسیوٹیکل جو دوائی تھی، اس میں کچھ فرق تھا؟ اس میں یہ کرنا چاہیے، میں فلور آف دی ہاؤس جو ہیلتھ کے حکام ہیں، ان کو یہ ڈائریکشن دیتا ہوں یہاں سے کہ Within three days they should inquire کہ جو یہ دو ڈاکٹر جن کی وجہ سے یہ حادثے پیش آئے ہیں ان کا پریویس ریکارڈ دیکھا جائے کہ پہلے انہوں نے کتنے انجکشنز لگائے ہیں، اس میں کہیں یہ ہوا ہے یا نہیں ہوا What I feel is کہ اگر At the same time ایوب میڈیکل کمپلیکس اور ایچ ایم سی دونوں میں یہ واقعے ہوئے ہیں تو Most probably, there is a problem with the pharmaceutical جس کی یہ ہے کہ اس کی انکوائری کی جائے، اگر وہ فارماسیوٹیکل یا ایکسپائرڈ ہے یا اس میں کوئی اور خرابی ہے تو MPC list پہ اس کو بلیک لسٹ کرنا چاہیے، تو This is my directions from right here to the Health, concerned Health employees کہ They should conduct an inquiry, first find out, who is to be blamed, the Pharmaceutical Company or the concerned doctor جب اس پہ رپورٹ آ جائے اس کے بعد They should Inquire and they should take strict action against both.

جناب سپیکر: ایسا کرتے ہیں، اس پہ میرے خیال میں سیکرٹری ہیلتھ سے رپورٹ طلب کرتے ہیں Within next three days وہ اپنی رپورٹ دیں ہمیں کہ اس میں ان کی کوئی انکوائری بنی، کوئی کمیٹی بنی کیا کیا، کیا نہیں کیا؟ Otherwise ہم اپنی سٹینڈنگ کو ریفر کر کے یہاں بلاتے ہیں ساروں کو۔

وزیر سماجی بہبود: بالکل جی، بالکل۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے لائق خان صاحب، اور اس کیس کو ہم نے چھوڑنا نہیں ہے، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یہ نہ سمجھے کہ اس کو آسانی سے ہم انہیں ہضم کرنے دیں گے یہ نو انسانی جانوں کی زندگی کے ساتھ کھیلا گیا ہے Whether hospital responsible or pharmaceutical we don't know but we want to know that actual picture and case should be registered against these two جو بھی ہیں Or one of them تاکہ وہ اپنے انجام کو پہنچیں، Whether he is doctor or the pharmaceutical, we don't know, they should inquire, they should report to us ابھی تک کیا انہوں نے کیا ہے۔

ہشام انعام اللہ خان (وزیر سماجی بہبود): بالکل سر۔

جناب سپیکر: دوسری بات جی، آپ کے ساتھ تھی اشتیاق ارمڑ صاحب، لائق خان کی وہ جو۔

سید محمد اشتیاق (وزیر ماحولیات): جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی سردار یوسف صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: جناب سپیکر، لائق محمد خان صاحب نے جو پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، واقعی یہ تو بڑی زیادتی ہے، میرا خیال ہے اور امید ہے منسٹر صاحب ایکشن لیں گے، اس پر ضرور لیں گے، آج ہی میں نے منسٹر صاحب کی پریس کانفرنس دیکھی تھی ٹی وی پر اور ان کی طرف سے یہ تھا کہ جو سونامی بلین ٹریز کے نام سے پراجیکٹ ہے، اس میں تقریباً ایک ارب اور انیس کروڑ پودے لگائے ہیں، پہلے ایک ارب مزید یہ اس سال لگانا چاہتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ جن جنگلات میں عرصے سے لوگ یہاں چراہ گاہیں تھیں لوگوں کی اور ان کا ذریعہ معاش وہ چراہ گاہوں کا مال مویشی رکھنے کا لائیو سٹاک کا تھا تو اس کے لئے تو کچھ انتظام ہی نہیں کیا گیا، اگر یہاں پر اتنے بلین بائیس بلین جو رقم ہے اس پر خرچ ہوئی، اس سے پہلے لیکن جن لوگوں کے صرف ملاکنڈ ڈویژن، ہزارہ ڈویژن میں جنگلات ہیں اور جنگلات کا تحفظ بھی وہاں پر کیا جاتا ہے، وہی لوگ کرتے ہیں، اس کے ساتھ ہم نے تجویز دی تھی کہ ایسی کمیٹیاں بنائیں، وہاں پر جنگلات کا بھی تحفظ ہو گا، ان لوگوں کا بھی روزگار وہ جاری و ساری (اس مرحلہ پر معزز رکن کا مائیک بند ہو گیا) یہ بند کر دیا ہے جی یہ کیا ہے اتنی جلدی، جی شکریہ۔ وہ اس کے لئے ہونا تو یہی چاہیے تھا کہ اس کا متبادل انتظام ہوتا کہ وہ لوگ متاثر نہ ہوتے اور جو جنگلات اگائے جا رہے تھے، جہاں پر ان کو تحفظ ملتا لیکن اب ایک کمیٹی پہلے اس ہاؤس کی بنی، اس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ آپ آئیں ہم آپ کو وزٹ کراتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے Back کر دیا اور اس کے بعد کسی جگہ نہیں گئے، اگر مانسہرہ آتے ہیں، کوہستان آتے ہیں ہزارہ ڈویژن جہاں بھی جاتے ہیں، بالکل ہم جانے کے لئے تیار ہیں، مجھے امید ہے کہ منسٹر صاحب بڑی دلچسپی لیتے ہیں ماشاء اللہ، ان کی آج کی پریس کانفرنس میں نے سنی تھی جو اس سلسلے میں کام کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ تبھی پراجیکٹ کامیاب ہو سکتا ہے جو ان میں رکاوٹیں ہیں وہ دور کی جائیں، متبادل انتظامات بھی کئے جائیں، یہ صدیوں سے ہیں، وہ جو مال مویشی ان کے پاس بھیڑیں ہیں، بکریاں ہیں، بھینسیں ہیں، باقی جو چیزیں ہیں تو ان لوگوں کو بالکل روزگار سے بھی محروم کر دیا گیا ہے، اس سلسلے میں میں ایک قرارداد بھی لایا تھا جو میں نے جمع کی تھی لیکن ابھی تک نہیں آئی، تو پوائنٹ آف آرڈر ہی پر چونکہ اب منسٹر صاحب باقی جو جواب دیں گے، اس سلسلے میں بھی ذرا حالات سے آگاہ کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے سردار صاحب۔ آنریبل اشتیاق ارمڑ صاحب، آپ نے نلوٹھا صاحب کا بھی جواب دینا ہے، وہ جو ٹوررازم کے حوالے سے بات کی، لائق خان سے شروع کریں۔

وزیر ماحولیات: میں سب کو جواب دوں گا ان شاء اللہ، لائق خان صاحب نے ایک کوئسچن اٹھایا کہ کچھ ہمارے ٹرک پکڑے گئے ایبٹ آباد میں اور وہ بالکل لیگل تھے اور مجھے پتہ نہیں ہے کہ یہ بدمعاشوں نے روکا ہے، اس نے کہا ہے کہ بدمعاشوں نے روکا ہے، اب ڈیپارٹمنٹ نے روکا ہے کہ بدمعاشوں نے روکا ہے؟ ادھر ذرا مجھے بتائیں۔

جناب سپیکر: لائق خان صاحب کا مائیک کھولیں۔

جناب لائق محمد خان: گزارش یہ ہے کہ یہ 28 تاریخ جو کل آرہی ہے، اس تک Stay تھا 28 تاریخ تک کل، جو کل 28 تاریخ ہے جو کہ سوات سے تھا میرے پاس پڑا ہوا ہے، میں ابھی سپیکر صاحب کے سامنے آپ کو لا کے دیتا ہوں، 28 تاریخ کل ہے اور دو دن پہلے کچھ لوگ آئے یا آپ کے جنگل کا جو محکمہ ہے جو کہ منڈی میں ہے کوہستان والا، وہ ان کے ساتھ ملا ہوا تھا اور اس کے سامنے لوڈنگ ہوئی، چوکیدار نے جس مالک کی لکڑی ہے اس کو ٹیلیفون کیا کہ Stay کے دوران لوگ لکڑی لوڈ کرا کے لے جارہے ہیں، میں نے آپ کے سلیم کو شبیر کو فون کیا جو کہ وہاں پہ انچارج ہے سردار گل ریز نے مجھے کہا، انہوں نے، دونوں نے ٹیلیفون بند کر دیا، اس کا مطلب آپ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کیوں ٹیلیفون بند کیا؟ تو اس کے بعد میں نے کنزرویٹر سے رابطہ کیا کہ بھائی اس طرح یہ ظلم کیوں ہو رہا ہے کہ یہ Stay کے دوران لکڑی کیوں جارہی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ مجھے Stay کی کاپی بھیجیں، تو میں نے کہا کہ آپ کے آفس میں پڑی ہے، اس نے کہا کہ اتوار ہے، انہوں نے اتوار کا دن دیکھ کر، پھر میں نے دوبارہ اس کو واٹس ایپ کیا اور ہارڈ کاپی میں نے اس کو پہنچائی، ان سے کچھ نہ ہو سکا، پھر میں نے زبردستی خود اپنے آدمی بھیج کر وہ ٹرک روکے، اب بھی وہ کھڑے ہیں لوڈ ٹرک منڈی میں جس کی تصویر میرے پاس ہے اور میرے ساتھ صرف مدد کس نے کی، میں نے سیکرٹری صاحب کو کہا، سیکرٹری صاحب نے کنزرویٹر ایبٹ آباد کو کہا جس کا کام نہیں ہے، لکڑی چونکہ کوہستان کی تھی، اس نے ریاست نام کا ایک لڑکا ہے رینج آفیسر ہے، اس نے ہمت کی، اس نے کہا کہ میں Stay کے دوران لکڑی نہیں چھوڑتا لیکن ان کا اتنا زور ہے کہ اب بھی Stay والی لکڑی لوڈ کی ہوئی ٹرک کھڑے ہیں، منڈی میں۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر ماحولیات: سپیکر صاحب، یہ جو بات کر رہے ہیں، اچھا ہے انہوں نے واضح کر دیا کہ Stay تھا اور Stay کے دوران مطلب ہے گاڑی لوڈ ہو گئی، اس پہ میں آپ کے ساتھ Agree ہوں کہ یہ جس طرح ہوا ہے، یہ ظلم ہوا ہے اور یہ ٹرک روکے گئے ہیں تو اس پہ ایک انکوائری بٹھا دیں گے اور میں ڈی ایف او سے اور کنزرویٹر سے بھی پوچھ لوں گا کہ کیا معاملہ ہے؟ جو رپورٹ آ جائے، میں آپ کے سامنے رکھ دوں گا۔ اب آتا ہوں نلوٹھا صاحب کی طرف سر، ہمارے تین قسم کے فارسٹ ہیں، ایک ریزرو فارسٹ ہے، پروٹیکٹڈ فارسٹ ہے اور دوسرا گزارہ فارسٹ ہے، سر، ان کے جو ہمارے پاس چالیس پینڈنگ کیسز پڑے ہوئے ہیں، اس طرح کے جو روڈ کے ساتھ ان کا وہ بنتا ہے، اب مجھے نہیں پتہ کہ ان کا روڈ کہاں سے گزر رہا ہے پروٹیکٹڈ فارسٹ سے گزر رہا ہے ریزرو فارسٹ سے گزر رہا ہے یا گزارہ فارسٹ سے گزر رہا ہے؟ اگر پروٹیکٹڈ فارسٹ اور ریزرو فارسٹ سے گزر رہا ہے تو اس میں امنڈمنٹ کرنی پڑے گی، اس میں انگریز کے وقت سے ابھی تک کوئی سڑک کوئی راستہ نہیں بنا تو اس کے لئے امنڈمنٹ کی ضرورت ہو گی کہ آپ پروٹیکٹڈ اور ریزرو فارسٹ میں کام کریں، آپ سڑک بنائیں، ابھی ہماری جو ٹورزازم کی پالیسی بنی تھی اس پہ بھی میرا یہ جھگڑا تھا، یہ جو درخت ہیں، یہ ایک سو بیس ایک سو تیس سال کے درخت ہوتے ہیں، اگر آپ کے راستے میں چالیس پچاس درخت بھی ہیں تو آپ سمجھیں کہ کیا معاملہ ہے؟ جو دوسری بات میں آپ کو کہنا چاہتا ہوں جو آپ گلیات کی بات کر رہے تھے اور نتھیا گلی کی بات کر رہے ہیں، وہاں پہ اٹانومس باڈی ہے اس کا اپنا ڈی جی ہے، تو ان کے تھرو آپ جا کے سپیکر صاحب، اگر وہ Allow کرتے ہیں کہ Yes یہاں پہ روڈ ہونا چاہیے اور یہاں پہ آبادی ہے، اب تین بندوں کے لئے اگر ہم روڈ بنائیں اور اوپر سے لے کر آئیں تو ایک راستہ کھل جائے گا، Plug gate پھر تو ایک سیلاب آ جائے گا اور پروٹیکٹڈ فارسٹ اور آپ کا ریزرو فارسٹ بچے گا ہی نہیں، تو میں صرف نلوٹھا صاحب سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کونسی جگہ پر ہے، آپ مجھے پوائنٹ آؤٹ کریں، اگر اس کا کوئی راستہ بن سکتا ہے تو ہم آپ کو ضرور دیں گے۔ اچھا سر، یہ سردار صاحب کی بات کی طرف میں آ رہا ہوں، سردار صاحب، آپ کو پتہ ہے کہ ہم نے نگہبان فورس بنائی ہے، ہم نے Enclosure بنائے جس کی آپ بات کر رہے تھے، وہاں پہ ہم مویشیوں کو نہیں چھوڑتے، اس میں بھینس، گائے، بکری جو بھی ہے کیونکہ وہ ان درختوں کو نقصان پہنچاتے ہیں جب ہم Enclosure بناتے ہیں تو ساتھ ہی جگہ چھوڑ دیتے ہیں تاکہ وہاں پہ Grazing کا معاملہ لوگوں کے لئے

حل ہو جائے، تو ان شاء اللہ اس پہ بھی بات ہو گی، اگر اس طرح کوئی بات ہوئی ہے تو میں آپ کے ساتھ ہوں، ان شاء اللہ ان کو ہم پورا پورا پروٹیکٹ کریں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، یہ جو لائق خان نے بات کی تھی، ناں دس دن میں اس کی رپورٹ لیں، دس دن میں منسٹر صاحب۔

سردار محمد یوسف زمان: سر، آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ انہوں نے کوئی اس طرح کے انکلوژر بنا کے نہیں چھوڑے اور یہ اگر پہلے سے طے ہوتا اور ان کے ساتھ میٹنگ ہو جاتی اور ان کو متبادل انکلوژر بنا کر چھوڑ دیا جاتا کیونکہ یہ صرف Seasonal ہوتے ہیں اور تین مہینے چار مہینے کے لئے ہوتے ہیں، اس کے لئے نہیں ہوتے ہیں، یہ چراہ گاہیں ہیں جہاں پہ جنگلات بھی ارد گرد ہیں باقاعدہ، پہلے سے ان کو نقصان نہیں پہنچایا گیا لیکن وہاں پر فوری طور پر بند کر دیا گیا ہے اور وہ لوگ اس وقت بڑے پریشان ہیں جی، اس وجہ سے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، ایک تو سردار یوسف صاحب والی بات۔۔۔۔۔

وزیر ماحولیات: سر، یہ میں سردار صاحب کے ساتھ Agree ہوں، اگر وہاں پہ یہ مسائل آپ لوگوں کو پیش آ رہے ہیں، آپ اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں، تو میں کنسرنڈ ڈی ایف او سے بات کروں گا کہ آپ کے لئے کوئی ایسا علاقہ چن لے جہاں پر آپ اپنی بکریوں اور بھینسوں کو لے کر جائیں لیکن ہم جو نگہبان فورس بناتے ہیں، تین سال تین سال تو وہ درخت کو بچاتے ہیں، تین سال کے بعد اس کو کچھ نہیں ہوتا، تین سال تک اس کو پروٹیکشن چاہیے، تو ہم دیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اب یہ بات بھی ان شاء اللہ ہو گی کہ اگر اس کو وہاں پہ جگہ ہے تو بالکل ہم آپ کو دیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: دوسرا یہ جو لائق خان نے بات کی کہ Stay کے دوران ٹیمبر لوڈ کیا، اس کی آپ انکوائری کریں اور دس دن میں انکوائری کمپلیٹ کروائیں ان سے اور پھر رپورٹ دیں۔

(تالیاں)

وزیر ماحولیات: ٹھیک ہے۔

کورونا وائرس سے متعلق تحریک التواء پر بحث

Mr. Speaker: Discussion on adjournment motion number 163, of Mr. Khushdil Khan, MPA, under rule 71

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اب ٹائم ہی نہیں ہے مغرب ہونے والی ہے، ابھی تک ایجنڈا کمپلیٹ نہیں ہوا۔ یہی میں رونا روتا ہوں کہ یہ اتنا ٹائم ان چیزوں میں لے لیتے ہیں کہ پھر سارے باقی ممبرز بیٹھے رہ جاتے ہیں، تو یہ پارلیمانی لیڈرز کو آپ بیٹھ کے کریں کہ وہ ہر بات پہ کھڑے ہو جاتے ہیں، جی خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: شکریہ جناب سپیکر۔ سر، میں آپ کا بہت مشکور ہوں، یہ وباء جو ہے یہ موجودہ کورونا وباء کے بارے میں ہے جس کو Covid-19 کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے، اس سے پوری دنیا متاثر ہو رہی ہے اور ہو چکی ہے بلکہ ہمارے ملک میں اور خاص کر پختونخوا میں یہ کیسز اور اس سے ہمارے عوام پر اور معیشت پر برا اثر پڑ چکا ہے۔ میں ابھی Latest جو کیسز ہیں خیبر پختونخوا میں سر، کل کیسز آج تک جو رپورٹ ہو چکے ہیں، وہ 33397 ہیں، ان میں اموات جو ہیں 1178 ہیں اور صحت یاب جو ہیں 27119 ہیں، پشاور میں 12521 کیسز رپورٹ ہو چکے ہیں، 563 اس میں اموات ہو چکی ہیں اور 9213 اس میں صحت یاب ہو گئے ہیں سر، گزشتہ چوبیس گھنٹوں یعنی جو ابھی گزشتہ پشاور میں دو افراد کی اموات ہوئی ہیں 89 کیسز رپورٹ ہو چکے ہیں سر، اس سے پہلے جو یہ اب تو شکر ہے اللہ تعالیٰ کہ کچھ نہ کچھ اس کی وہ تھی جو ہمارے ذہنوں پر جو بوجھ تھا اور ٹینشن تھی، وہ اب کم ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی ایسا لگ رہا ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلدی ختم ہو جائے گا لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس بارے میں ہماری صوبائی حکومت نے کیا اقدامات کئے تھے، کیا کر رہے ہیں؟ یہاں پر تو صرف ایک منتخب نمائندہ جو اپنے آپ کو صوبائی ترجمان کہتا تھا، کرپشن کے کیس میں اس کو نکالا بھی، وہ سیٹ پر آتے تھے، کبھی ہسپتال میں جاتے تھے، کہیں پر کہہ دیتے کہ ہم نے کیا لیکن کچھ بھی نہیں، فیلڈ میں کچھ بھی نہیں ہوا، یہ تو وہ کیسز میں نے آپ کے سامنے رکھے ہیں کہ جو Reported ہو چکے ہیں، ایسے ہزاروں کیسز ہیں جو گاؤں میں ہوتے ہیں، محلوں میں ہوتے ہیں، جو ڈر کے مارے ہسپتال میں نہیں آتے کیونکہ ہمارے ہسپتال کی اب پوزیشن یہ ہے کہ لوگوں کے ذہن میں ہے کہ وہاں پر جا کر لوگ کوئی انجکشن لگاتے ہیں، اس ڈر کی وجہ سے بھی نہیں آتے اور جو بھی کیونکہ اس کورونا میں بھی متاثر رہا اور آپ بھی متاثر رہے ہیں لیکن میں آپ کو ایک بات بتا دیتا ہوں، جب میں 4 مئی کو میں ہائی کورٹ سے فارغ ہو گیا تو مجھے ذرا بخار ہو گیا، اور میرے بیٹے جو ہیں وہ سارے ڈاکٹرز ہیں اور ایک ڈاکٹر ابھی انگلینڈ سے واپس آیا ہے تو میں جب گھر گیا تو مجھے کھانسی بھی تھی تو میں نے کہا کہ یار مجتبیٰ کو بلاؤ، جب وہ آگیا تو میں نے کہا بیٹے میری حالت تو اس طرح ہے تو اس نے مجھے گولی وغیرہ دے دی جو گھر پر موجود تھی 4 کی بجائے 9 تاریخ کو میں نے ٹیسٹ کر لیا، پھر میرا ٹیسٹ

پازٹیو آ گیا، 20 کو پھر نیگٹیو آ گیا، اس دوران میں گھر ہی میں رہا اپنے کمرے میں رہا، صرف پیراسٹمول مجھے دے رہے تھے اور کچھ اینٹی بائیوٹک اپنے ساتھ لے آئے تھے، وہ میں کھا رہا تھا، اللہ نے مجھے صحت دے دی جس طرح آپ کو اللہ تعالیٰ نے صحت دی۔ سر، میں ایک چیز آپ کے توسط اس ہاؤس کے توسط سے حکومت سے جو فرنٹ لائن پر جتنے بھی ڈاکٹرز شہید ہو چکے ہیں، اپنے کام کرتے ہوئے کیا حکومت نے ان کو کوئی پیکج دے رکھا ہے یا دے گی؟ کیا انہوں نے جتنے بھی کنٹریکٹ پر ڈاکٹرز کو ایم اوز کو بھرتی کئے ہیں، اس علاج کے لئے اس وباء کے لئے، اس مرض کے لئے، کیا ان کو ابھی تک تنخواہیں ملی ہیں یا نہیں ملی ہیں؟ اور آیا ہماری صوبائی حکومت نے فیڈرل حکومت کے پیکج ہماری پیکج کے علاوہ اس نے اپنے پیکج جو وعدہ کیا تھا کہ ہم وفاقی پیکج کے علاوہ صوبائی پیکج بھی دیں گے، وہ دے چکے ہیں یا نہیں دے چکے؟ جہاں تک ہمارے اپنے Analysis ہیں، یہ کہیں بھی نہیں دیئے گئے ہیں، تو اگر ہماری حکومت کی یہ لاپرواہی ہے یا غیر سنجیدگی ہے تو جس طرح ابھی میں نے آپ کو آج کی رپورٹ میں نے پیش کی ہے کہ پشاور میں دو مریضوں کا اس وباء سے اموات ہو چکی ہیں، مر چکے، ہیں تو اگر ہم اس کو Easy لے لیں کیونکہ ابھی ختم نہیں ہے، ہم ٹی وی پر دیکھتے ہیں، اب بھی Foreign countries میں وہی ہو رہا ہے، ابھی پاکستان میں بھی یہاں ہو رہا ہے، اس میں رپورٹیں بھی نہیں ہو رہی ہیں، تو اگر ہماری حکومت کی یہ غیر سنجیدگی یا اتنی غفلت کرنے سے میں خدانہ کرے کہ یہ وباء مزید بڑھ جائے تو میری اس تحریک التواء کے ذریعے آپ سے یہ ریکویسٹ ہے کہ حکومت کو چاہیے کہ اس میں سنجیدگی لے لے، ہسپتالوں کو ٹھیک کر لے، ہمارے ہسپتال بہت برے ہو چکے ہیں، وہ ہسپتال نہیں ہیں جو پہلے تھے، یہ میں سچ بتاؤں Irrespective of that کہ میں اپوزیشن سے تعلق رکھتا ہوں، میں یہ کوشش کرتا ہوں کہ جو سچی بات ہو جو Ground realty ہو، میں وہ بتاؤں، اپوزیشن اپنی جگہ پر ہے، یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم یہاں سارے بھائی اکٹھے ہیں، میں ان سے بھی، میں ابھی بھی شوکت یوسفزئی سے کہہ دیا کہ بھائی کیا حرج ہے کہ آپ اس کو اتنی جلدی میں پاس کرتے ہیں، ہم تو بھائی ہیں، جتنی یہاں پر ڈسکشن ہو جائے تو اس سے اچھی بات آ جائے گی اور وہ بعد میں ہمیں امنڈمنٹ کی ضرورت نہیں ہو گی، اس میں ہمیں ترمیمات کی ضرورت نہیں ہو گی، اس کو پھر ہمیں Cancellation کی ضرورت نہیں ہو گی، تو سر، میری یہ عرض ہو گی کہ اس میں حکومت ہمیں بتائے کہ اب تک انہوں نے کیا اقدامات کئے؟ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: ہشام انعام اللہ صاحب، اس بات پر چلو، میر کلام صاحب بات کر لیں، شارٹ شارٹ کریں کیونکہ ٹائم شارٹ ہے پھر آپ بھی کر لیں۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر۔اسی موضوع پر میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ آپ کی موجودگی سے میں آج فائدہ اٹھا کر سپیکر صاحب، آپ نے آج دو رولنگز دینی ہونگی، میرے حلقے کے لئے اور نارتھ وزیرستان کے لوگوں کے لئے، ایک یہ کہ یہ کورونا کی یا Covid-19 کی بات ہو رہی ہے تو اس میں جناب سپیکر، ہمارے غلام خان بارڈر جو افغانستان کے ساتھ ہے، اس پر ہمارے لوگ جو آئی ڈی پیز ہیں اور افغانستان میں گئے ہیں، یہ جو آپریشن ضرب عضب کی وجہ سے تو ان لوگوں کا آنا جانا ہوتا ہے تو تقریباً چار پانچ مہینے ہو گئے ہیں کہ وہ لوگ بالکل بند کر دیئے گئے ہیں تو سپیکر صاحب، میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ وہاں پر تو یہ جو کانٹا تار لگا ہوا ہے، اس میں ایک بھائی کا گھر ادھر رہ گیا اور دوسرے بھائی کا گھر ادھر رہ گیا ہے، میں ایک ہفتہ پہلے وہاں گیا تھا سیکنڈ کلاس کا بچہ تھا جناب سپیکر، کہ اس نے مجھے بتایا کہ میں یہاں پر اپنے چچا کے ساتھ رہتا ہوں اور ہمارا گھر بار کی اس سائیڈ پر ہے، اگر اب مجھے اجازت دی جائے تو چار مہینوں سے میں یہاں پر آتا ہوں، میں اپنے گھر کو پیدل جا سکتا ہوں، تو جناب سپیکر، یا طورخم یا خیر لاج یا دوسرے بارڈرز اس پر تو کاروباری لیول پر ہم افغانستان کے ساتھ کھولتے ہیں لیکن غلام خان کا جو مسئلہ ہے وہ اسی طرح کا ہے کہ یہ Covid-19 کی وجہ سے وہاں پر ہمارے آئی ڈی پیز حکومت کو بتائے گئے فگرز کے مطابق چھ ہزار فیملیز افغانستان میں رہ رہے ہیں لیکن ہم یہ Claim کرتے ہیں کہ پندرہ ہزار کے لگ بھگ فیملیز افغانستان میں رہتے ہیں روزانہ کی بنیاد پر یہ جو غلام خان کے آس پاس لوگ رہتے ہیں یہ جو آئی ڈی پیز ہیں ہمارے اس علاقے کے لوگ مرتے ہیں اس کے یہاں پر رسم و رواج ہے ہمارا اس کے آنے جانے کا مسئلہ ہوتا ہے تو جناب سپیکر، اگر وہاں پر نارتھ وزیرستان کے انتظامیہ کو یہ مسئلہ ریفر کیا جائے کہ روزانہ کی بنیاد پر پچاس بندوں کو اس سائیڈ سے چھوڑنا چاہیے پچاس بندوں کو اس سائیڈ سے اگر کورونا کا مسئلہ ہے Covid-19 کا ہمیں بھی خیال ہے سپیکر صاحب، وہاں وہ تھرمل گن رکھ کر لوگوں کو چیک کریں، اگر کسی کو ٹمپریچر ہے تو اس کو یہاں پر نہیں چھوڑا جائے لیکن اگر ایسا ہے تو ان لوگوں کو جناب سپیکر، خوامخواہ اجازت ملنی چاہیے، چونکہ وہ یہ رمضان بھی وہاں پر گزارا، یہ عیدیں بھی گزر رہی ہیں۔ دوسری جناب سپیکر، میں وائنڈ اپ کر لیتا ہوں لیکن دو باتیں ہیں، اس میں، ایک یہ ہے کہ میرانشاہ بازار کا معاوضہ آپ لوگوں کو مل رہا ہے، وہ دکانوں کو چیک دے رہے ہیں، اس کے ایک جے آئی ٹی بنائی ہے، اس میں ان کو آنا ضروری ہے

لیکن وہ نہیں آسکتے جناب سپیکر،ایک،دوسری بات یہ ہے زونگ کے تھروہ آئی ڈی پیز کا وہ بارہ ہزار کا میسج آتا تھا اور اس کو راشن بھی ملتا تھا،وہ زونگ کمپنی نے انکار کر کے پی ڈی ایم اے کے ساتھ ابھی جاز کمپنی نے وہ ٹھیکہ لیا ہے جناب سپیکر،تو ان ساری کی ساری سیموں کو اس نے تبدیل کرنا ہے اپنے ناموں کو،تو اس کے لئے انگوٹھا لگانا،یہاں پر بنوں میں یا دوسرے شہروں میں تو وہ لوگ نہیں آسکتے،تو جناب سپیکر،میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ ایک تو غلام خان کے گیٹ پر پچاس لوگوں کو آنے جانے کی آپ رولنگ دے دیں ،دوسری بات جناب سپیکر، سپیشل ریکویسٹ ہوگی کہ دتا خیل تحصیل میں ٹاور لگائی گئی ہے،وہاں پر نہ پی ٹی سی ایل فون ہے اور نہ موبائل، میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے ایک قرارداد یہاں پر Unanimously pass کرائی تو اگر اس کو جاز یا یوفون کمپنی وہاں پر کام کر رہی ہیں، تو اس کو بھی منسٹر صاحب۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وقار خان صاحب۔

<u>جناب میر کلام خان:</u> ایک لیٹر ارسال کر دیں کہ وہ بھی کام شروع کر دیں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو، تھینک یو، میر کلام صاحب۔ وقار خان۔

<u>جناب وقار احمد خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب میں زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤنگا، Covid-19 جو ہے ایک عالمی وباء ہے جناب سپیکر صاحب، لیکن اپنے صوبے کی بات کرونگا میں اس حوالے سے خاص کر اپنے ملک کی اور پھر خاص کر صوبے کی۔ جناب سپیکر صاحب،اس پر ایک قرارداد بھی میں نے جمع کرادی ہے،وہ مناسب انتظامات جو فرنٹ لائن سپاہی کو ملنے چاہیں،وہ میرے خیال میں ان کو میسر نہیں تھے اس میں اور ڈاکٹرز محکمہ صحت جو ہے سر،کلاس فور سے لیکر گریڈ 20 تک سب جو ہیں اس میں زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ میری ایک گزارش ہے حکومت سے کہ ان لوگوں کے لئے وہی شہداء پیکج دیا جائے جو باقی ہمارے ڈیپارٹمنٹس کے شہداء کے لئے انہوں نے مختص کیا ہے جناب سپیکر، دوسری میری بات "احساس پروگرام" Covid-19 کی وجہ سے وزیر اعظم صاحب نے شروع کیا لیکن جو غریب لوگ ہیں وہ زیادہ تر اس سے مستفید نہیں ہوئے جناب سپیکر صاحب،اس میں میری ایک گزارش ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں ایک شق ہے پاسپورٹ کی جس کی وجہ سے جس کا پاسپورٹ بنا ہوتا ہے،ان کو وہ ریلیف نہیں ملتا اور ہمارے یہاں پر زیادہ تر غریب لوگ جو ہیں باہر مزدوری کرتے ہیں،تو آپ کو احساس ہوگا جناب سپیکر

صاحب، کہ وہ لوگ کس طرح کی زندگی ابھی گزار رہے ہیں؟ان کو وہ ریلیف نہیں مل رہا ہے، باہر مزدوری بھی نہیں اور یہاں ان کے لوگ جو ہیں فاقوں سے مر رہے ہیں۔ شکریہ جی۔

Mr.Speaker: Thank you.Salahuddin Sahib, last Speaker.

Mr. Salahudin: Thank you Mr. Speaker Sir, Covid 19, despite the fact that this virus was a novel virus, a novel thing, a new addition and the behaviour was different but, the way the situation was ended, asks for condemnation, that's why what is, how it was dealt with, I condemn that. Lockdown was imposed, when we had less than 100 affectees and lockdown was lifted when we had multi hundred thousands of affected people in the country, and even in the Province. Sir! 24 billion was allocated in this current budget for the covid 19 but we have no idea, how that fund has been spent, because we are not briefed, we had not been briefed yet about it. Mr. Speaker Sir, we had right at start a million dollar from US, we had 22.5 million dollars from European Union, we had 25 million dollars from the World Bank, we had aid from China, we had aid from UAE and many other countries, but where has that all money gone? Does that mean 24 billion to only Pakhtunkhwa, 24 billion, we have no idea, we were not told as to how much share did we get out of all this aid or has it just gone to NDMA and if it is going, all of them, all the aid has gone to NDMA and did not get anything out of that, is condemnable. Sir! This smart lockdown, now we have smart lockdown, it's for me totally illogical, it doesn't mean anything to me. I will speak of my own village, the main route to my village, that was closed down but the side-ways they were open and there were cars, there were rickshaws and there were all sort of transport, they were coming and going and there was no restriction on that at all, and we asked, why, the main road just to make trouble for others, I spoke to the relevant authorities and they were like, we will ease it up.

جناب سپیکر: وائنڈ اپ پلیز۔ مغرب بالکل قریب آ گئی ہے۔

Mr. Salahudin: Alright, just one more minute. So, that is for me illogical my colleagues spoke about Ghulam Khan only, but let me remind him that I had spoken regarding Ghulam Khan and Torkham as well. There are long, long delays before the covid-19 they were crossing to Afghanistan and entry to Pakistan 22 hundred vehicles now that's gone down to 110 or 150 which has adversely

affecting, not adversely, really adversely affecting the livelihood of the people, so, this might be taken in…

<u>Mr.Speaker:</u> Thank you.Hisham Inamullah Sahib,

<u>جناب ہشام انعام اللہ (وزیر سماجی):</u> جناب سپیکر صاحب، خوشدل خان صاحب نے ایک دو باتیں کیں کہ Covid-19 کے لئے حکومت کیا کر رہی ہے، More Specifically؟ تو ان کو یہ جواب ہیلتھ منسٹر صاحب دیں کہ Where the money is being utilize in sub sectors لیکن Overall میں ان کو ایک بریف سا جواب دے دیتا ہوں کہ Covid-19 is a viral infection، Basically, you do not have any treatment at the moment. اس میں Either آپ کے پاس ہوتی ہے Symptomatic treatment, if you have fever تو For fever you take antipyretic medication panadol یہ چیزیں۔ یا پھر جب Respiratory problems آپ کو آ جاتے ہیں Then again you are treated for your respiratory infection, pulmonary fibroses ہوتے ہیں، اس میں وینٹی لیٹر آپ کو چاہیے ہوتا ہے، زیادہ آکسیجن آپ کو چاہیے ہوتی ہے، تو Overall گورنمنٹ نے اپنی Testing capacity بڑھا دی ہے free medication جو Symptomatic treatment کیلئے وہ دے رہے ہیں، وہ بھی کافی انہوں نے پیسے Allocate کئے ہیں اس سائیڈ پر I am aware کہ وینٹی لیٹر بھی انہوں نے ایمپورٹ کئے تھے باہر سے And they have been shifted to the concerned hospitals. Unfortunately ہمارے پاس یہاں پر Intensiveness نہیں ہے، Which was a big problem, even when I was the Health Minister میں نے ایک کونسل بنائی تھی کہ We need to train more people, so they can run ICU's تو وہ ایک پرابلم ہے، وینٹی لیٹر تو آ گئے ہیں، پر Intensiveness نہیں ہے، اس کے علاوہ انہوں نے شہداء پیکیج کی بات کی تو I was part of the cabinet meeting جس میں یہ Proposal آئی تھی فنانس ڈیپارٹمنٹ سے کہ سکیل 1 سے سکیل 20 تک Different packages not only for the health workers but for the departments as well. ہم پیکیجز دینگے And the Chief Minister محمود خان نے یہ بات پوائنٹ آؤٹ کی تھی اور میں نے پوائنٹ آؤٹ کی تھی کہ There shouldn't be different packages. تو In the

end کیبنٹ نے جو فیصلہ کیا، وہ یہ تھا کہ سکیل ایک سے سکیل 20 تک جو بھی خدا نخواستہ Covid-19 سے جو لوگ شہید ہونگے ان کو پچاس لاکھ روپے کا مالی پیکیج دیا جائیگا، تو۔

That the cabinet has taken decision and Insha Allah it will be implemented As for as Mr. Salahuddin Khan, you spoke that you are not of the opinion that smart lock down is very practical, As far as, I am concerned, I was of the opinion that we should have a strict curfew for the first two months. When the number comes down and you have your border sealed up then you can impose small lock down at all. But unfortunately , unfortunately, the problem is not with the policy of the lock down , the problem is with the psyche of our people ,the lack of awareness in our people and it is not the people who are to be blamed ,for it is you and me ,the public representatives, who are to be blamed, because unfortunately, we have also not briefed them ,we have also not awared them about the protective measures that need to be taken. So, I think, the steps that Federal government has taken at the moment, they are, there is nothing in the world that at the moment is working absolutely right as far as the policy to curb the cases of Covid-19 are concerned, but at the moment I think Pakistan is doing very well, if you compare your economic condition with the policies that we implemented on ground, the hot spots are being locked down and I think, that is the best we can do. I think there could have,you have to you know, you have you can not go about for locking your country for six months, there is the majority of the population is below the poverty line, so, I think that at the moment, policy is fine, the numbers are going down and we should just, you know, pray that we can get a vaccine as soon as possible and we will be able to take care of the people who have not been infected yet .Thank you, Sir.

<u>Mr. Mr.Speaker</u>: The sitting is adjourned till 03:00 pm morning of Tuesday, 28th July, 2020.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 28 جولائی 2020ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)